بنام!

حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب

مرتب

مولانا عبدالقیوم حقانی

شمس الاولیاء حضرت العلامہ مولانا شمس الحق افغانیؒ کے مکتوبات قدسیہ کا وقیع مجموعہ جن میں تصوف و سلوک طریقت وراہ معرفت، عبدیت وانابت، اہتمام سنت واطاعت، اصلاح ظاہر و باطن شیخ کامل سے استفادہ و افادہ، بے نفسی و فنائیت، اخلاص کامل، للہیت، تفویض و توکل، عشق رسول، محبت اور اکابر علماء دیوبند کے مسلک اعتدال کی انوکھے انداز میں تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

القاسم اکیڈمی ۰ جامعہ ابوہریرہ

براہ پوسٹ آفس خالق آباد ضلع نوشہرہ سرحد پاکستان

اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمَانَ وَ اِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔

دل کی ساری آرزوئیں ہوگئیں آتش بجاں
تو نے اے لطفِ نگاہِ دوست یہ کیا کر دیا

عارفی

فہرستِ مضامین

عرضِ مرتب

الحمد لحضرة الجلالة والصلوٰة والسلام علیٰ خاتم الرسالة و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و ذرّیاتہٖ و اتباعہٖ اجمعین الیٰ یوم الدّین

حلقۂ علم وادب میں اکابر اور مشاہیر شخصیات کے جن کمالات وخصائص کو بطورِ خاص جو مقبولیت ومحبوبیت حاصل ہوئی، وہ اُن کے علمی ودینی، تعلیمی وتربیتی، ادبی واصلاحی اور رشد وہدایت سے پرنور مکاتیب اور وقیع تحریریں بھی ہیں۔ ہمارے برگزیدہ علماء اور صوفیاء نے خطوط سے اپنے شاگردوں، پیرووں اور مریدوں کی تعلیم وتربیت کا کام لیا۔ دینی مسائل اور رشد وہدایت کا ذریعہ بنایا۔ اکابر علماء کے یہ مکاتیب مختلف علوم وفنون کے بیش بہا علمی ذخیرے ہیں۔ مکتوباتِ مجدد الف ثانیؒ اور مکتوبات شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنیؒ اس کی متداول مثالیں ہیں۔

استاذی واستاذ العلماء، اپنے مربی ومحسن، شیخ التفسیر حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی دامت برکاتہم فاضل دارالعلوم دیوبند کا شمار اُن چند خوش نصیب اور ممتاز ہستیوں میں ہوتا ہے، جنہیں وقت کے مشاہیر اہل علم وادب، مشائخ وصوفیاء سے استفادہ، تعلقات اور بڑے بڑے لوگوں سے مراسلت کا موقع ملتا رہا۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہ

دسیوں کتابوں کے مصنف، عظیم مفسر وفقیہ اور احقر کے درسِ نظامی کے اوّلین استاذ و مربی ہیں۔ اپنے تعلیمی ایام کے بالکل آغاز کار میں حضرت قاضی صاحب نے صرف مجھے تنِ تنہا خصوصی شفقت ومحبت سے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کی ''ارشاد الطالبین'' درساً پڑھانا شروع کردی تھی، جو تصوف وسلوک میں ابتدائی لیکن معرکے کی کتاب ہے۔

آپ کئی حیثیتوں سے ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ڈیرہ اسماعیل خان کے معروف مدرسہ نجم المدارس کے بانی ومہتمم بھی ہیں۔ شیخ الحدیث بھی ہیں اور شیخ التفسیر بھی، مفتی بھی ہیں، مدرس بھی، قلم وقرطاس سے شغف بھی ہے، تقریر وبیان کی ذمہ داریاں بھی، شرعی مسائل میں عوام کے رہنما ومقتدیٰ بھی ہیں اور علاقائی مسائل اور مشکلات میں مرجع خلائق بھی۔ آپ کو وقت کے بلند پایہ محدث شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ اور بلند پایہ شیخ، امام العصر حضرت مولانا علامہ شمس الحق افغانی قدس سرہٗ سے شرف تلمذ بھی حاصل ہے اور شرف بیعت وسلسلۂ مکاتبت بھی رکھتے ہیں۔

آپ کے پاس مکاتیب افغانیؒ'' کا بہت بڑا ذخیرہ جمع ہے۔ مکاتیب افغانی'' کا شمار تاریخی اہمیت کے علمی وروحانی اور اصلاحی شہ پاروں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بزرگوں، خوردوں اور ہمعصروں کو ہزاروں کی تعداد میں خطوط لکھے، جو تاریخ کا گرانقدر سرمایہ ہیں۔ علامہ شمس الحق افغانی نور اللہ مرقدہٗ ایک بلند پایہ شیخ الحدیث، بے مثل مفسر، عظیم المرتبت فقیہ اور دیگر علوم وفنون کے جید، محقق عالم تھے۔ بیسویں صدی کی ابتداء میں علوم ومعارف کا یہ سورج ضلع چارسدہ کے ایک گاؤں ترنگزئی کی وادیوں میں طلوع ہوا اور ایک عالَم کو نورِ ہدایت کی کرنوں سے منور کر گیا۔

آپ کی ہمہ جہت شخصیت سے نہ صرف برصغیر بلکہ جزیرۃ العرب اور دنیائے اسلام کے چپہ چپہ میں رہنے والے متعارف ہیں۔ علامہ افغانی'' کی علمی خدمات ومساعی قابل ستائش ہیں۔ آپ نے نہ صرف دینی اداروں میں اپنے علوم ومعارف سے طلبہ کو بہرہ

ور فرمایا بلکہ سیاسی میدان میں ریاستِ قلات کی وزارت معارف الشرعیۃ کا منصب سنبھال کر نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا عملی نفاذ بھی فرمایا اور جب محسوس ہوا کہ اللہ کے قانون پر انسانی قانون کی بالادستی قائم ہو رہی ہے تو وزارت کے عہدے کو ٹھوکر مار کر علماءِ حق کے کردار اور اسلاف کی روایات کو زندہ فرمایا۔

حضرت العلامہ انور شاہ کشمیریؒ آپ کے محبوب استاذ تھے۔ دیوبند میں آپ نے اُن سے حدیث کی کتابیں پڑھیں۔ علامہ کشمیریؒ کو حضرت افغانیؒ سے بہت محبت تھی۔ وہ اپنے لائق شاگرد کو دل کھول کر دعائیں دیتے۔ یہی محبت وشفقت اور نسبت تامہ تھی کہ اللہ کریم نے استاذ کے علوم وفیوض کو شاگرد پر ایسے القا فرما دیا کہ وہ استاذ کی زبان بن کر اُن کے علوم ومعارف کی ترجمانی کرنے لگے۔ علامہ کشمیریؒ کے علوم علامہ افغانیؒ کے سینے میں نقل ہو گئے۔ حضرت افغانیؒ خود فرماتے تھے کہ میں اپنے سارے اساتذہ میں سب سے زیادہ علامہ کشمیریؒ سے متاثر ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا کردار وعمل علامہ کشمیریؒ کا عکس نظر آتا تھا۔

۱۹۷۷ء میں جب اسلامی نظریاتی کونسل کی تشکیل نو ہوئی، تو حضرت افغانیؒ کو پیرانہ سالی کے باوصف اس کونسل کا رکن نامزد کیا گیا اور آپ کے علم اور تجربہ سے کئی سال تک فائدہ حاصل کیا جاتا رہا۔ آپ کی زندگی اور سیرت وکردار تاریخ اسلام کا سنہری باب ہے۔ علماءِ دیوبند میں تمام اکابر کی یہ خصوصیت رہی ہے کہ انہیں علوم نبوت اور معارف ظاہری وباطنی سے سرفرازی حاصل ہوئی۔ علامہ افغانیؒ نے بھی صرف حروف ونقوش کے علم پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ تزکیۂ نفس اور علوم باطن کے میدان میں قدم رکھا تو حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ کے پاکیزہ دامن سے وابستگی اختیار کر لی۔ ان کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور اپنے شیخ کے رنگ میں رنگ گئے۔ آخر دم تک اُن کے معمولات حضرت تھانویؒ کے طریق پر رہے اور علمی انداز حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے طرز

ہے..........

درکفے جام شریعت ' درکفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

کتاب ھذا کے کمپوزنگ شدہ تمام مسودات سمیت احقر کے عرضِ مرتب پر استاذی الکریم حضرت مولانا قاضی عبدالکریم صاحب دامت برکاتہم نے جب نظر ثانی فرمائی، تو عرضِ مرتب میں درج ذیل مزید اضافہ بھی فرمایا، جو من وعن اُن ہی کے الفاظ میں شریکِ ھذا ہے۔

اضافہ از ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ !

"قادریہ میں جہاں تک سُنا یا غالباً کسی نقشہ میں بھی نظر سے گذرا ہے۔ آپؒ اپنے آباءِ کرام سے نسبت باطنیہ میں مجاز ہیں اور نقشبندیہ میں حضرت علاؤالدین عراقیؒ سے آپؒ کو اجازت حاصل ہے۔ آپؒ ایک سال تک مدینہ منورہ میں اقامت پذیر رہے ہیں اور حضرت عراقی قدس سرہٗ سے استفادہ اور استفاضہ کا واقعہ اس ناکارہ راقم الحروف عبدالکریم کلاچوی کو اس تقریب سے سنایا کہ میں ۱۹۷۶ء میں پہلی بار حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ ﷺ کے سفر پر جانے والا تھا۔ حضرت مرحوم نے ازراہِ نصح و خیر خواہی فرمایا ...... کہ حج کی عبادت تو سراسر دیوانگی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فنا ہو جانے کی عبادت ہے۔ دیکھئے! بیت اللہ کے اردگرد گھومنا' بار بار گھومنا اور اس گھومنے کو عبادت سمجھنا' اسی طرح صفا اور مروہ کے درمیان چکر لگانا، پھر میلین اخضرین سبز ستونوں کے درمیان کوئی بھی چیز دیکھے بغیر دوڑنا تیز چلنا' اس پر خوش ہونا، اسے رضاء الٰہیہ کا ذریعہ خیال کرنا' پھر جمرات پر کنکریاں مارنا، عرفات کے میدان پر لازماً پہنچنا، الحج العرفہ کہ حج تو نام ہی

عرفات پر جانے کا ہے۔ اسی طرح شرائط معلومہ کے ساتھ عصر کی نماز کو وقت سے پہلے پڑھنا اور مغرب کی نماز کو جان بوجھ کر وقتِ خاص سے مؤخر کرنا یہ سب احکام اس کی کھلی علامتیں ہیں کہ اب یہ مسلمان بندہ اللہ کا واقعی عاشق ہے، جو اس وقت عقل سے بیگانہ اور فہم انسانی سے بہت آگے نکل چکا ہے۔

یہی درجۂ فنا ہے۔ حضرتؒ مولوی صاحبان کے نفسیات سے تو واقف تھے ہی کہ مولویت کے ساتھ مرضِ تشہیر کا داعیہ تو ہوتا ہی ہے، اس لئے زور دے کر فرمایا کہ اس سے بچنے کی کوشش کرنا، اسی میں فرمایا کہ تمہارے سمجھانے کو بتلاتا ہوں کہ میں کچھ عرصہ مدینہ پاک رہا ہوں اور وہاں شیخ عراقی" کی مجلس میں مسلسل حاضری دیتا رہا، مگر نشست و برخاست اور گفت و شنید سے حضرت شیخ عراقی" کو یہ اندازہ نہیں ہونے دیا کہ میں ایک دینی طالب علم بھی ہوں، ایک دن اکیلے میں کوئی مشکل کتاب دیکھ رہا تھا کہ حضرتؒ تشریف لائے۔ میں اٹھا، کتاب ہاتھ میں تھی، اسی دن حضرتؒ کو معلوم ہو کہ میں دار العلوم دیوبند کا مدرس بھی ہوں"۔

استاذی حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب دامت برکاتہم کے نام مکاتیب افغانی" کے گرانقدر علمی ذخیرہ کا علم ہوا تو جیسے دشتِ بے آب و گیاہ میں پیاسے کو پانی کی جھلک نظر آ جائے۔ ان مکاتیب قدسیہ کو تاریخ کا حصہ بنا کر افادۂ عام کی غرض سے کتابی شکل میں شائع کرنے کے لئے حضرت استاذ مدظلہ کے جانشین و فرزندِ کبیر استاذِ مکرم مولانا قاضی عبد الحلیم صاحب دامت برکاتہم سے رابطہ ہوا۔ باہم مشورہ سے مکاتیب قدسیہ کی اشاعت کے لئے حتمی درخواست حضرت استاذ مکرم مولانا قاضی عبد الکریم صاحب دامت برکاتہم کی خدمت میں پیش کی گئی، جو نہ صرف بخوشی قبول فرمائی بلکہ حوصلہ افزائی اور دعاؤں سے بھی نوازا، جس سے مزید ہمت بندھی اور حوصلہ بڑھا۔ آپ کی خصوصی توجہات اور

دعاہائے نیم شبی کے برکات وثمرات کی ایک جھلک دینی وعلمی مرکز جامعہ ابو ہریرہ کی شکل میں بھی ظاہر ہوئی ہے۔ یہ پودا بھی انہی کا صدقہ جاریہ ہے جو اَب بحمد اللہ ایک تناور اور ثمر آور درخت بن چکا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذلک حمداً کثیراً۔

حضرت الاستاذ مدظلہ کی محبتوں، شفقتوں، عنایتوں اور اصاغر نوازیوں کا یہ عالم ہے کہ انتہائی مصروفیات، پیرانہ سالی اور عوارض وامراض کے باوصف اتنی دور دراز سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے ہوئے نوشہرہ بھی تشریف لائے۔ جامعہ ابو ہریرہ کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز فرمایا، اور احقر کو اعزاز بخشا ......

ع کلاہِ گوشہ دہقاں بہ آسمان رسید

ایک ہفتہ تک اپنے اس گلشنِ علوم نبوت میں رونق افروز رہے۔ اپنے فرمودات سے علوم ومعارف کے چشمے بہاتے اور تشنگانِ علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ جلوہ آرائیاں اور وصال کی لذتیں حاصل رہیں۔ اس دوران ''نجم الفتاویٰ جلد اوّل'' کی کمپوزنگ، ترتیب و اصلاح اور تصحیح کا کام اپنی نگرانی میں کراتے رہے۔ حضرت مدظلہ کی یہاں موجودگی کے ایام جامعہ کے لئے باعثِ خیر وبرکت اور ہم گناہ گاروں کے لئے باعث اعزاز وافتخار ثابت ہوئے۔ واجرھم علی اللہ۔

اب چونکہ کبرسنی، ضعف اور عوارض وامراض کی وجہ سے سفر مشکل ہو گیا ہے۔ لہٰذا اپنے گھر اور مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ہی میں قیام رہتا ہے۔ وہاں بیٹھ کر بھی نگاہِ شفقت ومحبت ہم گناہ گاروں پر رہتی ہے۔ خصوصی توجہات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ تشجیع و حوصلہ افزائی سے بھرپور مکاتیب مبارکہ سے بھی سرفراز فرماتے ہیں۔ واجرھم علی اللہ۔

حضرت کے یہ مفصل اور مختصر مکاتیب بھی مستقبل میں تاریخ کا حصہ بنیں گے۔ ان شاء اللہ۔

مکاتیب قدسیہ کی کمپوزنگ کے بعد نظر ثانی اور اصلاح حضرت الاستاذ مدظلہ خود

بھی فرماتے رہے اور استاذِ مکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب مدظلہ بھی اس میں بھرپور معاونت فرماتے رہے۔ بہر حال ہر دو حضرات پروف ریڈنگ اور تصحیح پر توجہ فرماتے اور وقتاً فوقتاً گرانقدر اور مفید مشوروں اور ہدایات سے بھی نوازتے رہے۔ حضرت قاضی صاحب مدظلہٗ اپنی ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ :

"مکاتیب قدسیہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے۔ غالباً شائع نہیں کئے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی"۔

یقیناً حضرت العلامہ افغانی" جیسے جامع العلوم علماءِ کرام اب تاریخ کے اوراق' ہدایات و مکاتیب اور ان کی تحریروں میں ہی دیکھے جا سکتے ہیں۔ ایسے حضرات اب نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہو چکے ہیں۔

علامہ افغانی" کے مکاتیب میں ان کی سوانح حیات کا رنگ اور عادات و خصائل کا باب بھی نظر آتا ہے۔ مکاتیب قدسیہ کا یہ مجموعہ علامہ افغانی" کی شخصیت' افادات اور ان کے علوم و معارف کو متعارف کرانے میں مفید ثابت ہوگا۔

ایسی نابغۂ روزگار ہستیاں جن کی زندگی شرافت، تقویٰ، اخلاص، للّٰہیت، تعلیم و تعلم اور تصنیف و تالیف سے عبارت ہو، ان کی علمی کاوشیں، حالات و واقعاتِ زندگی، مکتوبات و تحریرات کو مرتب کر کے نسلِ نو کے سامنے پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مکاتیب قدسیہ "حق بہ حقدار رسید" کے مصداق قوم کی امانت کو تاریخ کے اوراق میں محفوظ کر کے منظر عام پر لانے کی ایک ادنیٰ سی کاوش ہے۔ اللہ کریم اسے عوام و خواص کے لئے باعثِ استفادہ ثابت کرے۔

اس مجموعہ کی تیاری میں معاونت کرنے والوں، دعاؤں میں یاد رکھنے والوں اور

مخلصین احباب کی نیک تمناؤں پر شکر گزار ہوں۔ بالخصوص استاذ مکرم حضرت مولانا محمد زمان صاحب' حضرت مولانا سید محمد حقانی مدرس جامعہ ابوہریرہ' برادر محترم مولانا جان محمد رکن القاسم اکیڈمی' برادر محترم جناب محمد شفیق عالم کشمیری ناظم ماہنامہ القاسم کا ممنونِ احسان ہوں کہ وہ کتاب کے تمام مراحل میں میرے شریکِ کار رہے۔ واجرھم علی اللہ۔ اللہ کریم سب کو اجر عظیم عطا فرماوے اور اس کاوش کو شرف قبولیت سے سرفراز فرماوے۔

عبدالقیوم حقانی

خادم جامعہ ابوہریرہ

خالق آباد، نوشہرہ، سرحد

۹ ربیع الاوّل ۱۴۲۵ھ/ ۳۰ اپریل ۲۰۰۴ء

مُقدّمة

اُستاذی و استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی فاضلِ دیوبند، شیخ مدنیؒ کے تلمیذ خاص۔ امام لاہوریؒ، حضرت بنوریؒ مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا مفتی محمودؒ، حضرت درخواستیؒ، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے رفیق کار ومعتمد۔ احقر کی اولین مادرِ علمی مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی کے بانی ومہتمم، دسیوں کتابوں کے مصنف اور عظیم مفسر وفقیہ اور احقر کے درسِ نظامی کے اولین استاذ ومربی ہیں۔ انہوں نے احقر کے ایک خط کے جواب میں شدید علالت، امراض وعوارض کے باوصف کئی قسطوں میں سترہ (۱۷) دن میں ایک مفصل تحریر لکھی ہے جس میں ۸۵ سال کی عمر میں حضرت کے مشاغل، عزم وحوصلہ، اخلاص وللّٰہیت، حرصِ عملِ صالح، درس و تدریس اور سیرت وسوانح کے نمایاں نقوش ہم ناکارہ طالب علموں کے لئے نشانِ راہ اور محرکِ عمل ہیں۔ نیز آپ کی یہی وقیع تحریر چونکہ اصلاً حضرت افغانیؒ کے مکاتیب کے سلسلہ میں وجود پذیر ہوئی ہے، اس لئے اسے بعینہٖ اس کتاب کا مقدمہ بھی بنایا جارہا ہے۔ (عبدالقیوم حقانی)

برادر محترم مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی سلمک اللہ و عافاک عما آذاک

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شغلِ درس وتدریس کی مساعی :

ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ کا تیسرا ہفتہ کچھ امراض، شدت قبض اور منہ و زبان اور مسوڑھوں میں سوزش جسے عام زبان میں ملاش کہتے ہیں، شدید گرمی کے باعث کچھ تکلیف میں گذرا۔ تدریس وغیرہ کا شغل ترک تو نہیں کیا لیکن مدرسہ تک جانے کی ہمت نہ کرسکا۔ حجرہ یا مسجد کے متصل حجرہ میں بیٹھ جاتا اور تھوڑی دیر کے بعد خوب تھک جاتا۔ گرمی سے بچنے کا علاج ٹھنڈے مقام پر سفر کر کے جانا ہے۔ جناب قاری علی جان صاحب سلمہ و عافاہ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے اس نے ابوظہبی سے چار دفعہ فون کیا اور موکد تاکید سے کہا ۱۲ ضرور آجاویں، میں نے بچے کو تاکید کی ہے۔ اس نے یہ بھی کہا کہ مکان آپ کی خاطر بنایا ہے، اکیلے نہ آسکیں دس بارہ طلباء کو ساتھ لے آئیں، میں جون کے آخر تک آرہا ہوں۔ یہ بھی کہا اگر پہلے نہ آسکے تو میں آکر زبردستی لے آؤں گا۔

اس وقت میں نے صاف لفظوں میں بہ ہزار شکریہ ان سے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس آخری وقت میں مدرسہ اور آباء و اجداد کا گھر اور بچوں کو چھوڑ کر لاش لٹکوانا نہیں چاہتا، آپ کو اللہ تعالیٰ ہزار ہزار جزاء خیر عطا فرماویں۔ (اگر زندگی رہی تو پھر اصل مقصود کا جواب انشاء اللہ کل لکھوں گا)

تحریرِ جواب کی مساعی :

- ۱۹ ربیع الثانی ۱۴۲۴ھ کو مختصر سا ڈرپ لگوایا تھا۔ جمعہ کا دن تھا، نہ صبح کی نماز پڑھا سکا نہ شب جمعہ کی مجلس ذکر میں بیٹھ سکا، نہ جمعہ کا بیان خطبہ اور درسِ حدیث دے سکا البتہ

دوگانہ جمعہ کے لئے حاضری نصیب ہوئی۔اسی تاریخ کی ڈاک پر نظر ڈالی تو خاکی وردی (جامعہ ابوہریرہ کے لفافہ کا رنگ) میں آپ کا قاصد (عریضہ) بزبان حال کہہ رہا تھا 'پسِ پردہ حقانی صاحب بول رہے ہیں۔لفافہ کھولا، حسب سابق شکریوں کا ڈھیر اور دعواتِ صالحہ کا لشکر باصرہ نواز ہوا۔میں نے کیا تیر مارا جواب ایک ہی تھا کہ میں نے آپ کو خط لکھا اور حسب عادت اپنے تند و تیز لہجہ سے 'بہر حال اللہ تعالیٰ آپ کو صبرِ تلخ پر میوہ شیریں کا اجر عظیم عطا کریں۔بظاہر ڈِرپ کی وجہ سے اس وقت طبیعت حاضر تھی، قلم اٹھایا اور آپ سے قلمی ملاقات کرنے لگا جسے عام اصطلاح میں نصفِ ملاقات بھی کہتے ہیں۔صفحہ ڈیڑھ سیاہ کر دیا۔ آپ کو شاید مبالغہ معلوم ہو صبح گھر سے آتے وقت وہی کاغذات ساتھ لیکر حجرہ یا مسجد تک لے آتا، گیارہ بارہ بجے واپس لے جاتا۔عصر کی نماز کے لئے نکلتا تو وہی کاغذات ساتھ لیکر مغرب کے بعد پھر گھر لے جاتا۔پانچویں دن شاید عصر کے بعد وقفہ ملا اس کو پورا کرنے کی کوشش کی۔پھر وہی ناکامی۔(مکتوب الیہ کے لئے یہ توجہ و عنایت دنیا میں اِستناد اور آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے)

فکرِ جواب بھی اور فکر تدریس بھی :

آج ۲۸ ربیع الثانی پھر ڈرپ لگایا اور اذان مغرب کے قریب تک یہاں تک لکھا ہے۔یہ حقیقت ہے کہ "مغز ما خورد و حلق خود بدرید" کے مصداق ہے۔آج ۲۹ ربیع الثانی صبح پونے سات بجے بیٹھ گیا۔سات بجے تک آرام کرنے کی عادت ہے۔ساڑھے سات آٹھ بجے تک طلباء کی خدمت میں حاضری ہے۔دیکھئے کتنے سطریں لکھتا ہوں۔اب تطویل لاطائل کے بعد۔

مکاتیبِ افغانیؒ کی تدوین کی تجویز :

آمدم برسر مطلب! آپ نے لکھا ہے استاذ محترم حضرت مولانا قاضی عبدالحلیم

صاحب کی تحریک وتجویز پر حضرت افغانی" اور آپ کے درمیان جو باہمی مکاتبت ہوتی رہی ہے۔ "القاسم" ان تمام علوم الخ برخوردار مذکور کی تحریک وتجویز پر سیدی حضرت افغانی قدس سرہ اور اس نالائق ترین کے درمیان کوئی مکاتبت نہیں ہوئی۔ برخوردار سلمہ نے غالباً ۱۳۹۰ھ میں دورہ حدیث شریف پڑھا ہے اور حضرت قدس سرہ کی خدمت میں میرے معروضات کا سلسلہ غالباً ۱۳۸۲ھ / ۱۹۶۲ء سے بھی قبل کا ہے۔

بہر حال آپ کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ان مکاتبت کو شائع کرنے کی تجویز و تحریک، آپ کے استاد محترم کی ہو مگر عبارت کے الفاظ موہم ہیں۔ مکاتبت کا لفظ اس ناکارہ کے نزدیک حضرت اقدس قدس سرہ کے لئے میں موجب توہین سمجھتا ہوں اگر کسی وقت آپ اسے شائع کرنا بھی چاہیں تو اس میں مکاتبت فیما بین کا لفظ ہرگز نہ آئے۔ حضرت افغانی قدس سرہ کے مکاتبت قدسیہ بنام عبدالکریم عفی عنہ (کلاچی) یا اس قسم کے کوئی مناسب الفاظ لکھ دیں۔

عنایات وشفقات کا گنجینہ :

حضرت قدس سرہ کے ان ذرہ گرانمایہ کی اشاعت میں مجھے کیا عذر ہوسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرماویں۔ مکاتبت کا لفظ اس لئے بھی بے جا اور بے جوڑ ہے کیونکہ میرا کوئی عریضہ ان میں شامل نہیں ہے، نہ شامل ہونے کے قابل اور نہ اس وقت سے اب تک میرے گوشۂ خیال میں یہ بات آئی۔ عنایات اور شفقات بے غایات کا یہ گنجینہ احقر کے ہاتھ میں تو "زاغ کے چونچ میں انگور کا دانہ" خدا کی قدرت کی ایک تازہ مثال ہے۔ ہاں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جوابات میں احقر کے معروضات کا کچھ نہ کچھ اتہ پتہ چل سکتا ہے مگر حد یہ ہے کہ مجھے اپنے معروضات میں کئی واقعات باوجود کوشش کے یاد نہیں

آرہے حالانکہ یہ بالکل یقینِ محکم ہے کہ نہ تو میں نے باوجود مجسمہ اِثم وعصیان کے نہ منامی اور نہ ہی اس قسم کے واقعات نہ تو گھڑے ہیں اور نہ حضرت قدس سرہ نے ازروئے کشف ان کو معلوم فرما کر جواب تحریر فرمایا ہے۔ ہاں یہ بات ذہن نشین رہے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سے مکاتیب عالیہ کے بالخصوص سرنامہ میں جن تشجیعی الفاظ سے اس ناکارہ کو نوازا ہے ان کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ واللہ، باللہ ثم تاللہ۔

حضرت افغانیؒ کے تشجیعی کلمات :

پھر کیا حضرتؒ نے غلط بیانی سے کام لیا ہے، کلا وحاشا! اس کا وہم بھی اپنے ایمان کا نقصان سمجھتا ہوں۔ غلط بیانی اور ناجائز خوشامد کاروباری مشائخ اور سیاست پرست علماء سے تو ممکن ہے۔ میں نہ عمر بھر کسی محکمہ میں چپڑاسی رہا ہوں نہ کسی پارٹی وغیرہ کا سربراہ۔ حضرتؒ کے تمام مکاتیب قدسیہ میں صرف ایک مکتوب شریف میں کسی ڈاکٹر کے لئے بھائی قاضی عبداللطیف صاحب سلمہ سے محکمانہ تصدیقات کے باوجود تحریر فرمایا کہ اگر ممکن ہو تو اپنے واقف کار کسی ممبر وغیرہ کو توجہ دلانے کی کوشش کریں۔ بھائی صاحب موصوف نے غالباً اس کے لئے کسی سے کہا ہوگا۔ کام تو اس وقت تک نہیں ہوا تھا لیکن حضرتؒ نے اپنی علمی جلالت، دنیوی وجاہتوں کے باوجود ان کا جن بھاری بھرکم الفاظ سے شکریہ ادا کیا ہے وہ صرف ان کی اعلیٰ شرافت کا تقاضا تھا' جو اسی مکتوب میں پڑھا جا سکے گا۔ جیسا کہ میں نے پہلے لکھا اس وقت تک تو کام بھی نہیں ہوا تھا، بعد میں بھی معلوم نہیں، کام ہو گیا کہ نہیں ہوا۔ پھر ان تشجیعی الفاظ کا مطلب کیا لیا جائے گا۔ میری گذارش ہے کہ اس کا مطلب چھوٹوں کا دل بڑھانا ہے اور گرتے کو سہارا دینا ہے۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے ﴿ وَ لَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۳۹) اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ

اور تم ہی غالب رہو گے، اگر تم ایمان رکھتے ہو) حضرتؒ نے جہاں اوپر بڑا ظاہر کرنے کی کوشش فرمائی۔ انہیں مکاتیب میں ﴿اِنْ كُنْتُمْ﴾ کی شرطیہ میں بڑا بننے کا جو طریقہ ہے وہ بھی بتایا ہے۔ بعض مکاتیب میں غفلت پر ڈانٹ بھی پلائی ہے جسے میں نے ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا﴾ (آل عمران:۱۲۲) (جب قصد کیا دو فریقوں نے تم میں سے کہ نامردی کریں اور اللہ مددگار تھا ان کا) میں جس طرح اِنْ طَآئِفَتٰنِ نے اَنْ تَفْشَلَا کا تا قیام قیامت کے اعلان کو" وَ اللّٰهُ وَ لِيُّهُمَا " کی وجہ سے نہ صرف محسوس کیا بلکہ باعث صد فخر اور موجب صد اعزاز سمجھا۔ بہر حال یہ بالکل اسی طرح کی ہمت افزائی ہے جس طرح سیدنا حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اخوانِ یوسفؑ کا حال معلوم ہونے کے باوجود یہ فرمادیا ﴿يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَاَخِيْهِ وَ لَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ...... الخ﴾ (یوسف:۸۷) (اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اس کے بھائی کی اور ناامید مت ہو اللہ کے فیض سے) حضرتؒ آخر تک سہارا دیتے رہے، اگر اس طرح بات سمجھ میں نہ آئے تو یوں سمجھئے کہ لاعلاج مریض کو بھی آخر تک نَفِّسُوْا لَهٗ اَجَلَهٗ اَوْ كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے حکم کی تعمیل ہے۔ نفسوا اجلہٗ اس بیمار کا اجل دور ظاہر کرنے سے اس کی تسلی کراتے رہو۔

حضرت مدنیؒ اور امیر شریعتؒ کا ایک واقعہ :

غالباً ۶۲ھ میں سید المشائخ حضرت مدنی قدس سرہ ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تھے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدگی میں حضرتؒ کا کچھ وقت لیا۔ باہر نکلے اور حضرتؒ کو کار میں سوار کراتا تھا۔ ہجوم زیادہ تھا، راستہ ملنا کافی دشوار معلوم ہورہا تھا۔ حضرت شاہ جیؒ نے جلالی انداز میں فرمایا بھائی وقت تھوڑا ہے، راستہ

چھوڑ دو ورنہ ہم ڈنڈا چلائیں گے (احراریوں کے پاس ڈنڈے ہوتے تھے) بعض لوگوں نے حضرت شاہ جیؒ کی عظمت اور بعض نے ڈنڈا کے خوف سے (وَ لِلنَّاسِ فِيمَا يَعْشِقُوْنَ مَذَاهِبُ، کوئی شریف اور کوئی ....) راستہ چھوڑ دیا اور راستہ فوراً صاف ہو گیا۔ شاہ جیؒ نے حضرتؒ کو آرام سے کار میں بٹھایا اور پھر اونچی آواز سے اپنے داؤدی لحن میں یہ شعر پڑھا...... ع

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے

آپ نے آخری لفظ بار بار پڑھا۔ مقصد دوسرا مصرع سنانا ہے اور وہ یہ کہ .... ع

مزہ تو تب ہے کہ گرتے کو تھام لے ساقی

اور پھر ساقی کے لفظ پر حضرت شیخ مدنی قدس سرہ کی جانب ہاتھ مبارک سے اشارہ فرما کر کار کو روانہ کرا دیا۔

معاصی و آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے :

حضرت افغانی قدس سرہ نے اگر کسی گرتے کو تھامنے کے لئے سرنامہ پر اونچے الفاظ لکھدیئے ہیں تو ان کی حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں جو عرض کیا گیا۔ اب پڑھنے والوں اور سننے والوں کو ان الفاظ سے فریب اور دھوکہ میں نہیں آنا چاہیئے۔ ہاں اپنے ذنوبِ کثیرہ اور کثرت خطایا اگر آڑے نہ آئے اور وقت موعودہ پر ایسے اہل اللہ کے دعواتِ مقبولہ کام آئے اور کلمہ شہادت نصیب ہوا تو پھر کوئی فکر نہیں ورنہ رحمت کی آیتیں کوئی ضابطہ نہیں۔ عادت اللہ معاصی اور آثام پر گرفت ہے۔ بلا توبہ نصوح اور بلا کسی طاعتِ مقبولہ اور بلا کسی شفیع کی شفاعت کے جو کسی وجہ سے باذن اللہ ہی ہو سکتی ہے۔ معاصی اور آثام کا معاف کرنا خرقِ عادت ہے۔ حضرتؒ کے ان ارشادات میں بصورتِ ایک مکتوب کے حضرت شاہ ولی اللہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے اس کی تصریح بھی میری ہی اصلاح کے لئے موجود ہے۔

خرقِ عادت پر عادت کا اعتماد نادانی ہے :

حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی سے استدلال فرمایا ہے کہ حضرت مریم علیٰ نبینا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کے قصہ سے کوئی عورت اسی امید پر بیٹھ جائے کہ خداوند تعالیٰ بغیر شوہر کے بچہ عطا فرما سکتے ہیں تو جواب یہی ہے کہ یہ عادت کے خلاف ہے اور تَزَوَّجُوْا اور فَانْکِحُوْا (نکاح کرو) کے بھی خلاف ہے' یہ خرقِ عادت ہے، اسی پر بھروسہ کر کے رات دن اپنے لئے اولاد کی دعا کرنے میں وقت ضائع کرنا کسی طرح جائز نہیں۔

میری اشد اور ناگزیر ضرورت :

میری یہ ادنیٰ ضرورت بھی نہیں ہے کہ احباب حضرت افغانی قدس سرہ یا اس قسم کے دوسرے اکابر کے الفاظ کو للّٰہ فی اللہ میرے حق میں کچھ اعلیٰ الفاظ کو من مانی معنی پہنائیں یا کچھ باتیں جو خود آپ نے نجم المدارس میں کچھ عرصہ میں مجھ میں دیکھیں یا مجھ سے سنیں اور اتفاقاً حسنِ ظن سے آپ کو پسند آئیں ان کو اچھالنا بالکل کھلی حقیقت ہے کہ مجھے اس سے کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ اگر فرشتہ نے سکرات یا موت و برزخ میں ان کو دکھا کر پوچھا کہ "اَکُنْتَ ھٰکَذَا" (کیا تو ایسا تھا) آپ کو معلوم ہے کہ اپنے نفس کا علم حضوری ہوتا ہے، اگر میں اس کا جواب ہاں میں دوں تو فوراً اِقْرَأْ کِتَابَکَ اپنا اعمال نامہ سامنے رکھ دیں گے۔ خود میں نے بار بار پڑھا پڑھایا ہے اور یہی عقیدہ اور پختہ یقین ہے کہ وَلَا یَکْتُمُوْنَ اللّٰہَ حَدِیْثًا (وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی نہ چھپا سکیں گے) بزرگوں کا یہ قول سنتا اور سناتا آرہا ہوں۔

روز یکہ زیر خاک تنِ ما نہاں شود
آنہا کہ کردہ ایم یکایک عیاں شود

جس دن ہمارا جسم مٹی میں چھپا دیا جائے جو کچھ عمل بھی ہم نے کیا سب ہمارے سامنے آجائے گا۔

حسنِ خاتمہ کی فکر :

تو فرمایئے! کہ ان حقائق کے ہوتے ہوئے ہاں کے جواب نے مجھے فائدہ پہنچایا یا اچھی طرح گرفتار کرایا۔ میری اشد اور ناگزیر ضرورت اس وقت یہی اور صرف یہی ہے کہ ۸۵ سال میں جتنی غلطیاں ہوئی ہیں دانستہ یا نادانستہ، ظاہری یا باطنی، کبیرہ یا صغیرہ، قدیمہ یا حدیثہ آپ اس کے لئے پُرخلوص دعا فرماتے رہیں اور بکرّات و مرّات کہ اللہ تعالیٰ وہ سب مفت میں معاف فرمادیں اور ان اکابر اہل اللہ نے جتنی شفقتیں فرمائی ہیں ان کو شہاداتِ تزکیہ کے طور پر مفت میں قبول فرما کر ان کے بدلہ میں حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ انہیں کے حسن ظن کو قبول فرما کر سکراتِ موت کو آسان تر فرمادیں اور جب تک سانس میں سانس چلے دور حاضر کے فتن **مَاظَهَرَ وَ مَا بَطَنَ** سے حفاظت فرمادیں......

مراد و خضر عناں گیر باید از چپ و راست
کہ کجروی نکنم ورنہ عزم راہ خطا است

مجھے دو راہبر دائیں اور بائیں ملنے چاہیے تاکہ غلط راستہ پر نہ چل پڑوں۔

سوءِ کبر اور محتاجی (تاکہ کسی کی دستگیری کی ضرورت ہو) سے ضرور محفوظ رکھیں کہ اس کے تصور سے بھی دیر تک مخبوط رہتا ہوں۔

سفرِ آخرت کیلئے دو ضروری کام :

یہی میری سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اس طرف توجہ فرمادیں تو آپ کا انتہائی احسان ہوگا۔ اس سے اگلے مرحلہ میں تشویش نہیں ہوگی اور ہرگز نہیں ہوگی ان شاء اللہ ثم ان

شاء اللہ۔ عمر کے تقاضا کے علاوہ بہت سے خواب بھی ایسے ہی ہیں کہ جانا صبح و شام کی بات معلوم ہوتی ہے۔ ہاں آپ میں اخذ کا مادہ سمجھ کر اتنا عرض کر دوں کہ میں اس کے لئے تیاری کرنے سے ہر طرح غافل رہنے کے باوجود دو کام کرنے لگا ہوں۔ ایک یہ کہ ہر دعا اور نماز کے آخر میں "رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ اِلٰی رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب "(ابراہیم: ۴۰، ۴۱) (اے رب میرے کر مجھ کو کہ قائم رکھوں نماز اور میری اولاد میں سے بھی اور قبول کر میری دعا اے ہمارے رب بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب) کو خاص کر اس خیال سے پڑھنے لگا ہوں کہ کل کو اگر رحمت الٰہی نے " اَلْحَقْنَا بِھِمْ ذُرِّیَّتَھُمْ" کا معاملہ فرمایا تو یہ خاص محسنین والدین کرامؒ یہ شکوہ نہ فرماویں کہ تم نے مرورِ زمانہ سے ہم کو ہمیشہ یاد نہیں کیا۔ الحمد للہ بھولا کبھی نہیں لیکن اس خاص خیال سے ان آخری ایام میں یہ دعا پڑھا کرتا ہوں۔ نماز کے اندر بھی اور بعد از نماز بھی کہ انہیں قبولیت دعا کے اوقات کہا گیا ہے۔

اور ذریت میں جو کمی محسوس کرتا ہوں وہ اپنی ناقص زندگی کا نتیجہ ہے اور صورت حال وہی ہے جسے مولائے رومؒ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے ....

کہ حملہ برخود میکنی اے سادہ مرد
ہمچوں آں شیرے کہ برخود حملہ کرد

کہ ممکن ہے اس سے اپنی کوتاہیاں معاف ہوں یا میرے بعد ان دعاؤں کے مقبول ہونے کا کچھ اثر ظاہر ہو۔ شعر میں مولائے رومؒ نے ایک واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شیر نے کنویں کے پانی میں اپنی تصویر دیکھی تو اس پر حملہ کرنے کنویں میں کود پڑا اور ہلاک ہو گیا۔ تم بھی اپنے اعمال کے آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر جو اعتراض کر رہے ہو یہ اپنے ہی پر اعتراض ہے۔

کھانے پینے کے برتنوں کو صاف کرنے کا اہتمام :

دوسری اس بات کی کوشش کرتا ہوں کہ جس پیالہ میں چائے یا دودھ وغیرہ کچھ پی لیتا ہوں اسے فوراً پانی ڈال کر صاف کرتا ہوں ۔ اسی طرح جس برتن میں کھانا کھایا اسے بھی ملوث نہیں چھوڑتا، خود پانی سے صاف کر دیتا ہوں یا برتن اٹھانے والی بچی کو کہہ دیتا ہوں اور یہ اس خیال سے اور اس تبلیغ سے کہ صاف پیالہ اور صاف برتن تسبیح پڑھا کرتے ہیں ۔ ہم اس خیال سے اسے صاف کر دیں تو ہم مفت میں ان کی تسبیح میں شریک رہیں گے ۔

حضرت افغانی رح کے مکتوب قدسیہ :

بہر صورت حضرت قدس سرہ کے مکتوبات قدسیہ کو آپ ہی کی توجہ دلانے سے جب بہ تعاون برخوردار مولوی حافظ محمد نسیم سلمہ دوبارہ پڑھنے لگا تو ایک عجیب حظ محسوس ہونے لگا، اس کی تکمیل تک زندگی رہی تو آپ کی خدمت میں بھیج دوں گا ۔ پھر آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن خود کو یہ شرمندگی حاصل ہو رہی ہے کہ ان عجیب و غریب نصائح کو نہ صرف یہ کہ بار بار پڑھ کر مستفید نہ ہو سکا بلکہ اپنی نالائقی سے ان کو پوری طرح محفوظ بھی نہ رکھ سکا حتیٰ کہ بعض کا مکمل طور پر عکس بھی نہ لیا جا سکا ۔ فیا اسفٰی علےٰ ما فرطت فیھا ۔

اکابر کی شام زندگی :

جملہ معترضہ (۱) برادر عزیز مولوی عماد الدین صاحب کا رسالہ ”اکابر کی شامِ زندگی“ کو پڑھتے ہوئے مسلسل جو آنسو گرے کیا عجب وہی اپنی نجات کا ذریعہ بن جائے ۔ (یہ رسالہ قاسم اکیڈمی نے شائع کیا ہے)

’’القاسم‘‘ منفرد دینی جریدہ :

جملہ معترضہ (۲) : القاسم بابت جولائی ۲۰۰۳ء کل پرسوں مل گیا۔ سوانح حضرت مولانا محمد احمد مرحوم پر احقر کے معروضات کا آخر ترین حصہ‘‘ انتہا یہ کہ شریعت ساز کمیٹی میں غیر مسلم اقلیت کو شریک کرنے پر احتجاج شائع کرنے میں غالباً القاسم نہ صرف پہلا دینی بلکہ منفرد اسلامی جریدہ ہو، اس کے باوجود اگر بقول حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ دو ڈومنیوں کی بیداری پر پورا قصبہ ربِّ قہار و جبار کے عذاب سے بچ گیا تھا تو کیا عجب اس ضعیف ترین آواز سے پورے ملک کے دینی زعماء دین کی اس کھلی بے حرمتی پر مکمل خاموشی پر آنے والا عذاب بھی روک دیا گیا ہو۔ اللّٰھم فلیکن ھکذا . و اللہ بصیر بالعباد.

تیرہ سطری خط، سترہ صفحات کا جواب :

آپ کے بارہ تیرہ سطری خط کے جواب میں سترہ صفحے سیاہ کر کے بھی قلم کی بُوع هَلْ مِنْ مَّزِيْد کہنے کو ہے۔ ۱۹ ربیع الثانی سے ہی جواب لکھنا شروع کیا۔ آج ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ قریب غروب عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ سترہ دن جو بخار گرمی وغیرہ کے باعث اچھے بھلے صبر آزما تھے۔

صورتِ بے جان بھی مطلوب ہے :

مگر بحمد اللہ سیدی حضرت افغانی قدس سرہ جیسے اکابرین کی توجہات اور آپ جیسے احباب کے دعاؤں سے ضروری معمولات از قسم تدریس و تعلیم بعض مسائل کے ضروری جوابات، تنازعات کے بیانات وغیرہ کے ساتھ تلاوت و درود شریف کا حال تو اول سے

صورت بے جان کی ہے لیکن مشہور مقولہ یا مصرعہ "یا رب این صورت بے جان نمی خواہم" سے کبھی اتفاق نہیں ہوا۔ صورت خود مطلوب شرعیہ ہے اس کے بغیر نہ کوئی عمل مقبول ہے اور نہ ہی کوئی عقیدہ تو "خود حدیث مفصل بخواں ازیں مجمل" اس لئے صورت کی بے قدری اور ناشکری سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں البتہ اس میں روح جان افزا ڈالدینے کی ہر وقت دعا کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور آپ سے بھی اسی کی بصد تضرع وزاری دعا چاہتا ہوں اور اسی کو اپنی انتہائی ضرورت سمجھتا ہوں ....

دل مے رود زدستاں صاحبدلاں خدارا

فردا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

کلیجہ منہ کو آرہا ہے، کیونکہ کل فردائے حشر تو سب کچھ سے پردہ اٹھا دیا جائے گا۔

ہاں کم اور مقدار کی کمی ہے مگر وہ فرائض وسنن کے علاوہ باعث مزید پریشانی نہیں۔ یعنی فرائض، واجبات اور سنن موکدہ کے سوا دوسرے معمولات میں دوام مطلوب ہے اور یہی احب الاعمال ہے۔

مکاتیب کے مطالعہ کے برکات :

مکاتیب قدسیہ پہلے بھی کسی صاحب نے طلب کئے تھے غالباً شائع نہیں کئے ورنہ کوئی ایک آدھ نسخہ بھیج دیتے۔ اس دفعہ آپ صاحبان کی طلب یا تجویز کا خاص اثر اور بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ ان سب کی جدید زیارت نصیب ہوئی۔ تقریباً سوا سو (۱۲۵) تک ان کی تعداد ہو سکتی ہے۔ ۸۲ ہجری سے حضرت اقدس کی یہ توجہ جن کے ایک ایک لفظ سے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کی نیابت مترشح ہو رہی ہے اور جس کے ایک ایک حرف سے حضرتؒ کا فناء الفناء بلکہ وراء الوراء کے مقام پر فائز ہونے کا بے اختیار تصور جمنے لگتا ہے۔ الحمدللہ آخر تک یہی کیفیت رہی۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر :

گذشتہ دنوں کے ایک خواب میں، میں اپنے مخدوم زادہ صاحبزادہ غلام قاسم جان شیرانی فاضل حقانیہ و ریاض یونیورسٹی، مستفیض مدینہ یونیورسٹی سے کہہ رہا ہوں کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت اقدس شیخ افغانی قدس سرہ کا وصال یہیں کلاچی میں ہوا۔ خواب میں صاحبزادہ صاحب نے لاعلمی کا جواب دیا۔ آنکھ کھلی تو خیال آیا کہ یہاں تو احقر کے شیخ ثالث حضرت میاں جمیل احمد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا تھا نہ کہ حضرت افغانی قدس سرہ کا۔ معاً یہ خیال بھی آیا کہ بزرگانِ دین کے مطابق کہ شیخ ثانی دراصل لطیفہ ہوتا ہے شیخ اول کا۔ اس طرح حضرت دہلویؒ کا یہاں وصال گویا حضرت افغانیؒ ہی کا وصال ہے۔ ثانیاً یہ کہ حضرت کے الطاف بے غایات اس کا قرینہ ہے۔ قریب بہ قطعیہ کہ حضرت قدس سرہ آخر تک الحمدللہ ثم الحمدللہ اس جانب متوجہ رہے اور یہی حضرت کا یہیں وصال ہے جو خواب میں بتایا گیا ہے۔

روزِ محشر میں نگاہِ یار کی تمنا :

بہرحال زندگی کا اپنا سارا سرمایہ یہی رہا ہے کہ اول سے آخر تک اپنے بڑوں نے واللہ باللہ ثم تاللہ بلا کسی استحقاق و اہلیت کے اس ناکارہ کو سہارا دیا اور آپ سے پھر وہی درخواست کروں گا کہ مجھ پر آپ جیسے مخلص احباب اور قدیمی رفقاء نجم المدارس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے اور یہی میری سب سے بڑی زندگی اور برزخی ضرورت ہے کہ دل سے دعا فرماتے رہیں ......

فردا کہ روز حشر کہ عرض خلائق است

باید دراں میاں بمن افتد نگاہ او

یعنی کہ کل قیامت کو ان حضرات کی نگاہ سے محروم نہ رہوں۔(آمین)

فَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ اگر زندگی کی آخری سانس تک یہ رشتہ قائم رہا تو بے اختیار منہ سے فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ کے مبارک الفاظ نکلیں گے، ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ۔

بہر حال یہ دُرِّ گرانمایہ انشاء اللہ مرتب ہو کر پیش خدمت کر دیئے جائیں گے۔اگر زندگی نے وفا کی تو ہوسکتا ہے کہ جابجا ضروری نوٹ بھی بعض مکاتیب قدسیہ کے متعلق دیدیئے جائیں گے ورنہ وَكَمْ مِنْ حَسَرَاتٍ فِيْ بُطُوْنِ الْمَقَابِرِ تو آپ کو معلوم ہی ہے۔

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ

۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ

مکتوبِ اوّل کا پس منظر اور تفصیلی وضاحت

پہلے مکتوب کو سمجھنے کے لئے درج ذیل معلومات ذہن میں رہیں۔(یہ حضرت کے محفوظ مکتوبات قدسیہ کا پہلا مکتوب ہے)

(۱) ۵۸ء میں صدر ایوب کا مارشل لاء آیا تو جمعیۃ علماء اسلام کا نام نظام العلماء رکھا گیا۔

(۲) اس وقت جمعیۃ بنام نظام العلماء کے امیر اعلیٰ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری صاحب قدس سرہ تھے اور ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ۔ جمعیۃ اس وقت مغربی پاکستان تک محدود تھی۔

(۳) ۵۶ء کے دستور سے متعلق آئینی کمیشن نے ایک سوالنامہ جاری کیا تھا جو کہ ملک کی اہم شخصیتوں، بعض دینی مدارس اور بی ڈی کے ممبران کے نام بھی وہ بھیجا گیا اور ملک بھر سے اس پر رائے لینے کا اظہار کیا گیا۔ یہ سوالنامہ وزیر اعظم محمد علی صاحب کے

دورِ حکومت میں مرتب ہوا تھا اور جماعت اسلامی نے اس کے اسلامی دفعات پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے وزیر اعظم کو مبارکباد دی تھی۔ ۱۹۵۸ء میں جمیعت علماء اسلام نے اس مسودہ کے اسلامی دفعات پر سخت تنقید کی تھی۔ اس کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی سیدی افغانی قدس سرہ اس کے اہم رکن تھے۔ شیخ حسام الدین اور جناب تاج الدین انصاری مرحومین اس کمیٹی میں قانونی مشیر تھے۔ اس کا مقدمہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مرحوم نے لکھا تھا جو اس کمیٹی کے اہم رکن بھی تھے۔ خیال یہی ہے کہ علامہ خالد محمود صاحب مدظلہ بھی اس کے رکن تھے۔ جمعیۃ کے عاملہ کے اُس اجلاس میں جو لاہور ہی میں تھا احقر بھی بحیثیت رکن عاملہ کے شریک تھا جس میں تنقیدی کمیٹی کا تقرر ضروری سمجھا گیا تھا۔ مارشل لاء لگنے کے بعد عاملہ جمعیۃ کا پہلا اجلاس ملتان میں ہوا۔ احقر اس میں بوجہ بیماری شریک نہیں ہوا۔

حضرت کے مکتوب میں اسی کا ذکر ہے کہ جمعیۃ بنام نظام العلماء نے مجھے اس کا جواب لکھنے کے لئے کہا۔ بعد میں جامعہ اشرفیہ لاہور میں اس کا جواب لکھنے کے لئے انیس علماء اکٹھے ہونیوالے تھے۔ غالباً اس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحبؒ نے کی ہوگی۔ مودودی صاحب وہاں جمعہ پڑھا کرتے تھے۔ اندازہ یہی ہے کہ اصل اہتمام ان لوگوں کا تھا اور اسی لئے اس سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تائید کی گئی تھی۔ حضرتؒ ذرا تاخیر سے پہنچے۔

حضرت کے مکتوب میں ہے کہ مجھے مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے بحیثیت ناظم جمعیۃ نظام العلماء کے حکم بھیجا کہ میں اس میں شرکت کروں۔ چونکہ اس جواب میں سوالنامہ کے اسلامی دفعات کی مطلقاً تحسین کی گئی تھی، مولانا غلام غوث صاحب مرحوم تیز طبیعت کے تو تھے ہی انہوں نے چالیس علماء کو بلایا اور مودودی صاحب سے بغض فی اللہ تو ان کی طبیعت

ثانیہ تھی تو اسی تیز لہجہ میں ہی انیس علماء کے جواب پر لکھدیا۔ اسی پر انہوں نے حضرت افغانی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی خط لکھا جس کا ذکر حضرت" کے مکتوب میں ہے۔

احقر لاہور کے اس اجلاس میں بھی اسی بیماری کی وجہ سے نہ جا سکا جس کی وجہ سے ملتان نہیں گیا تھا۔ انیس علماء کے جواب کی تائید و تحسین پر ہم لوگوں نے بھی علاقہ کے احباب کو اکٹھا کیا تھا۔ چالیس علماء کا تردیدی بیان، مجھے آپ کے شہر چودھوان شریف (احقر عبدالقیوم حقانی کا آبائی گاؤں) میں ملا جس سے بے حد پریشانی ہوئی۔ میں وہاں حضرت مولانا عطا محمد صاحب" اور شہر کے دوسرے علماء جن کی قیادت حضرت مولانا عبدالحق صاحب مرحوم کر رہے تھے، ان کے حکم پر ایک مسئلہ پر اختلاف کی وجہ سے بطور حکم کے گیا ہوا تھا اور آپ کے غالباً اولین استاد عزیز القدر صاحبزادہ مولانا حافظ عبدالحلیم صاحب مرحوم فاضل دیوبند ہی مجھے لینے کو آئے۔ حضرت" نے اپنے مکتوب گرامی میں تحریر فرمایا ہے کہ جو جواب مولانا ہزاروی مرحوم کو لکھا ہے اسی کی نقل تم کو بھی بھیج رہا ہوں۔ مولانا ہزاروی مرحوم کی تو بہر حال ایک شخصیت تھی لیکن احقر کی اتنی دلجوئی جو کہ آپ کے ادنیٰ سے ادنیٰ شاگردوں کی صف میں بھی کھڑا ہونے کے قابل نہیں ہے۔ یہ حضرت" کی فناء الفناء پر فائز ہونے کی کھلی دلیل ہے اور صدر آئینی کمیشن کو گرامی نامہ لکھ کر کھلے لفظوں میں فروگذاشت کا اعتراف وَ کَانَ وَقَّافًا لِکِتَابِ اللّٰہِ کے شانِ فاروقی کا کھلا ثبوت ہے۔

آپ کو شاید خیال نہ ہو یہ وہی حضرت افغانی" ہیں جو سالہا سال دارالعلوم دیوبند کے اعلیٰ اساتذہ میں شامل رہ چکے ہیں جو اس کے بعد دارالعلوم دیوبند کے شوریٰ کے انتخاب سے ڈابھیل کے مدرسہ میں خود علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی کامیاب جانشینی کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور پھر جو غالباً گیارہ سال تک ریاست قلات کے محکمہ شرعیہ کے چیف

جسٹس قاضی القضاۃ کے عہدہ پر رہ چکے ہیں اور جب ون یونٹ بننے کے بعد آپ کے شرعی فیصلوں کی اپیل پاکستان کے سپریم کورٹ میں ممکن بنادی گئی تو صرف احترامِ شریعت کے لئے فوراً استعفیٰ دیدیا کہ شرعی فیصلہ پر غیر شرعی عدالت کی اپیل شریعت کی توہین ہے حالانکہ خود والی قلات نے پرزور استدعا کی کہ ایک ہی سال کے بعد آپ ریاست کے ضوابط کے پیش نظر پنشن کے حقدار بن سکیں گے۔ فرمایا شریعتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی توہین ایک منٹ کے لئے بھی برداشت کرنا ایمان کا نقصان ہے، او کما قال رحمۃ اللہ علیہ۔

ان فضائل کے باوجود اپنے نیازمندوں کے ساتھ مل کر پوری پابندی سے فرائض .دا کرنا اپنی مثال آپ ہی ہے۔

حَلَفَ الزَّمَانُ لَيَأْتِيَنَّ بِمِثْلِهٖ
حَنَثَتْ يَمِيْنُكَ يَا زَمَانُ فَكَفِّرِ

(زمانہ نے قسم اُٹھائی ہے کہ تیری مثل لاؤں گا اس سے کہہ دو کہ کفارہ ادا کردو تو حانث ہوگیا، یعنی ان کی مثل نہیں لا سکا اور نہ ہی لا سکے گا)

ایک ذیلی مگر ضروری گذارش :

مکتوبِ گرامی کو سمجھنے کے لئے نہیں مگر اس سے ایک اہم تعلق کی بناء پر عرض کرتا ہوں کہ علماء کی اس تنقیدی رسالہ کی تمہید جو حضرت مولانا مفتی محمود صاحبؒ کے قلم سے لکھی گئی ہے اس میں ۱۹۵۶ء کے آئین کی شدید غلطیوں میں سے یہ بھی ہے کہ پاکستان کی بااختیار اسمبلیوں میں غیر مسلم کی شرکت اسلام کے ساتھ استہزاء ہے اور یہ کہ جمعیۃ کا فرض ہے کہ وہ اس خرابی کو دور کرے۔

اب بیسوں سال سے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی توفیق سے علماء محروم ہیں اور اس پر ڈنکے کی چوٹ نظامِ اسلام لے آنے کی دعوے دار بھی۔ (اور جو افراد خداوند کریم کو حاضر ناظر جانتے ہوئے حلفیہ وعدہ کر گئے کہ اس کے خلاف اسمبلی کے اندر اور باہر ہر طرح آواز اٹھائیں گے اور دس بارہ سال سے مکمل اسکی خلاف ورزی کر رہے ہیں وہی سب کے سربراہ اور مختار کل ہونے کے شرف کے مستحق بھی بنے۔ فانا للّٰہ و انا الیہ راجعون)

ع

وائے گر در پس امروز بود فردائے

(خدا بچائے اگر دوسرا دن بھی ایسا ہی ہو جیسا یہ دن)

دوسری ذیلی گذارش :

جو اس ناکارہ کے نزدیک تو باقلامِ من ذھب اشاعت کے قابل ہے اور وہ یہ کہ یہی آئینی سوالنامہ جب حکومت نے دینی مدارس، بی ڈی ممبران وغیرہ کو بھیجا، تو نجم المدارس میں بھی آیا۔ علاوہ ازیں یہاں کے ایک زمیندار حاجی غلام قاسم خان مرحوم برہ خیل کے پاس بھی آیا جن کا تعلق غالباً مسلم لیگ ہی سے تھا۔ شہر کے عام مجلسوں میں ان کے بیانات بھی ہوا کرتے تھے۔ علماء کے خلاف بھی بولا کرتے تھے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہم لوگ اس کی زد میں ہوتے۔ جب یہ سوالنامہ اس نے پڑھا اور اس کے اسلامی دفعات پر نظر پڑی تو جماعتی اختلاف، ذاتی اور شخصی وقار اور پٹھانی ضد سب بھول گئے اور بے ساختہ بولے میں بے ایمان ہو کر نہیں مرنا چاہتا، میں اسلام سے ناواقف ہوں۔ یہ سوالنامہ قاضی عبدالکریم کے پاس بھیج دیں، ان سے کہیئے مہربانی کر کے ان سوالات کے جواب اسلام کے روشنی میں لکھ کر مجھے واپس کر دیں جس پر میں پورے اطمینان سے دستخط کر کے بھیج دوں گا۔

دیکھا آپ نے ایک عام مسلمان کا جذبہ ایمانی جس کا مقابلہ اگر نصف صدی بعد
ب اپنے جیسے دیندار اور دین سے واقف لوگوں سے کیا جائے تو شاید بے ساختہ کہنا پڑے
کہ .... ؂

فضیحت بود بروز شمار
بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

(بڑی شرمندی ہوگی قیامت کے دن کہ غلام تو اللہ کی گرفت سے آزاد ہو اور
لک پابہ زنجیر) (والعیاذ باللہ العظیم)

ں اور بندہ نے ان کی وفات کے بعد انہیں خواب میں دیکھا کہ مرحوم میرے والد ماجد
مۃ اللہ علیہ جو کہ ایک چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور خان موصوف چارپائی کے آخر میں
مین پر بیٹھے ہوئے والد صاحب مرحوم کے پاؤں پکڑے ہوئے ہیں، دفعتہً یہی تعبیر دل
ں آئی کہ ان کا انشاء اللہ یہی دینی تعلق ان کے کام آرہا ہے۔

بود مورے ہوسے داشت کہ بہ کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

(چیونٹی کو شوق ہوا کہ کعبہ کی زیارت کروں، کبوتر کے پاؤں پر بیٹھی اور حرم پہنچ گئی)

مکتوب (۱)

۲۵ ذوالحجہ ۱۳۷۹ھ)

اجتماعی کام میں حزم واحتیاط کی ضرورت

مخلصم فی اللہ جناب قاضی صاحب زید مجدہ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ پہونچا۔ آپ کے خط کے جواب کے ساتھ حضرت

مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے دوسرے خط کا بھی تقریباً اسی مضمون کا جواب لکھا گیا۔ آئینی کمیشن کے صدر کی طرف سے میرے پاس ترنگ زائی مستقل سوالنامہ آیا تھا لیکن اس کا جواب لکھنے نہیں پایا تھا کہ نظامت اعلیٰ کے حکم پر لاہور اشرفیہ جانا پڑا۔ وہاں سے جب ترنگ زائی واپس آیا تو چند دن کے بعد انیس علماء کا ٹائپ شدہ جوابنامہ پہونچا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ سابق دستور کے جن اجزاء و دفعات کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی ہے ان میں ہماری ترمیمات کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ بناء برآں میں نے اس جوابنامہ کی کاپی صدر آئین کمیشن کے نام بھیجی اور اپنا ایک خط بھی اس کے ساتھ منسلک کردیا جس کی نقل درج ذیل ہے۔

جناب محترم صدر آئین کمیشن پاکستان

سلام مسنون کے بعد عرض آنکہ انیس علماء کے جوابنامہ کے ایک رکن کی حیثیت سے میں جناب کی توجہ ایک فروگذاشت کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جو جوابات کے سلسلے میں پیش آئی ہے وہ یہ کہ مذکورہ جوابنامہ میں سابق دستور کی جن دفعات اور اجزاء کو باقی رکھنے کی سفارش کی گئی وہ اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ ان کو ہماری ترمیمات کی شکل میں باقی رکھا جائے جو ہم نے ۲۲۔۲۳۔۲۴ جون ۱۹۵۸ء کو بمقام مردان سابق دستور کے متعلق پاس کی ہیں اور جس کی مطبوعہ کاپی ہمراہ جوابنامہ ہذا ارسال خدمت ہے۔ (شمس الحق افغانی صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اس کی تصدیق آئین کمیشن کے دفتر لاہور سے کی جاسکتی ہے۔

(نوٹ) اس کے بعد مجھ پر کیا ذمہ داری باقی رہ جاتی ہے۔ آپ خیال فرمادیں کہ عاملہ جو نظام العلماء کی قوۃِ حاکمہ ہے، اس نے ملتان کے اجلاس میں مجھے مامور کیا کہ میں خود ہی جوابنامہ مرتب کروں۔ بعد ازاں جب میں ... بات ترتیب دینے لگا تو نظامت

اعلیٰ نے اس فیصلہ کو منسوخ کر کے مجھے مشترک جوابات کے لئے اشرفیہ لاہور بھیجا۔ اشرفیہ کی کارروائی جب منظر عام پر آئی تو مجھ سے دریافت کئے بغیر چالیس علماء کا مخالف محاذ تیار کیا گیا اور مخالفت کا وہ ناموزوں مظاہرہ کیا گیا جو لیڈرانہ شان کے موافق ہو تو ہو لیکن عالمانہ وقار کے خلاف تھا۔ ان حالات کے پیش نظر میں اس امر کے معلوم کرنے سے قاصر رہا کہ ہمارے نظام العلماء کا نظام اجتماعی اور اصولی ہے یا شخصی وجذباتی ''خواہ وہ جذبات للّٰہیت ہی کا نتیجہ سہی'' ان حالات میں اجتماعی کام سے دل سرد ہو گیا ہے اور اب ایسی تدبیر زیر غور ہے کہ جماعتی مفاد کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اپنی ذمہ داری میں کمی کر دوں۔ آپ کے والد ماجد، مولوی عبداللطیف صاحب ودیگر احباب کو سلام۔

شمس الحق عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

نوٹ :- ''خواہ وہ جذبات للّٰہیت ہی کا نتیجہ سہی'' کا جملہ غور سے پڑھیں اور حضرت کی للّٰہیت خوف وخشیت خداوندی کا اندازہ لگائیں اور پھر اپنی ذمہ دارانہ حیثیت کا لحاظ ایسے خصوصیات کی جامع شخصیت کا ملنا ناممکن تو نہیں لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ''لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ ...... الخ'' لیکن عنقا صفت ضرور ہیں۔

مکتوب (۲)

استقامت فوق الکرامت

(۱۴ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۲ھ)

برادرم محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب نور اللہ قلبکم بالـ... ر نعرفان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! میں بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔ برخودارم حافظ نورالحق کو مع والدہ اش پشاور روانہ کر چکا ہوں تاکہ آب وہوا کی مخالفت کی وجہ سے پھر مرض عود نہ کرے۔ آپ کے خط کا پہلا حصہ سلوک سے متعلق ہے اور پچھلا حصہ کیفیات سے۔ حصہ اول کے متعلق امر اول: کہ معمولات میں ناغہ نہیں ہوتا اس کا نام استقامت ہے جو فوق الکرامت ہے۔ امر دوم: کہ رقت وبکاء کی کیفیت طبعی ہے یا قلبی؟ ظاہر ہے کہ قلبی ہے کیونکہ طبعی محرک مثل موت اقارب صدمہ بدنی ومالی موجود نہیں جس کا وجود بکاء طبعی کے لئے ضروری ہے لہٰذا استدراج کا شبہ توہم ہے۔ باقی رہی معصیت اس کا علاج ماضی کے لئے توبہ اور مستقبل کے لئے عزم وہمت وتصور عذاب وحساب وعظمتِ الٰہی ہے۔ امر سوم: کہ ترک معصیت اور قیام اللیل کی توفیق نہیں ملتی۔ یہ دونوں امر اختیاری ہیں جس کا منشأ سستی ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ سستی کا علاج چستی ہے۔ ہمت اس راہ میں مدارِ اعظم ہے۔ پہلے پہل دو چار مرتبہ تکلیف ہوگی بعد میں سہولت پیدا ہو جاتی ہے ...... ۔

نسیم جاگو کمر کو باندھو
اٹھالو بستر کہ وقت کم ہے

اصل شئی طاعت ہے' کیفیت نہیں :

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک انگریزی خوان نوجوان کو ہمت کے لئے اس کے مزاج کی مناسبت سے صرف یہی شعر لکھا تھا اس سے اصلاح ہوگئی۔ بزرگان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کی ملاقات ومعیت چاہے کس شکل میں ہو دلیل برکت واُنس ہے۔ بہرحال اعمال واشغال مطلوب ہیں، کیفیات غیر مطلوب ہیں بلکہ بعض صورتوں میں کیفیات کا تصور غیر واصل کے لئے بوجہ فقدان یکسوئی وجمعی کے مانع فیضان بن جاتا ہے لہٰذا اصل شی

طاعتِ حق ہے اسی پر نظر رہنی چاہیئے ۔ درسِ قرآن وحدیث بھی ایک ذریعہ تسکین ہے کیونکہ وہ بھی ذکر اللہ ہے جس کا ثمرہ اطمینان قرآن میں مذکور ہے، ممکن ہے کہ ذکر کے اس نوع سے آپ کی مناسبت زیادہ ہو بہ نسبت ذکرِ متعارف کے لہذا یہی چیز باعث تفاوت اثر ہو۔ خطوط محفوظ رہیں اور دیکھا کریں تاکہ کوئی مکرر سوال جس کا جواب دیا گیا ہو نہ کیا جائے ۔ آپ کے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعا وسلام عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

یہ ہے حضرت قدس سرہ کا خُلق جسیم ایک ادنیٰ ترین نا اہل اور نالائق شاگرد اور احقر انام مرید برائے نام کو برادرم محترم لکھ کر گرتے ہوئے کا سہارا دینے کا اپنا فرض ادا فرما رہے ہیں اور فخرِ انام سید الانبیاء والمرسلین عَلَيْهِ وَ عَلٰى كُلِّهِمْ افْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَ التَّسْلِيْمَاتِ وَ عَلٰى آلِ كُلِّهِمْ وَ اَصْحَابِ كُلِّهِمْ وَ اَتْبَاعِهِمْ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ کی سنت سنیہ کو دست مبارک سے نہیں جانے دیتے " اِذْ قَالَ لِاَصْحَابِهٖ اِنِّيْ لَوَدِدْتُ لَوْ رَاَيْتُ اِخْوَانِيْ اَوْ كَمَا قَالَ "میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتا۔

عرض کیا گیا حضرت! ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا تم تو صرف بھائی کیا تم تو ہمہ وقتی اصحاب ساتھی دین کے ہر کام میں ہر گام میں میری مدد کرنے والے ہو۔ فرمایا بھائیوں سے میری مراد وہ مسلمان ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ یہ حاصل ہے آپ کی تمنا اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سوال اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب کا۔ دیکھا نبی مرسل

فخرالاولین والآخرینؐ نے ان مسلمان ہونے والوں کو شاید قیامت تک مسلمان ہونیوالوں کو اپنا بھائی کے نام سے یاد فرمایا۔ خیال آتا ہے کہ جس طرح ایک سچے مسلمان کی دلی تمنا ہوتی ہے کہ کاش مجھے جان مال، ال اولاد کی قربانی دیکر حضور پاک کی زیارت ہوجاتی کما فی احادیث المشکوۃ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایک سچے مسلمان کے ملاقات کی تمنا رہی ہے ....

الفت کا تب مزا ہے کہ وہ بھی ہو بیقرار
دونوں طرف سے آگ برابر لگی ہوئی

بہرحال ہم جیسے تنگ ظرف لوگ اگر حضرت کی ایسی عزت افزائی پر مغرور ہونے لگیں تو اپنی حماقت ہوگی۔ حضرت تو سنت پر عمل کرنے کا شوق پورا فرما گئے، فجزاھم اللہ تعالٰے احسن الجزاء۔ باقی مضمون تو ظاہر ہے کہ سینکڑوں کتب تصوف کا عطر ہے۔ ماشاء اللہ ماشاء اللہ والامر بید اللہ یھدی بہ من یشاء۔

مکتوب (۳)

استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے

(۲۸ جمادی الاولی ۱۳۸۴ھ)

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! پہلے خط کا جواب دے چکا ہوں لیکن دیر سے کہ کثرت خطوط کی وجہ سے ذہول ہوگیا۔ راہ سلوک میں کیفیات غیر اختیاری طور پر وارد ہوتے ہیں، ان کو احوال کہتے ہیں مگر یہ دین میں مقصود نہیں۔ سلوک سڑک پر چلنا ہے اردگرد پھول اور درخت نظر

آئیں یا نہ آئیں سڑک بہرحال قطع ہوگی لہٰذا ان کے فقدان سے پریشان نہوں بلکہ استقامت بدون الاحوال زیادہ کمال ہے کہ مجاہدہ اتم ہے۔ محققین صوفیہ کرامؒ کے نزدیک حرکات لطائف بھی کمال نہیں کہ وہ جوگیوں کو بھی بوجہ ریاضت کے حاصل ہوجاتے ہیں اور کبھی اکمل الکاملین کو حاصل نہیں ہوتے جیسے صحابہ کرامؓ کو، تو اصل مقصود ذکر وفکر، نماز و تلاوت سے حصول نسبت ہے اور اسی کو وصول الی اللہ کہتے ہیں جس کی علامت استقامۃ علی الطاعۃ، رقت قلب، لذت فی الطاعت یا دِحسی جیسے بھوکے کو روٹی اور پیاسے کو پانی کی یاد ہوتی ہے۔ غیر مقصود ہے' اس کو مقصود سمجھنا اس راہ میں مضر ہے۔ اسی معیار کے تحت آپ آئندہ احوال لکھا کریں۔ خواب بھی مبشرات ہیں لیکن مقصود نہیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً اکثر مریدوں کے خواب کے جواب میں یہ شعر لکھا کرتے تھے......۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
کہ غلام آفتابم ہمہ زآفتاب گویم

(میں نہ رات ہوں، نہ رات کو پوجنے والا کہ خواب کی باتیں کروں میں تو آفتاب نبوت کا غلام ہوں اسی کی بات بتلاؤں گا۔ صلی اللہ علیہ و آلہٖ و اصحابہٖ و سلم۔

فقط حَفِظَکُمُ اللّٰہُ عَنْ مَضَرَّۃِ الدَّارَیْنِ وَرَقَّاکُمْ اِلٰی مَقَامِ الرِّضَا وَالْقَبُوْلِ۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب کا خلاصہ :

سلوک، تصوف، مشیخت کا کچا چٹھا طول وعرض آثار، احوال، مقاصد ومبادی سب

کو دریا بکوزہ کی صورت میں لکھ دینے کی عجیب مثال ہے۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ وَوَفَّقَنَا بِتَعْمِیْلِهٖ فِی الدُّنْیَا وَ شَرَّفَنَا بِآثَارِهٖ وَ اَسْرَارِهٖ فِی الْعُقْبٰی۔

مکتوب (۴)

راہِ سلوک میں ذکر الٰہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا مقصود ہے

(۹ جمادی الثانیہ ۱۳۸۲ھ)

محترم المقام زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مکتوب سامی کاشف احوال ہوا۔ (۱) نوم میں نقش ونگار انوار ذکر ہیں۔ سرخ رنگ لطیفہ قلب کے انوار ہیں۔ (۲) بٹن دبانے میں طلب نور ہے کہ نور پیدا نہیں ہوتا۔ (۳) اس صورت میں لالٹین بجھانا ترک نور ہے لیکن نور موجود ہے جس میں اشارہ ہے کہ راہِ سلوک میں طلب انوار و کیفیات کا ثمرہ عدمِ انوار ہے اور ذکر الٰہی و رضاء حق کو مطلوب بنانا اور انوار و کیفیات کو غیر مطلوب قرار دینا سبب انوار ہے۔ (۴) توفیق قیام اللیل سب سے بڑی بشارت ہے اور یہی توفیق رضاء و قبولیت حق کی دلیل ہے...... اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ. (۵) ندامت قبولِ توبہ کی دلیل ہے۔ حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظ کی تعبیر وہ بھی ہوسکتی ہے جو آپ نے لکھی ہے اور یہ بھی کہ آپ کی حالتِ لاحقہ حالتِ سابقہ سے اچھی ہے اور یہ کہ اذان رفعتِ دین و دعوت الی الحق کی طرف اشارہ ہو۔ سورۂ فاتحہ و اخلاص و درود قبل از مراقبہ ہونا بہتر ہے تاکہ مراقبہ میں فیضانِ مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ عنہم شامل ہوں۔ دعاء ترقیات روحانی کرتا ہوں اور یہ بھی کہ خداوند مقدمہ معہودہ کا انجام بخیر کرے۔ میں بحمد اللہ خیریت سے ہوں۔ ۲۵ر نومبر ۱۹۶۲ء کو تعطیل ہوگی تین ماہ دسمبر جنوری فروری

انشاءاللہ گھر پر رہوں گا۔ تمام متعلقین کو سلام و دعا عرض کردیں۔

احقر العباد دعا گو و دعا جو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوبِ بالا کی وضاحت :

بٹن دبانے کے باوجود روشنی کا ظاہر نہ ہونا اور لالٹین بجھانے کی ظاہری تشویشناک تعبیر کی بجائے یہ سمجھانا کہ اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیفیات کی طلب چونکہ غیر مقصود کو مقصود بناتا ہے اس لئے وہ سعی لاحاصل ہے۔ مقصد یہ کہ اس سے پریشان نہ ہونا چاہیئے اگر اصل مقصد حاصل ہو، یعنی اعمالِ مفروضہ واجبہ اور مستحبہ تک کی توفیق مل رہی ہو۔ فَجَزَاهُ اللّٰهُ مِنْ شَيْخٍ مُحَقِّقٍ ۔

ع اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر

مکتوب (۵)

اصلاحِ نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے

(یکم شعبان ۱۳۸۲ھ)

محترم المقام زادکم اللہ قرباً و معرفۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بعد از دعاء از دیادِ عرفان آنکہ صاحبزادہ عبدالحلیم صاحب سے متعلق خواب کا مطلب استحباب من غیر اللزوم معلوم ہوتا ہے اس لئے احیاناً پڑھنا اور احیاناً ترک میں حرج نہیں۔ میں اس وقت اپنے علاج میں مصروف ہوں۔ ۱۵۔۱۶ شعبان مطابق ۱۲۔۱۳ جنوری ملتان اجلاس وفاق کے لئے جانے کا خیال ہے۔ وہاں تو انشاء اللہ تعالیٰ

ملاقات ہو سکے گی ۔ یہاں کی تشریف آوری ہمارے لئے موجبِ مسرت ہے لیکن مصروفیت علاج آپ کے مقصد میں عائق ہونے کا احتمال ہے۔ اس ملاقات میں صحت کے متعلق اندازہ ہو جائیگا۔ میرا اندازہ انشاء اللہ تعالیٰ صحیح ہوگا کہ آپ کی باطنی حالت عروج پر ہے۔ اصلاحِ نفس کی طرف ہر وقت توجہ ضروری ہے اور عزمِ صمیم کے ساتھ۔ میں توجہ کے ساتھ دعا کرتا ہوں ۔ آپ کے والد ماجد اور برخورداران کو دعاء ۔ میری صحت اور خاتمہ بالایمان اور استقامۃ علی الشریعۃ کے لئے صمیم قلب سے دعا کیا کریں۔ موت سے قبل عبد کا قلب خطرۂ تقلیب حق میں ہے۔ قُلُوْبُ الْخَلَائِقِ بَیْنَ اِصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمَانِ (کہ مخلوق کے دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں) سن لیا ہوگا۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈاک خانہ ترنگ زائی پشاور

مکتوب مبارک کے آخری کلمات طیبہ ہم سب کے لئے باعث صد عبرت ہیں۔

سچ ہے ...... ع مقرباں را بیش بود حیرانی

(اللہ تعالیٰ کے مقربین کو بڑی زیادہ حیرانگی ہوتی ہے)

مکتوب (۶)

عاقبۃ الامور حضرتِ حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے

(۲۷/اکتوبر ۱۹۶۲ء/۸۲ھ)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! گرامی نامہ کاشف احوال ہوا۔ ۲۳ تاریخ کے مقدمہ کے انجام سے

تشویش ہوئی بالخصوص جبکہ مدرسہ کی تعلیم پر بھی اس کا اثر پڑ جانا ناگزیر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کردے۔ نتیجہ مقدمہ سے اطلاع دیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مشکلات حل فرمادیں۔ عاقبۃ الامور حضرت حق جل مجدہ کے ہاتھ میں ہے۔ اپنے والد ماجد اور برادران صاحبان کو دعاء وسلام عرض کردیں۔ دعاء ترقیات دارین کرتا ہوں اور خود مستدعی دعاء ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علومِ اسلامیہ سریاب کوئٹہ

مکتوب الیہ کی وضاحت :

گل امام علاقہ ٹانک کی ایک تقریر پر احقر پر مقدمہ چلا تھا جس کا ذکر ۲۱ دسمبر ۶۲ء کے والا نامہ میں آرہا ہے۔ کیا یہ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيمًا کی تصویر اور اس کا عکس نہیں ہے۔

مکتوب (۷)

حج میں تجارت کا حکم، تکالیف سے راہِ نجات معلوم کرنے کا طریقہ

(۹ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹ دسمبر ۱۹۶۱ء)

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! حج میں اجازت تجارت نص قرآن سے ثابت ہے جس سے مفہوم ہوا کہ اگر مقصود اصلی رضاء الٰہی یا فریضہ اشاعتِ دین ہو تو بالتبع حصول دنیا کا اکتساب منافی خلوص نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے احباب کا مجرب ہے کہ اگر کسی تکلیف سے راہِ نجات خواب میں معلوم کرنا چاہے تو وضو کرے، پاک کپڑے پہن کر رو بقبلہ راست پہلو پر لیٹ کر سورۂ شمس سات بار، سورۂ واللیل سات بار، سورۂ اخلاص یا سورۂ

آمین سات بار پڑھ کر ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ کَذَا وَ کَذَا (اِشَارَۃٌ اِلَی الْمَطْلُوْبِ) وَاجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا وَ اَرِنِیْ فِیْ مَنَامِیْ مَا اَسْتَدِلُّ بِہٖ عَلٰی اِجَابَۃِ دَعْوَتِیْ (پھر کہے اے اللہ! مجھے خواب میں دکھلا دے، ایسے اور ایسے (اس میں اپنے مطلوب کو ذہن میں رکھے) اور بتا دے میرے لئے (مشکل) سے نکلنے کا آسان راستہ اور مجھے دکھلا دے خواب میں ایسا امر کہ میں اپنی دعا کے قبول ہونے پر اس کو دلیل بنالوں) اگر پہلی رات خواب دیکھا تو بہتر ورنہ سات رات تک ایسا کریں ضرور دیکھے گا' انشاء اللہ تعالیٰ۔ دعاء سبکدوشی از قرض وحصول بسط رزق کرتا ہوں۔ روزانہ گیارہ سو بار اسم شریف یا مُغْنِیْ' اور تین بار بوقت عصر سورہ مزمل پڑھنے پر مداومت رکھیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر برادران کو سلام و دعا اور قاضی عبداللطیف صاحب کے استخلاص کے لئے خداوند تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہوں۔

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مقام وڈاکخانہ ترنگ زائی، ضلع پشاور

مکتوب شریف کے آخری جملہ کی وضاحت اور ایک لطیفہ :

(نوٹ) اپنے عریضہ کی کوئی نقل تو نہیں۔ آخری جملہ سے متعلق گذارش ہے کہ ان دنوں بھائی قاضی عبداللطیف صاحب عائلی قوانین کی مخالفت کی وجہ سے جیل میں تھے۔ غالباً چار ماہ اس جرم میں جیل گذاری۔ اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، جنہیں آج تک منسوخ تو کیا کیا جاتا، غلبہ سیاست کے بعد اس پر احتجاج کی بھی ضرورت نہیں رہی۔

ایک لطیفہ یاد آیا سناتا جاؤں۔ کہتے ہیں کوئی لڑکی کسی چرم فروش کے گھر بیاہی گئی۔ پہلے پہل تو چمڑوں کی بدبو سے اس کا دماغ پھٹنے لگتا، بعد میں عادت پڑ گئی تو کہا کرتی میرے آنے کی برکت سے بدبو بھی ختم ہوگئی۔

مکتوب (۸)

تحقق نسبت مع الشیخ کی دلیل

(۲۱ دسمبر ۱۹۶۲ء)

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زادکم اللہ قربا و عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! خیریت جانبین نصیب۔ پہلا والا نامہ مطالعہ کے بعد ہاتھ نہیں آیا کہ دوسرا بشارت نامہ موصول ہوا۔ پہلے والا نامہ میں احقر کے متعلق خواب میں جو کچھ منکشف ہوا وہ تحقق نسبت مع الشیخ کی دلیل ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ خدا شاہد ہے آپ کے ابتلاء مقدمہ ہونے سے دل پر ایک خاص اثر رہا۔ اب جو رہائی کی بشارت ہوئی تو دل میں بے حد سرور و انبساط پیدا ہوا اور خاص کر اسی وجہ سے بھی کہ رہائی باعزت طریق پر ہوئی۔ بارگاہِ حق میں دعاء ہے کہ خداوند تعالیٰ آپ کے منازل قرب میں ترقی عطا فرمادیں اور جملہ آفات و مصائب سے اپنی خاص حفاظت میں رکھیں۔ طبیعت کسی قدر علیل ہے، زیر علاج ہوں۔ دعا فرمایا کریں۔ آپ کے والد ماجد و برادران صاحبان کو سلام و دعاء عرض کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زائی، پشاور

مکتوب میں درج مقدمہ کی وضاحت :

گل امام میں ایک تقریر پر احقر کو جو گرفتار کیا گیا تھا اور پھر دو ماہ کے لئے شہر بدر کر کے علاقہ پنیالہ کی ایک بستی میں زیر نگرانی پولیس رکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت نے جس

شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرمایا وہ آج کل کے اوپر اوپر کے تعلقات میں ناممکن ہے۔ کیا یہ اخلاقِ نبوی کا صحیح عکس نہیں ہے قَالَ نَاعِتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ اَلْيَنَهُمْ عَرِيْكَةً وَ اَحْلَمَهُمْ وَ كَانَ اَكْثَرُهُمْ شَفْقَةً يُوَقِّرُ اَصْحَابَهٗ يَخْدِمُ خُدَّامَهٗ۔

وہاں جب تک میں رہا تین چار طلباء اور خود احقر کے طعام و قیام اور ہر قسم کی خدمات مسجد کی امامت اور درس وغیرہ بلکہ مجالس عامہ میں وہاں کے عام مسلمان انتہائی احترام سے شریک ہوتے رہے۔ حضرات صاحبزادہ صاحبان ٹوپی (پٹیالہ) کی ہمدردیاں اور شفقتیں ساتھ رہیں، جزاھم اللّٰہ تعالے احسن الجزاء۔ ڈی سی صاحب کے آرڈر کے خلاف بھائی قاضی عبداللطیف صاحب کی پیروی میں ہائی کورٹ پشاور چیلنج کیا گیا تو غالباً ایک ماہ کے بعد وہاں سے مقامی حکومت کو کہا گیا کہ اپنا آرڈر واپس لیتے ہیں یا ہم اپنی کارروائی کریں۔ انہوں نے آرڈر واپس کیا تو یہاں کے ایک مشہور اور پختہ شاعر شاہ عالم خان گنڈہ پور نے کہا کہ اچھا صاحب نے اپنے قول پر عمل کر دیا۔

مکتوب (۹)

محمودیت کی دلیل وجدانِ سرور فی القلب

(۲۹ شوال ۸۲ھ)

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زادکم اللہ عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا رسالہ مختصر تعارف علماء جمعیت پہنچا۔ پُر از معلومات ہے۔ پکوڑوں والے خواب کی تعبیر زبانی عرض کی جائے گی۔ ایک اہم اجلاس کے سلسلے میں مجھے لاہور بلایا گیا تھا۔ ۱۹ رمارچ کو بذریعہ ہوائی جہاز .... گیا اور ۲۳ رمارچ کو واپس پہنچا۔

کوئٹہ سے لاہور تک کا سفر اڑھائی گھنٹے میں طے ہوا۔ ہوائی اڈہ پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب موجود تھے، ملاقات ہوئی۔ میں چونکہ فلاں تاریخ سے فلاں تاریخ تک وفاق کی تشکیل نصاب میں مصروف ہوں گا، اس لئے عاملہ وفاق کے اجلاس میں شرکت نہ کرسکوں گا۔ آپ کے دو خواب جو احقر کے متعلق ہیں، وہ آپ کے لئے تو فالِ نیک ہے، جس کا میں (اس کے بعد آپ کے متواضعانہ الفاظ ہوں گے، جو قدرۃً حذف ہو گئے) یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے، مگر حاصل یہ کہ آپ نے متواضعانہ طریق سے تحریر فرمایا کہ میں اگرچہ ان کا مستحق نہیں ہوں۔ و فی الآخرۃ والی آیت جس کی تفسیر ابو درداء کی حدیث میں ہے کہ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰى لَهٗ، (کہ یہ نیک خواب ہیں، جو دیکھتا ہے مومن یا اس کے لئے کسی دوسرے کو دکھائے جاتے ہیں) جس سے فریقین میں للّٰہی تعلق اور محبۃ مع الحرمین اور نسبۃ مع الاخرۃ کا تحقق جو محمود عند اللہ ہے، ثبوت ملتا ہے اور محمودیت کی دلیل وجدان سرور فی القلب ہے، جو خط میں مذکور ہے۔ حافظ ابن قیمؒ نے تصریح کی ہے کہ سرور و انشراح قلب لمۂ ملکی کے آثار میں سے ہے، بہرحال مبشرات کا یہ تو ارد ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل قرب الٰہی ہے، اللھم زد فزد۔

کسل اور معاصی سے بچنے کا علاج :

(۲) آپ نے جن اُمور کو معاصی سمجھا ہے وہ معاصی نہیں بلکہ کسل فی الاعمال المستحبۃ ہے۔ ہمت کے علاوہ کسل کا ایک علاج یہ بھی ہے بلکہ جملہ معاصی سے بچنے کا یہی علاج ہے کہ مراقبہ مضرۃِ معاصی کیا جائے جس طرح گراموفون اور ٹیپ ریکارڈر الفاظ کو اپنے اندر جذب کرتا ہے اور دوسرے وقت میں ان کو ظاہر کرتا ہے، اس طرح ہمارا ہر عضو جو گناہ یا طاعت کرتا ہے، اس کو وہ جذب کرتا ہے اور یوم الحساب میں مشیت الٰہی کی سوئی

جب ان اعضاء کو لگ جاتی ہے تو وہ ان اعمال کو علی رؤس الخلائق ظاہر کر دیتے ہیں اور اس آواز کو ہم بند بھی نہیں کر سکتے۔ اَنْطَقَنَا اللّٰہُ الَّذِیْ اَنْطَقَ کُلَّ شَیْءٍ۔

پھر معصیت پر جو سزا اثار مرتب ہے، وہ سوئی کے ناکہ کے برابر بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے، بہرصورت تصور مجازاۃ اعمال کو ازالہ کسل اور تیاری آخرت میں کافی دخل ہے، یہی وجہ ہے کہ قیامت کا بیان قرآن مجید میں تکرار سے کیا گیا تاکہ استحضار ہو اور تیاری آخرت اور مضرت معاصی میں سستی نہ برتی جائے۔ احقر دعا کرتا ہے اور خود طلبگار دعا، محترم والد ماجد، قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، حافظ عبدالحلیم مولوی محمد اکرم کو دعا و سلام پہنچادیں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ، کوئٹہ۔

نوٹ :- خط کے پہلے حصہ کے اطراف میں حضرت افغانی ” کے مکتوب کے بعض الفاظ جو مٹ جانے کی وجہ سے پڑھے نہیں جا سکے، ان کی تصحیح مکتوب الیہ کی طرف سے ہے۔

مکتوب (۱۰)

خلعتِ خُلّت، علم میں برکت کی بشارت، نسبتِ نقشبندیہ میں رسوخ اور وقتِ ظہورِ وعدہ کی طرف اشارہ

(۲۷ ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ)

جامع الفضائل والفواضل مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں مؤتمر علوم اسلامیہ پشاور یونیورسٹی میں شرکت کے لئے ان کی دعوت پر پشاور گیا۔ وہاں "اسلام دین فطرت ہے" کے موضوع پر میری تقریر تھی اور درسِ قرآن بھی تھا۔ وہاں سے فارغ ہو کر عید الاضحیٰ اور اس کے بعد گھر پر رہا اس لئے بروقت خط کا جواب نہ دے سکا۔ اب دونوں خطوں کا جواب مختصر عرض کر رہا ہوں۔ خط اول مرقوم ۲۱ ذوالقعدہ ۸۲ھ میں شرب ماء زمزم میں نسبتِ ابراہیمی علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ خداوند تعالیٰ خلعت خُلّت سے نواز دے گا اور دارالعلوم دیوبند والے خواب میں غالباً اشارہ ہے کہ آپ زیر تربیت اسم علیم ہو، اللہ تعالیٰ علم میں اضافہ فرما دے گا۔ مکتوب دوم مرقوم ۲۰/ذی الحجہ ۸۲ھ حضرت نور المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کی اقتداء میں نماز اور معیۃ فی التقریر میں نسبتِ نقشبندیہ کی رسوخ کی طرف اشارہ ہے، کیونکہ قصر فی الصلوٰۃ نہ کرنے میں آپ کی بات کو تسلیم دلیل رسوخ ہے اور پوری نماز پڑھنے کی توجیہ یہ ہے کہ نیت اقامت کر کے اتمام کریں گے۔ حضرت اسم باطن کے تحت سیر فی الاسماء والصفات کی وجہ سے مسافر تھے، خصوصاً برزخ میں کہ مظہر اسم باطن ہے اور آپ نے حقیقتِ صلوٰۃ جو حقیقت کعبہ سے متعلق ہے اور جو مظہر ہے، اسم ظاہر کا ان کو مقیم سمجھا اور حضرت نے موطن باطن سے موطن ظاہر کی طرف انتقال کر کے آپ کی بات کو تسلیم کیا اور چونکہ باطن میں ابطان و اخفاء اور ظاہر میں اظہار وعلوّ دین، اس لئے علاؤ الدین کے نام سے وقت ظہور وعدہ کی طرف اشارہ کیا گیا۔

تکرارِ ہمت سے تسہیل پیدا ہوگی:

احقر توجہ سے دریغ نہیں کرے گا، لیکن اس راہ میں معصیت سے بچنے کے لئے اول خود ہمت کرنا ضروری ہے۔ اول بار ہمت کرنے میں تکلیف ہوں، بہ تکرار ہمت

سے تسہیل پیدا ہوگی۔ دوسری چیز ہمت کی تحصیل کے لئے خود بھی خداوند تعالیٰ سے دعا کریں اور بزرگوں سے بھی دعا کرائیں۔ عقدہ یقیناً حل ہوگا۔ جیسے باپ دیکھتا ہے کہ بچہ دس قدم چلا اور گر گیا تو وہ خود ہی رحم کھا کر اس کی مدد کرتا اور گود میں اٹھاتا ہے...... لغزش اور معصیت صادر ہونے کے وقت عفو کی امید میں کمی کا ہونا اپنے اعمال پسندیدہ پر اعتماد کی علامت ہے، جو مضر ہے، بلکہ مقام رجاء حاصل کرنے کے لئے اپنی طاعت جو عطیہ الٰہیہ ہے، اس پر نظر رکھیں اور مقام خوف کی تحصیل کے لئے اپنی نافرمانیاں پیش نظر رکھیں، تاکہ نہ یاس ہو اور نہ جرأت علی اللہ۔ اِیْمَان بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ کا مقام اعتدال حاصل ہو، اگر یکسوئی و جمعیۃ خاطر میں کمی ہے تو شغل رابطہ جس کو شغل برزخ بھی کہتے ہیں، یعنی تصور شیخ اس صورت میں کرے کہ اس کو مقصود اصلی نہ سمجھیں بلکہ ذریعہ دفع وساوس و خیالات سمجھیں، تاکہ اس دفع سے یکسوئی اور توجہ الی اللہ کی استعداد پیدا ہو جائے اور اس استعداد کو اصلی مقصود یعنی توجہ الی اللہ میں صرف کر دے اور تصور شیخ اس کے بعد چھوڑ دے۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی اکیڈمی کوئٹہ

عیاں راچہ بیان :

(از مکتوب الیہ) جمادی الاولیٰ ۸۲ھ تا ذی الحجہ ۸۲ھ آٹھ ماہ میں آٹھ مکتوبات قدسیہ سے سرفراز فرمانا کیا شفقت کی انتہا نہیں ہے۔ آپ کی علمی عظمت اور انتہائی اہم مصروفیات کے باوجود ادنیٰ ناکارہ بے علم و بے عمل شاگرد و مرید کی اتنی دلجوئی اپنی مثال یقیناً

پ ہی ہے اور یقیناً قابل ترین تلامذہ اور مرتاض بیعت شدہ گان حضرات پر تو اس سے بھی
یادہ عنایات فرماتے رہے ہوں گے۔ طی مسافت کی طرح برکت فی الاوقات بھی اہل اللہ
ی کرامات میں سے ایک مسلمہ مسئلہ ہے۔

مکتوب (۱۱)

فروغِ علم کا ہدف حاصل نہ ہو سکے تو عہدہ چھوڑ دیں گے

(۲۱ ربیع الاول ۱۳۸۳ھ، ۱۳/اگست ۶۳ء)

عزیز القدر جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نورکم اللہ بنور الفرقان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ جواب خط میں اس قدر تاخیر کیوں ہوئی۔ لیکن یہاں حالات
ے ہیں کہ ۹ جولائی سے اس وقت تک یہ فیصلہ معلق ہے کہ ہم یہاں رہیں گے یا بہاول پور
ئینگے۔ ۵/اگست سیٹیں ریزرو ہوئیں سامان باندھا گیا جس پر دوسرا حکم آیا کہ کچھ ٹھہر جاؤ۔
حقیقت مجھے قلباً بڑی ملازمت سے بھی نفرت ہے۔ خصوصاً اس آخری عمر میں جو تیاری
خرت کیلئے مخصوص و قلیل فرصت ہے لیکن احباب اور علماء کرام کے اصرار پر اس عہدہ کو
ل کیا اور توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔ اب علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے ہم نے کچھ
البات پیش کئے ہیں اور یہ لکھا ہے کہ اگر ان مطالبات کو حکومت نے منظور نہ کیا تو ہم
زمت چھوڑ دیں گے۔ بہاول پور اسلامی یونیورسٹی کے سلسلے میں محکمہ اوقاف ہمارے
تھ تجدید معاہدہ کرنیوالا ہے اور کاغذات غالباً ایک ہفتہ میں آجائینگے اگر معاہدہ ہمارے
اہ کے مطابق ہوا تو قبول کریں گے ورنہ اس عہدہ سے دست بردار ہو کر گھر چلے جائیں

گے۔ خیال یہ تھا کہ کہیں استقرار ہو جائے تو آپ کو بلائیں گے لیکن اب تک تردد ہے باطنی حالت بحمداللہ آپ کی اچھی ہے اپنی روسیاہی کا بار بار تذکرہ اگر شان عبدیت کا اثر ہے تو محمود ہے اور اگر شانِ قنوط کا اثر ہے تو مضر ہے' جس کے لئے لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (اللہ کی رحمت سے نا اُمید نہ ہوں) والی آیت کا مراقبہ ضروری ہے۔

معصیت سے حفاظت کے لئے تین اُمور کی ضرورت :

ہر قولی و فعلی معصیت کے اثر سے محفوظ رہنے کیلئے تین امور کی ضرورت ہے۔ عِنْدَ الْمَیْلَان تَاَمُّلْ فِی الْعَاقِبَۃِ یعنی گناہ کے اضرار دنیوی و اخروی کو سوچنا اگر یہ حربہ کارگر نہ ہوا تو عندالاقدام استعمال ہمت اگر خدانخواستہ یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوا اور نفس غالب آیا تو تیسری چیز تدراک بالتوبہ بعد الوقوع۔ امید ہے کہ یہ گر بڑا نافع ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ تنویر لطائف اور اذکار کا مرحلہ نیز مراقبات کا مقام ختم ہو چکا ہے۔ البتہ طی مقاماتِ سلوک باقی ہیں انکی ترتیب حسب احوال سالک ہے۔

مقامِ تفویض :

فی الحال آپ کو مقام تفویض طی کرنے کی ضرورت ہے یعنی مفہوم آیت اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کا تصور بلا تلفظ۔ جسکی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دینا کہ جو وہ چاہیں تصرف کریں خواہ امور افاقیہ یعنی اموال و املاک و اقارب و اولاد میں خواہ امور نفسیہ حسیہ میں جیسے مرض صحت قوۃ ضعف، حصول جاہ، سلب جاہ، خواہ نفسیہ معنویہ میں جیسے قبض و بسط ہیبت و انس محبت شوق کیفیت سلب کیفیات لیکن یہ یاد رہے کہ تفویض کے معنی ترک تدبیر کے نہیں بلکہ استعمال تدبیر و تفویض نتائج و ترک تجویز خود۔ کم از کم ایک چلہ ایسا کرنا ضروری ہے۔

تعمیرِ مدرسہ سے قلبی مسرت :

تعمیر مدرسہ اور وسیع رقبہ زمین کا مدرسہ کیلئے وقف ہو جانے سے قلب کو مسرت ہوئی بارگاہِ حق میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے منشاء کے مطابق ان امور کو مکمل فرمادیں وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز ۔ برخوردارم دولت علی آتے رہتے ہیں آپ کی صحبت سے اسکی حالت اچھی ہوگئی ہے اللہ تعالیٰ ترقی فرمادیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر متعلقین کو دعا و سلام عرض کریں۔

احقر دعا گو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اکیڈمی اسلامی کوئٹہ

مکتوب (۱۲)

تردامنِ عصیان کی مغفرت کا سامان

۲۲ ربیع الثانی ۱۳۸۳ھ

گرامی قدر رمز آشنائے معرفت واقف اسرارِ شریعت زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

۳ رستمبر کوئٹہ سے بہاول پور پہونچا احباب علماء و داعیانِ شہر نے اسٹیشن پر تپاک خیر مقدم کیا۔ دوسرے دن عباسیہ ہال میں شہر والوں کی طرف سے استقبالیہ دعوت دی گئی۔ عدمِ ملاقات کا افسوس ہے لیکن دیر آید خیر آید کے مطابق آپکی فرصت کے وقت مناسب انتظام ہو جائیگا۔ باطنی ترقیات کی دعا کرتا ہوں اور پرامید ہوں ۔ یہاں بھی باوجود

شدت انکار کے علماء حضرات بیعت کے سلسلے میں سب مجبور کردار ہے ہیں کل بھی یہاں کے تین علماء بیعت ہوئے ہیں۔ ورنہ اپنا ذوق تو بقول حضرت احمد جامیؒ یہ ہے ......

احمد تو عاشقی بہ مشیخت تراچہ کار
دیوانہ باش سلسلہ شدشد نہ شد نہ شد

(احمد تو عاشق دین ہے۔ تجھے شیخ راہبر بن جانے سے کیا مطلب، تو دین پر عمل کرنے کا دیوانہ رہ' سلسلہ چلے نہ چلے)

پھر خیال آتا ہے کہ شاید اس تر دامن عصیان کی مغفرت کا سامان ان وابستگان کے حسن عقیدت میں موجود ہو۔ ضروری امور کے انصرام کیلئے چند دن کیلئے گھر جا رہا ہوں۔ چونکہ افتتاح اسلامی یونیورسٹی قریب ہے اس لئے جلد آنا ہوگا۔ اور اسی وجہ سے اجلاسِ وفاق میں بھی شریک نہیں ہوسکوں گا۔ اگرچہ پہلے شرکت کا قطعی ارادہ کرلیا تھا اپنے والد ماجد اور برادران صاحبان اور محترم مولوی غلام رسول صاحب سے سلام عرض کریں۔ خط ایک ہفتہ کے بعد بہاول پور کے پتہ پر بھیج دیں آج برخوردارم دولت علی کا بھی خط آگیا ہے۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی جامعہ عباسیہ بہاول پور

وضاحت خط نمبر ۱۲ از مکتوب الیہ

مولوی غلام رسول صاحب سے مولوی خلیفہ غلام رسول صاحب خانقاہ ماہڑہ والے مراد ہیں۔ آپ نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے طریقہ قادریہ میں خلافت حاصل کرنے کے بعد ان سے عرض کیا کہ مجھے طریقہ نقشبندیہ کے مشاغل کا شوق

ہے، تو انہوں نے فرمایا۔ میرے پاس جو کچھ تھا دے دیا۔ طریقہ نقشبندیہ میں جہاں طبیعت چاہے وہاں تعلق رکھ سکتے ہو۔ اپنے ناقص خیال کے مطابق آپ نے بعد از بار بار استخارہ کے حضرت کی طرف رجوع کیا، چونکہ ایک بار اکھٹے ترنگ زئی شریف حاضری دی۔ اس لئے حضرت نے ان کو سلام کے ذریعہ یاد فرمایا :

جناب محترم حاجی دولت علی صاحب مرحوم کا بھی اس والا نامہ میں ذکر فرمایا ہے۔ کالجیٹ نوجوان تھے۔ کوئٹہ میں احقر کے درس قرآن مجید میں بڑی محبت سے شریک ہوتے تھے۔ طبیعت نیک ہو تو ....

کسانیکہ یزداں پرستی کنند
برآوز دولاب مستی کنند.

(خدا کے عاشق ہوتے ہیں وہ تو (بوقت سحر) رھٹ کی آواز سن کر بھی مست ہو جاتے ہیں)

مسائل سُن کر ان پر عمل کرنے کی کوشش فرماتے۔ تصویر کے استعمال کی حرمت معلوم کی تو اُس زمانہ میں تین سو (۳۰۰) روپیہ کے قیمتی اپنے کمرہ میں لٹکے ہوئے تصاویر کو پھاڑنا چاہا۔ دوستوں نے کہا ضائع نہ کرو ہم کو دیدو۔ کہا مولوی صاحب (مراد یہ ناکارہ) سے پوچھیں گے۔ ان کو ساتھ لے کر آئے کہ کیا ان کو دیدینا جائز ہے۔ میں نے کہا یہ تو گناہ بے لذت ہوگا' لذت یہ اُٹھائیں گے اور گناہ آپ کا ہوگا۔ ریشمی جوڑے پہنا کرتے تھے۔ سب کو چھوڑ دیا، داڑھی رکھ لی، ماحول بہت ہی آزمائش کا تھا۔

تین ماہ کے بعد خط لکھا کہ سخت افسوس ہے کہ آج میں نے داڑھی منڈالی، کیونکہ مکمل تین ماہ سے والدین نے مجھے اسی جرم کے باعث قطع کلامی کی سزا دی۔ بعد میں موانع ختم ہو گئے۔ حضرتؒ کے پاس حاضری دینے لگے۔ نجم المدارس کے لئے آخری حیات تک

چندہ بھیجا کرتے۔ دوسرے حج پر گئے، واپسی پر بیمار ہوئے، عرب کی سرزمین جدہ میں مدفون ہیں۔ حضرت نے انہیں کا ذکر فرمایا ہے۔ اُذْکُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاکُمْ (اپنے مردوں کے محاسن کا تذکرہ کیا کرو) کے ماتحت حضرت کے مکتوبات میں ان کا ذکرِ خیر آنا چاہئے۔

مکتوب (۱۳)

حضرت شیخ الہندؒ کا پیرانہ سالی میں تہجد کا اہتمام

(یکم جمادی الثانیہ ۱۳۸۳ھ ۲۰ اکتوبر ۶۳ء)

جامع الفضائل والمعارف زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

۲۷ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ پہونچا۔ راہِ سلوک میں استقامت مطلوب ہے اور واردات غیر مطلوب۔ نہایت افسوس ہے کہ اب تک آپ کو برکات تہجد سے محرومی ہے اور استقامت نصیب نہیں ہوئی ایسی صورت میں واردات اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں بزرگوں سے معلوم ہوا ہے کہ بحیرہ روم کے سرد جزیرہ مالٹا میں حضرت شیخ الہندؒ مع رفقاء اسیر تھے سردی کا موسم تھا آخری رات میں حضرت شیخ الہندؒ پیرانہ سالی کی عمر میں چپکے سے نیند سے اٹھ جاتے تھے اور جمے ہوئے پانی کو اپنے ہتھیلی میں پگھلا کر قابلِ وضوء پانی میں تبدیل کر کے اس سے تہجد کیلئے وضو کرلیا کرتے تھے حضرت مدنیؒ کو جب اس کا علم ہوا تو اس خدمت کو پھر وہی انجام دیتے تھے یہی تھی وہ استقامت اور حَبْسُ النَّفْسِ عَلَى الْمَكَارِهِ (تکالیف پر نفس کو مجبور کرنا) کا جذبہ جو تصوف اور طریقت کی روح ہے جسکے آگے باطنی انوار اور کیفیات کی کوئی قیمت نہیں اور یہی استقامت قرب الٰہی اور وصول الی اللہ کی دلیل ہے نہ

محض کیفیات کہ اس میں غیر مقرب بلکہ مردود دین بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

غصہ کی حقیقت اور علاج :

غصہ : غصہ فی نفسہ غیر اختیاری ہے لیکن اسکے اقتضاء پر عمل کرنا اختیاری ہے اور ترکِ عمل بھی اختیاری ہے اور اختیاری کا علاج بجز استعمالِ اختیار کے کچھ نہیں اگر چہ اول میں اس میں کچھ مشقت ہوگی لیکن تکرار و مداومت سے وہ اقتضاء خود ضعیف ہو جاتا ہے اور مقاومت میں پھر مشقت باقی نہیں رہتی۔ حدیث میں ہے" لَا يَقْضِيَنَّ قَاضٍ بَيْنَ اِثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَان"" یعنی حاکم کو چاہئے کہ غصہ کی حالت میں فیصلہ کبھی نہ کرے بلکہ اس وقت مقدمہ ملتوی کردے یہاں حاکم سے مراد ہر وہ شخص ہے جسکی دو آدمیوں پر حکومت ہو۔ اس میں معلم استاد اور گھر کا مالک بھی شامل ہے قرآن میں ہے وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاس. یاد رکھو کہ جس پر غصہ کیا جائے اور اسکی طرف سے مطالبہ کرنے والا نہ ہو تو اس کا مطالبہ حق تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ غصہ کے وقت یہ تصور ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ پر زیادہ قدرت ہے اور میں اسکی نافرمانی بھی کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے یہ معاملہ کریں تو پھر کیا ہوگا۔ اور یہ بھی خیال کرے کہ بدون مشیت الٰہی کے کچھ واقع نہیں ہوتا تو مغضوب علیہ کے جس فعل پر غصہ کرتا ہوں اس میں مشیت الٰہی کیساتھ مزاحمت ہے اور میں کیا چیز ہوں! جو مشیت الٰہی سے مزاحمت کروں۔

فقط والسلام

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

مکتوب (۱۴)

دفع مرض کے لئے تلخ دوائی نافع ہے

(۱۴ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ)

برادرم عزیز محبی ام فی اللہ

قاضی عبدالکریم صاحب وفقکم اللہ لزاد الغد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

خیریت جانبین نصیب۔ آج سے آئندہ بارہ ایام تک امتحان داخلہ کی معروفیات کی وجہ سے بیحد عدیم الفرصت ہوں۔ عصر سے عشاء تک احباب سلسلہ کیساتھ مشغولیت ہے علماء حضرات دور دراز سے بیعت کیلئے احقر کے پاس آتے ہیں اور قلیل عرصہ میں سب بحمدللہ کافی تبدیلی اپنے اندر پاتے ہیں۔ میں خود حیران ہوں لیکن یہ اپنے بزرگوں کا کمال ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ آپ سے توجہ قلبی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جو جملے لکھے گئے بلا ارادہ القاء الٰہی سے لکھے گئے کہ داروئے تلخ است دفع مرض۔ اب جو اسکے نتائج آپ کی تحریر سے معلوم کئے' مثلاً توفیقِ تہجد و ذکر و مراقبہ و رقتِ قلب تو خدا کا شکر بجا لایا۔ اللّٰھم زد فزد۔

ازالۂ کسل و تحصیلِ استقامت کے لئے نسخۂ اکسیر :

اگر چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے تصور عظمت حق جل مجدہ میں ذہن مشغول رہے جس کو اصطلاحِ مشائخ نقشبندیہ رضوان اللہ عنہم میں وقوف قلبی سے تعبیر کرتے ہیں جسکا مقصد یہ ہے کہ دل متواتر غیر اللہ کے متعلق نہ رہے تو ازالہ کسل و تحصیل استقامت کیلئے اکسیر ہے۔ احقر

توجہ قلب کیساتھ دعا کرتا ہے کہ آپ کے قلب کو خداوند تعالیٰ نور سکینہ سے منور فرمائے۔ اور کسل وغفلت جو آثار نفس بہیمیہ میں سے ہیں انکو دور کردے آمین۔ جامعہ اسلامیہ کے نصاب وغیرہ دفتر سے لیکر بھیج دوں گا اپنے والد ماجد اور دیگر احباب کو سلام عرض کرنا۔

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

(پس منظر اس کا حضرت کا مکتوب بمورخہ یکم جمادی الثانیہ سے ہے۔ احقر نے تہجد میں کسل کے متعلق عرض کیا تھا جواب میں تحریر فرمایا بہت افسوس ہوا کہ آپ کو اب تک تہجد کی توفیق نہیں ملی۔) مکتوب مبارک میں خط کشیدہ عبارت کے متعلق تحریر فرمایا کہ بلا ارادہ الخ)

مکتوب (۱۵)

مجاہدہ سے قربِ الٰہی کی راہیں کھل جاتی ہیں

(۲۶ رجب ۸۳ھ)

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آپ کا خط محررہ ۲۳ رجب پہنچ کر موجب سرور ہوا۔ صاحب تعلق کی بد تمیزی سے صدمہ اگر بوجہ لطافتِ مزاج ہے تو مضر نہیں مسند دیلمی میں حضرت انسؓ سے مرفوعا روایت ہے کہ تیزی (جو بوجہ لطافت طبعیت ہو) صرف میری امت کے صلحاء وابرار میں ہوتی ہے۔ میرے خیال میں مظہر جانِ جاناںؒ یا حضرت تھانویؒ کی تیزی ایسی تھی اور اگر تیزی کا منشا غضب ہو تو اسکا علاج بعینہ وہی ہے جو غضب کا علاج ہے۔ نفس غضب غیر

اختیاری ہے اور اسکے مقتضا پر عمل کرنا اختیاری ہے جسکے ازالہ کیلئے استحضار عذاب الٰہی عند العمل اور استحضار ثواب الٰہی عند ترک العمل بمقتضاہ کافی ہے۔لیکن اس کے ساتھ کسی قدر مجاہدہ اور مقابلہ نفس کی بھی ضرورت ہے۔ بلکہ یہی مجاہدہ تمام طاعات کی روح ہے ہر عبادت کی تکمیل مقابلہ نفس کے بغیر ناممکن ہے۔مخالفتِ نفس میں اولاً مشقت ہوتی ہے اور جہد کے معنی بھی مشقت کے ہیں احکامِ تکلیف میں بھی کلفت ہے اور اس لئے ہم مکلف کہلاتے ہیں لیکن پھر رفتہ رفتہ بار بار مخالفت نفس کرنے سے طاعت عادت بن جاتی ہے اور مشقت زائل ہو جاتی ہے اور قرب الٰہی کی راہیں کھل جاتی ہیں۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۔ (سورۂ عنکبوت:۶۹) (اور جنہوں نے محنت کی ہمارے واسطے ہم سجھا دینگے،ان کو اپنی راہیں)

راہِ تفویض اختیار کرنے سے صدمات کی جڑ کٹ جاتی ہے :

اسماء الحسنٰی کے بجائے مراقبہ تفویض ہی مفید ہے یعنی اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ (میں اپنے کام اللہ کے سپرد کرتا ہوں) کا یہ تصور کہ عالم کی جملہ حرکات اور انسان کے جملہ اعمال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔لہٰذا آپ کے ساتھ خلاف توقع جس دوست نے بدتمیزی کی یہ بھی خلق الٰہی کے تحت ہے اور خلق الٰہی مبنی بر حکمت ہے پھر ناگواری کا کیا معنی۔ناگواری کا اصلی سبب اپنے دوست کے متعلق اور اسکے برتاؤ کی نسبت اپنی طرف سے ایک خاص تجویز دل میں طے کرنا اس کی توقع رکھنا ہے پھر جب اس تجویز کردہ صورت کے خلاف کوئی بات اس سے ظہور میں آتی ہے تو صدمہ ہوتا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ راہِ تفویض اختیار کر کے اپنی تجویز سے دست بردار ہو جائے تاکہ صدمہ کی جڑ ہی کٹ جائے۔

توبہ شکنی کا مکرر علاج بھی تجدید توبہ ہے :

(۲) دوام قیام اللیل فضل اور رحمت الٰہی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

فَلْيَفْرَحُوْا ط هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ۔ (یونس:۵۸) (آپ کہہ دیجئے کہ بس لوگوں کو اللہ کے اس انعام اور رحمت پر خوش ہونا چاہیئے، وہ اس سے بدرجہا بہتر ہے، جس کو وہ جمع کر رہے ہیں) مکرر توبہ شکنی کا علاج مکرر تجدید توبہ ہے اور اگر ہو سکے تو توبہ شکنی پر تھوڑا سا جرمانہ رکھ کر صدقہ دیا کریں تو مؤثر ہوگا کیونکہ نقضِ توبہ اگر اثر نفس ہے تو نفس کو مال محبوب ہے لہذا صدقہ سے متاثر ہو کر وہ مزاحمت چھوڑ دیگا اور اگر اثر شیطان ہے تو صدقہ طاعت ہے جو شیطان کیلئے ناقابل برداشت ہے وہ آئندہ مزاحمت نہیں کریگا توجہ کیساتھ استقامت کی دعا بھی کرتا ہوں۔

(۳) آپکے ہاں احقر کی بحالتِ سرور حاضری قلبی ربط کی طرف اشارہ ہے دونوں عزیزوں کا شوق داخلہ بھی دلیل ربط ہے جو انشاء اللہ کسی وقت ظہور میں آئیگا۔ علمی سوال علمی مرجعیت کی دلیل ہے۔

علم کے ہتھیار سے نفس اور شیطان کو مارا جا سکتا ہے :

(۴) کتا عالم مثالی میں نفس یا شیطان کی صورت مثالی ہے اور اس سے متضرر نہ ہونا دونوں کے مغلوب ہونے کی دلیل ہے اور استاذ کے عمل سے اسکا مر جانا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ علم وہ چیز ہے جس کے اثر سے نفس و شیطان کو مارا جا سکتا ہے۔

(۵) اندھیرا بدعت ہے اور روشنی سنت، بحمد للہ آپ حضرات کو اس روشنی کا حصہ حاصل ہے۔

(۶) چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک بڑے دینی فتنے کا ظہور ہے لیکن اسکے باوجود بھی دینی روشنی قائم رہے گی۔ مسواک سنت نبوی ہے جو نفس و شیطان کے اغوا سے بچانے والی ہے۔

(۷) سفید لباس انوارِ قلب ہیں اور عصا کے ذریعہ عارضی سیاہی قوۃ بہیمیہ کی شکل ہے

لیکن بیاض اصلی ہے اور سواد عارضی۔ دل سے دعاء استقامت کرتا ہوں۔ سب احباب کو سلام عرض کریں۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

اسلامی یونیورسٹی بہاول پور

مکتوب (۱۶)

وساوس، ایمان کی علامت ہیں

(۹ رمضان ۱۳۸۳ھ)

محترم قاضی صاحبزادکم اللہ قربا و عرفانا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعاءِ دفع وساوس کرتا ہوں ، اگر مذکورہ خیال معصیت غیر اختیاری ہے تو یہ حالت مذموم نہیں کہ اس کو ایسا مہتم بالشان سمجھا جائے۔ صحابہؓ سے افضل کسی کی حالت نہ تھی، لیکن ان کو بھی ایسے وساوس آتے تھے کہ جل کر کوئلہ ہو جانا ان کو زیادہ محبوب تھا۔ ان وساوس کو زبان پر لانے سے، لیکن پھر بھی طبیب کامل ﷺ نے ان وساوس کو صریح ایمان کی علامت بتلایا۔ اس لئے سرے سے اس فکر ہی کو چھوڑ دیں، اور اگر اختیاری ہے تو ماضی کا استغفار و توبہ سے تدارک کریں اور مستقبل کے لئے تجدید ہمت و دعاء کو کام میں لائیں۔

معصیت سے قلب کو بچانے اور نفس کو کچلنے کا طریقہ :

(۲) معصیت کو قلب سے ہٹانے کے لئے یہ مراقبہ کیا جائے کہ معصیت میں جو لذت ہے، اس کا مقابلہ اسی عذاب جہنم سے کیا جائے، جو اس معصیت پر مرتب ہے اور نفس کو یہ

سمجھائے کہ المِ عذاب وقہر خداوندی کے مقابلہ میں برائے نام چند لمحوں کی لذت کی کیا حقیقت ہے، جو اس کو اختیار کیا جائے اور باری تعالیٰ کی صفت عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (غالب انتقام لینے والی ذات) کے مراقبہ سے نفس کو کچلا جائے۔ باقی دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ آپ بھی میرے اصلاحِ حال کے لئے دعا کیا کریں گے۔ خط اور کمشنر صاحب کا جواب معلوم ہوا۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

نوٹ :- یہ کوئی خط تھا، حضرت کا جو اس وقت کے ڈیرہ کے کمشنر کو پہنچایا تھا، جس کا نہ مضمون مجھے یاد ہے اور نہ اس کا جواب۔

مکتوب (۱۷)

تم اپنا کام کیئے جاؤ‘ نتائج اللہ کے حوالے کر دو

(۱۰ شوال ۸۳ھ)

گرامی منزلت قاضی عبدالکریم صاحب وفقہ اللہ لما یحب و یرضی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ براہ راست ایک اخلاص نامہ گھر پر پہونچا اور بہاول پور سے بھی دو خط یہاں آ کر پہنچے۔ رمضان المبارک میں احقر نے توجہ کیساتھ آپکے فوز وصلاح وقرب وعرفان اور تنویر قلب کیلئے دعائیں کیں۔ عشرہ اخیرہ کے آخری ایام میں جو کچھ ہوا وہ سکینہ اور نور کا نزول تھا اللّٰھم زد فزد۔ بہر حال طلب میں سستی نہ ہو نتائج اشغال کی تعویق یا تاخیر سے قلب میں یاس وقنوط پیدا نہ ہو جو کہ وسوسہ شیطانی ہے۔ تم اپنا کام کئے جاؤ نتائج

کو حضرت حق جل مجدہ کے حوالہ کرو۔

ع کار خود کن کار بیگانہ مکن

پر عامل رہو۔ اور یقین رکھو کہ ہر طاعت سے قلب میں ایک نور پیدا ہوتا ہے اور ہر معصیت سے ایک ظلمت کا داغ جسکو توبہ کے پانی سے بلا تاخیر دھوڈالنا ضروری ہے۔ آپکے والد ماجد اور برادران کو سلام و دعا عرض ہو۔ میں یہاں ایک ضروری ذاتی کام میں مصروف ہوں۔ نعمانیہ کے اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتا۔ فروری کے اخیر میں بہاول پور کیلئے روانہ ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

از ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۱۸)

سستی اور کاہلی کا علاج

(۱۵ شوال ۸۳ھ)

محبی ام فی اللہ قاضی صاحبزادک اللہ معرفۃ و قربا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ کاہلی کا علاج ہمت بتلا چکا ہوں وہی اصل چیز ہے۔ بطور معین ہمت دو چیزیں عرض کرتا ہوں۔

(۱) اگر سستی واجبات یا ترکِ معاصی میں ہے تو یہ معصیت ہے جسکے لئے مراقبۂ عذاب کی ضرورت ہے یعنی معصیت کی وہمی راحت کا مقابلہ اس واقعی عذاب جہنم کے تصور

اور مراقبہ میں کیا جائے جسکی شدت قرآن اور احادیث نبی معصوم ﷺ میں مذکور ہیں اور اپنے ضعف وکمزوری برداشت عذاب کا بھی تصور کرے اور راحتِ موہومہ اور عذاب مستحقہ کے زمانوں میں بھی مقابلہ کیا جائے کہ اول کا وقت قصیر اور ثانی کا وقت طویل اور ممتد ہے۔ اور وسوسہ عفو کو بقول شاہ ولی اللہؒ یوں دفع کیا جائے کہ جیسے دنیا میں خدا کے افعال کی دو قسمیں ہیں عادیہ اور خارقہ، آخرت میں بھی دو قسمیں ہیں۔ عادیہ اکثریہ جو ترتب عذاب علی المعصیت ہے اور خارقہ نادرہ جو عفو ہے۔ اسلئے خوارق پر اعتماد تسویلِ شیطانی ہے اور اگر ترکِ مستحبات ہوں سستی کی وجہ سے یعنی سستی کی وجہ سے فعل مندوبات فوت ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کی محبوبیت اور انعامات بے غایات کا مراقبہ کیا جائے تاکہ ایسا رنگ چڑھ جائے کہ سستی چستی میں تبدیل ہو جائے۔

(۲) کسی قدر ترغیب وترہیب امام منذریؒ کا مطالعہ توجہ کیساتھ کیا کریں۔

اتباعِ سنت اور عشق حدیث کا عالمِ بالا میں شہرہ :

(۳) حضرت مدنیؒ اور احقر ہیچ مقدار کے متعلق بسلسلہ ریڈیو خواب میں جو کچھ نظر آیا وہ اتباعِ سنت وعشقِ حدیث کا عالم بالا میں شہرہ ہے کیونکہ ریڈیو آلہ تشہیر ہے اور امورِ منامیہ عکسِ عالم مثال ہے خدا کرے کہ حسنِ صورت ولباس احقر حسنِ باطن کا سبب بن جائے بہر حال اس میں آپ کے تحقق نسبت مع الشیخ کی بشارت ہے۔

(۴) پختہ قبروں کا مشاہدہ مقام فناء کی پختگی ہے جسکے دوام وبقاء کا ذریعہ قرآن ہے جو بچوں کو پڑھایا جا رہا تھا۔ اور یہی فنا سارے سلاسل اور تصوف کا لب لباب اور خلاصہ ہے جو لوٹا میں تھا۔ (استاذِ مکرم مکتوب الیہ نے خواب میں برتن (لوٹا) میں کچھ دیکھا تھا، اس کی تعبیر فرمائی۔ (مرتب)

(۵) وضو و مسواک دلیل ہے کہ باطنی تطہیر نصیب ہوگی انشاء اللہ۔ پانی صاف نہ ہوتا اور اٹھ نہ سکنا قصور ہمت اور کسل کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ داڑھی کا عالم برزخ میں کم ہونا مضر نہیں عالم آخرت میں چونکہ بالکل نہ ہوگی تو برزخ جو دروازہ آخرت ہے اس میں کمی محل تعجب نہیں۔

نوٹ: ہم انشاء اللہ جون کے آخر میں بہاول پور منتقل ہوں گے اور مستقل قیام اسلامی یونیورسٹی کی شکل میں وہیں رہیگا۔

دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق عفا اللہ عنہ

اکیڈمی علوم اسلامیہ کوئٹہ

نوٹ: (ایک بزرگ کو احقر نے خواب میں دیکھا کہ داڑھی قدر مسنون سے کم تھی، اس کا جواب عنایت فرمایا کہ عالم برزخ میں کم ہونا کچھ نقصان نہیں) (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۹)

دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے

۲/ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم و کُنِ اللّٰہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اخلاص نامہ کاشفِ احوال ہوا۔ نظر بندی علماء منجانب اللہ ابتلاء ہے جو موجب ازدیادِ اجر و رفع درجات ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ دل سے آپ کے اطمینان قلب کی تحصیل کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن بقول حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی

نور اللہ مرقدہ دل ایک شاہی سڑک ہے، جس پر ہر کوئی گذرتا ہے لہذا واردات کی طرف ترک توجہ اوران سے عدم تاثر ان کے ازالے کا سبب ہے بہر حال اس حقیر کو آپ کی طرف توجہ ہے اور توفیق قیامِ لیل کی دولت دنیا و مافیھا سے بڑھ کر ہے۔ سب برادران کو سلام۔

احقر دعا گو شمس الحق افغانی

از بہاول پور

مکتوب (۲۰)
مبشراتِ الٰہیہ

(۱۳ر محرم ۱۳۸۴ھ)

محترم قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

خیریت جانبین نصیب۔ نمیقہ انیقہ موجب ابتہاج ہوا۔ احقر قلباً آپ کی ترقی و عرفان کی طرف متوجہ ہے اور نزول فیض الٰہی کے لئے دست بدعا ہے۔ آپ کے رویا اہل حق کے طبقہ سے متعلق ہیں۔ اس کے خلاف وسوسہ شیطانی ہے، جس کا مقصد یاس وقنوط پیدا کرنا ہے تا کہ اعمال میں تکاسل کا موجب بن سکے۔ " اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْحُوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ " ایسے موقعہ کے لئے تعلیم کیا گیا ہے۔ رویا مرقومہ کا مقصد ترغیب قیام اللیل ہے، جو مبشرات الٰہیہ ہیں۔ بارش موجب ایقاظ من النوم ہے۔ اس لئے ترحیباً ایسا کہا گیا۔ نائم کے حق میں بظاہر بارش موجب زحمت ہے، کیونکہ طبعاً ناگوار ہے۔ اس طرح قیام اللیل بھی طبعاً ناگوار ہونے کی وجہ سے بظاہر زحمت ہے، لیکن دونوں فی الواقعہ موجب رحمت ہیں۔ بارش جسمانی رحمت ہے اور قیام اللیل روحانی جس کا اثر انبساطِ قلب ہے، جو

اٹھنے کے بعد ظاہر ہوا۔ دعا ہے کہ قلبی انقباض مبدّل بانبساط ہو اور قلب مقامِ تمکین سے بہرہ اندوز ہو۔ امتحان کے سلسلے میں مصروف ہوں۔ دعا ترقیات عرفان کرتا ہوں۔ ۱۵ر جون سے یکم ستمبر تک تعطیل ہوگی۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
بہاول پور

مکتوب (۲۱)

وقت کو غنیمت جانو

یکم جولائی / ۲ر صفر ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر قاضی صاحب زید عرفانکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! مجھے چند دن سے قلب کے دورے پڑ رہے ہیں۔ اس لئے بہت سے خطوط کے جواب رُکے پڑے ہیں۔ آپ کا آخری خط اس وقت سامنے نہیں۔ بہرحال خصوصی توجہ کے ساتھ دعاءِ استقامت و ترقی عرفان کرتا ہوں۔ وقت کو غنیمت جانو اور "اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ" (اے اللہ میں سستی سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں) کے مطابق سستی کو راہِ فلاح کا سب سے بڑا دشمن سمجھو۔ ہماری زندگی درحقیقت لمحاتِ حیات و موت کے تعاقب کا نام ہے ...... ؎

پس ترا ہر لحظہ مرگ و رجعتے است
مصطفیٰ فرمود دنیا ساعتے است
(مثنوی)

(پس تیرے لئے ہر گھڑی موت کا خطرہ ہے (اور نہ آئی) تو اسے نئی زندگی سمجھیں۔ حضورؐ نے فرمایا دنیا کی (زندگی) تو ایک لحہ ہے۔ یعنی زمانہ حال جو ماضی اور مستقبل کے درمیان کا تھوڑا سا وقفہ ہے۔ ماضی ہاتھ سے نکل گیا اور مستقبل یقینی نہیں)

سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۲)

لطائف اور مشائخ کا تذکرہ

۲۷ ربیع الاول ۱۳۸۴ھ

محترم القدر زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مکتوب کاشف احوال ہوا۔ صاحبزادہ صاحب سے متعلق رویا توجہ الی اللطائف کی دلیل ہے۔ سیدی المرشد خواجہ علاء الدین کے جانشین محمد عثمان کمال الدین بیارہ سلیمانیہ عراق ہے، جو حضرت مرشد موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے اجازت نامہ بنام احقر مرقومہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ میں درج ہے۔

(۱) خاندانی روایات میں اسلاف احقر کو سادات میں شمار کیا گیا ہے، لیکن حکومتی کاغذات عہد اسلامی وعہد انگریزی میں احقر کے اسلاف کو افغان درانی لکھا گیا ہے۔ میں احتیاطاً ثانی نسبت کو زیادہ استعمال کرتا ہوں۔ ورنہ نہ وہ نسبت قرب ہے نہ یہ۔ ورنہ مکتوبات حضرت شاہ غلام علی نور اللہ مرقدہٗ مکتوب ۶۲ و مکتوب نمبر ۷۶ میں بالاختصار صرف

اس قدر ہے کہ نسبت احمدیہ مجددیہ شمول نور حضور است در جمیع لطائف اقرار توحید وتصدیق پیغمبر کفایت کند۔ میں نے اس اجمال کی تفصیل آپ کو بتائی۔

(۲) میرے مشائخ میں سے افغانستان سرحد و پاکستان ہندوستان میں کوئی زندہ نہیں۔

(۳) ملا صاحب جرعہ کی ملاقات بوقت طالب علمی ہوئی۔ دارالعلوم میں میرے وقت پر حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ، حضرت حافظ محمد احمد صاحب، مفتی عزیز الرحمٰن، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا حکیم محمد حسن صاحب برادر حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و دیگر حضرات مشائخ۔

(۴) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ اول تہذیب لطائف عالم امر کے متعلق حکم فرماتے تھے۔ بعد از حصول فناء و بقاء تہذیب لطائف عالم خلق کا حکم دیتے تھے، لیکن آپ کے صاحبزادگان تزکیہ لطیفہ نفس کو اہمیت دیتے تھے۔ بعد ازاں لطائف دیگر تو سیر لطیفہ قلب میں ظہور اسرار توحیدِ وجودی ہے۔ وسیر لطیفہ روح میں سلب صفات از خود ونسبت اُن بحق و در سیر لطیفہ سر اضمحلال ذات در ذات او سبحانہ تعالیٰ۔ و در سیر لطیفہ خفی تفرید جناب کبریا از جمیع مظاہر، و در سیر لطیفہ اخفی تخلق باخلاق او سبحانہ وتعالیٰ۔

مکتوب شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ یکصد و یک مع حاشیہ میں موجود ہے۔ وطریقہ تہذیب ذکر خفی اسم ذات کے ساتھ حضرت شیخ علاء الدینؒ شغل رابطہ فرماتے تھے۔ یعنی تصور شیخ کہ اس کے قلب میں روحانیۃ قلب محمدی کا جلوہ موجود ہے اور میرے دل میں اس جلوہ ونور کو شیخ ڈال رہا ہے اور اس ڈالنے پر وہ اسرار تصور کرے جو ہر لطیفہ کے جدا جدا ذکر کیئے گئے۔

میرے گھٹنے پر پھوڑا نکل آیا ہے، نماز خصوصاً سجدے میں تکلیف ہے۔ علاج جاری ہے۔ دعا صحت کریں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۴)

مسائل میں احتیاط کی تاکید

۲۱ راگست ۱۹۶۴ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! خط کاشفِ احوال ہوا۔ ترقیات دینی و عرفانی سے خوشی ہوئی۔ مسئلہ طلاق کے سلسلہ میں احتیاط کی ضرورت ہے اور میں اس حالت میں ہوں کہ اس مسئلہ کی طرف توجہ نہیں کر سکتا۔ صحت بحال ہونے پر ۲۹ راگست بہاولپور کے لئے روانہ ہوں گا، وہاں جانبین کے مکتوبات کے ملاحظہ کے بعد اگر ضرورت سمجھیں تو غور کر سکوں گا اور اپنی رائے دوں گا۔ دعاءِ استقامت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۲۴)

احساسِ کثرتِ سیئات خود حسنات میں داخل ہے

۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

اِصلاحِ احوال سے مسرت ہوئی۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو استقامت کی عظیم نعمت سے نوازے۔ آب وہوا کی ناموافقت کی وجہ سے گھر میں کوئی نہ کوئی بیمار ہوتا ہے۔ اس لئے سراج العلوم کے جلسہ میں بھی شرکت مشکل ہے۔ بیماری بھی ایک نعمت ہے، لیکن اس نعمت کو دوسری نعمت یعنی صحت سے تبدیل فرمادے۔ کوتاہیوں کی فہرست سے مقصود محاسبہ نفس کی عادت پیدا کرنی تھی۔

اللہ آپ کے اور آپ کے گناہوں کے درمیان حائل ہو اور احساس کثرت سیئات خود حسنات میں شامل ہے۔ بہرحال دعا کرتا ہوں اللہ اس احساس میں اضافہ فرمادیں اور مقابلہ نفس وکسل میں اللہ آپ کا معین و ناصر ہو۔ سب عزیزوں کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ

بہاولپور

مکتوب (۲۵)

دین کو آلۂ اغراضِ دنیا بنانا غیر موزون ہے

یکم جمادی الثانیہ ۱۳۸۴ھ

مجی ام فی اللہ عرفان مآب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۸ جمادی الاولیٰ کا اخلاص نامہ موجب ابتہاج ہوا۔ اذکار مرقومہ میں قیدِ زمان و مکان نہیں۔ البتہ رات دن سے بہتر ہے اور لسانی و قلبی صرف قلبی سے۔ مدرسہ کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھیں۔ (آمین) جانبین سے دین کی منفعت مشکوک ہے، دین کو آلۂ اغراض دنیا بنانا غیر موزون ہے اور اللہ تعالیٰ سے بُعد کی دلیل ہے۔

امارۃ میں ذکورۃ کی شرط پر اجماع ہے :

امارۃ کے لئے ذکورۃ کی شرط پر آخر شرح مواقف و دیگر کتب کلامیہ میں اجماع منقول ہے۔ جنگ جمل کے متعلق فتح الباری ج ۱۳ ص ۴۶ میں تحت حَدِیْثِ اَبِی بَکْرَۃَ لَنْ یُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلُّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَۃً مرقوم ہے، اِنَّ اَحَداً لَمْ یَنْقُلْ اَنَّ عَائِشَۃَ وَمَنْ مَّعَهَا نَازَعُوْا عَلِیًّا فِی الْخِلَافَۃِ وَلَا دَعَوْا اِلٰی اَحَدٍ مِّنْهُمْ لِیُوَلُّوْهُ الْخِلَافَۃَ وَ اِنَّمَا اَنْکَرَتْ هِیَ وَمَنْ مَّعَهَا عَلٰی عَلِیٍّ مَنْعَهٗ مِنْ قَتْلِ قَتَلَۃِ عُثْمَانَ وَتَرْکِ الْاِقْتِصَاصِ مِنْهُمْ وَ کَانَ عَلِیٌّ یَنْتَظِرُ مِنْ اَوْلِیَاءِ عُثْمَانَ اَنْ یَّتَحَاکَمُوْا اِلَیْهِ فَاِذَا ثَبَتَ عَلٰی اَحَدٍ بِعَیْنِهٖ اَنَّهٗ مِمَّنْ قَتَلَ عُثْمَانَ اُقْتُصَّ مِنْهُ اس سے مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔

عربی عبارت بحوالہ فتح الباری کا ترجمہ یہ ہے کہ کسی نے یہ نہیں کہا کہ حضرت عائشہؓ کا اختلاف حضرت علیؓ کے ساتھ مسئلہ خلافت میں تھا۔ حضرت عائشہؓ قاتلینِ عثمانؓ

سے قصاص لینے میں تاخیر کرنے پر معترض تھیں۔ حضرت علیؓ کا موقف یہ تھا کہ جب معین شخص پر ثبوت ہو جائے گا، تب قصاص میں ان کو قتل کیا جا سکے گا۔

مدرسہ کا قطعی نقصان نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے :

اعلاء دین کی جدو جہد بشرطِ ظنِ نفع محمود ہے، لیکن مدرسہ کا قطعی نقصان اس نفع مظنون کے مقابلہ میں زیادہ قابل توجہ ہے۔

فقط والسلام

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۶)

دستار بندی حضرت مدنیؒ میں تکمیلِ نسبتِ نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے

۸ رجب ۱۳۸۴ھ

محترم المقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ موجب اضطراب ہوا۔ اللہ تعالیٰ حکومت کی گرفت کے سلسلے میں آپ کا معین اور ناصر ہو۔ آمین۔ دستار بندی حضرت مدنی میں تکمیل نسبت نقشبندیہ کی طرف اشارہ ہے رو بہ مشرق میں کمی حضور و خشوع فی الصلوٰۃ کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نماز میں خشوع عطاء فرمادیں۔ میں حل مشکلات کے لئے بارگاہِ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ عرفان اور استقامت نصیب فرمادیں۔ اپنے والد ماجد

اور برادران صاحبان ودیگر برخورداران کو دعا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاول پور

مکتوب (۲۷)

عداوتِ نفس وشیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے

۱۰ رشعبان ۱۳۸۴ھ

محترم عرفان مآب جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب اخلاص نامہ عرض آنکہ بشارتِ نبوی ان شاء اللہ تعالیٰ دلیل مقبولیت ہے، بہتر ہوگا کہ اتباع سنت کے ساتھ ساتھ اپنے معمولات میں سو بار یومیہ درودشریف نماز کا اضافہ کردے۔

(۲) کسل قیام اللیل کا وقفہ چنداں مضر نہیں، سستی کے وقت تصور کریں کہ یہ کسل اثر نفس وشیطان ہے، جس کا مقابلہ مجاہدہ سے ضروری ہے۔ ایسا حال درحقیقت میدانِ جنگ ہے، جس میں عداوۃ نفس وشیطان کا تصور کر کے مقابلہ کیا جائے، اور کسی قدر استغفار بھی جاری رکھے۔ دعاء کرتا ہوں، خداوند تعالیٰ آپ کے انوار میں اضافہ فرماوے اور نفس پر حاکمیت بخشے۔ سب متعلقین کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۲۸)

مسلم کی شان ہے لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَائِمٍ

۸ر شوال ۴ ۱۳۸ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الشہود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب انبساط قلب ہوا۔ توفیق ختم و تلاوت و عبادت دلیل مقبولیت ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ اشغال جاریہ کی برکات کا ظہور ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَ رَزَقَکُمُ اللّٰہُ الْاِسْتِقَامَۃَ کیفیات قلبیہ رقت وغیرہ بھی مبارک ہوں۔ بہر حال توفیقِ طاعت بشرط صرف ہمت امر الٰہی اور وہبی ہے۔

(۲) رویا اولیٰ متعلقہ عقرب' عدو تمام ومغتاب ہے۔ اس کا مار دینا دلیل مغلوبیت ہے اور اس کا نموسی فی الشد ابیر الاضرار یہ ہے اور آدمی کی شکل میں آنا اور منہ سے منہ ملانا اور اس سے خائف نہ ہونا، تبدیلی عداوت بالانس ہے۔ حَفِظَکُمُ اللّٰہُ عَنْ کُلِّ مَضَرَّۃٍ دِیْنِیَّۃٍ وَ دُنْیَوِیَّۃٍ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔ احقر کا ظہور دلیلِ استحکام نسبت ہے۔ سورۂ کوثر اس تعبیر کی تائید ہے، کیونکہ صلوٰۃ قربانی اور قرآن اس سے تحفظ من اللہ کے اسباب ہیں۔ جمہوری تفسیر حوضِ کوثر ہے اور حسن بصریؒ نے قرآن کو تفسیر کوثر قرار دیا ہے۔ شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک حوضِ کوثر قرآن کی صورت مثالیہ ہے۔ اِنَّ شَانِئَکَ متصل نہ پڑھ لینا تاخیر تبدیلی عداوت بالانس کی طرف اشارہ ہے، لیکن وقوع یقینی ہے۔ چاہے مؤخر ہو جس پر لفظ اِنَّ دال ہے۔ چند دن ہوئے کہ گھر سے آیا ہوں، نصاب بہت سارا باقی ہے، جس کو جلد ختم کرنا ہے۔ تاہم کوشش کیجائے گی، اگر کوئی صورت نکل آئی تو اطلاع کر دوں گا۔ اس وقت تو کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ بالخصوص جبکہ گھر میں بھی سوا لڑکیوں کے کوئی

دوسرا نگران اور سرپرست موجود نہیں۔ آپ کے والد ماجد و دیگر عزیز ان کو سلام و دعا۔

نوٹ :- علی روس الاشہاد کسی بدی کا ارتکاب بدعت ریاء کی طرف اشارہ ہے، جس کی دلیل خواب میں موجود ہے' لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ مسلم کی شان ہے 'لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔ بہر حال فعل و ترک میں نظر خالق پر رہے، نہ خلق پر۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ :-

عقرب (بچھو) حد و نمام (چغلخور دشمن) کوئی خواب تھا۔ اس کی تعبیر فرمائی۔

مکتوب (۴۹)

حضراتِ دیوبند کے اکابر کی نسبت

۲۳ر فروری ۶۵ء / ۱۹ اشوال ۱۳۸۴ھ

مخلصم فی اللہ زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاص نامہ کاشفِ احوال ہوا۔ میں بمعیت تین نفر دیگر حضرات ڈیرہ وکلاچی کے لئے عصر کے وقت بروز جمعرات ۱۸ر فروری بہاولپور سے روانہ ہوئے۔ عشاء کو ملتان پہنچے۔ چاروں افراد نے ٹکٹ تھرو دریا خان کا لیا تھا۔ تھل فاسٹ پسنجر میں سامان رکھ رہے تھے کہ ملتان سٹیشن کے چپڑاسی نے ہمارا نام پکارا کہ تار آیا ہے۔ تار بہاولپور مغرب کو پہنچا کہ وہاں سے گھر والوں نے ملتان کو تار دیا کہ ڈیرہ کا جلسہ ملتوی ہوا۔ سب افراد بھیڑ کی وجہ سے شاہین میں سیکنڈ کا ٹکٹ لے کر واپس بہاولپور رات ۱۲ بجے پہنچے جو

مقدر تھا وہ ہوا۔ آپ کے مقدمہ میں باعزت رہائی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اگر ہو سکے تو ایک نشست میں تمام آیات سجدہ پڑھ کر ہر آیت پر سجدہ تلاوت کرتے جائیں اور ختم آیات وسجدات پر دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بہتری کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درسِ قرآن کو مقبول اور بابرکت بنائے۔ حضرت باہو رحمہ اللہ نسبت قادریہ اور حضرت سراج الدینؒ نسبت نقشبندیہ اور حضرت سلیمان تونسویؒ نسبتِ چشتیہ کی طرف اشارات ہیں اور خواجہ سلیمانؒ کا اُٹھانا دلیل ہے کہ آپ کو نسبت چشتیہ سے مناسبت زیادہ ہے۔ جو حضرات دیوبند کے اکابر کی نسبت ہے، واللہ اعلم۔ سب حضرات خصوصاً آپ کے والد ماجد اور برادران صاحب و دیگر عزیزان کو سلام و دعا عرض ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۳۰)

رشتۂ نکاح میں تین اُمور ملحوظ رہیں

۳۰ / شوال ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! توجہ کے ساتھ ترقیات عرفان کی دعا کرتا ہوں۔

(۱) نیا مکان استقامت کی صورت مثالیہ ہے اور وضوء طہارت باطنیہ کی، دونوں آپ کو نصیب ہوں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(۲) انگور ثمراتِ اشغال کی صورت مثالیہ ہے، جو عنقریب تکمیل کو پہنچیں گے۔ سورۂ

ملک کے پڑھنے کی توفیق اور انبساط قلب حسنِ عاقبت کی علامت ہے۔

(۳) قمیص کھینچنا غیب سے کسل پر تنبیہ ہے۔ آئندہ کسل سے اجتناب کیا جائے۔

(۴) لڑکی کے سلسلے میں استخارہ کیا گیا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا والی آیت کا القاء ہوا، جس سے قلب پر اس رشتے کا غیر موزون ہونا وارد ہوا۔

آپ رشتہ کے سلسلے میں تین اُمور کا لحاظ رکھیں ۔ صلاحِ عمل ، قدرۃ علی النفقہ ، قرب یا قرابت' میں دعا کرتا ہوں کہ مُنْكِحْ مَرْضِيٌّ عِنْدَ اللهِ نصیب ہو۔ دعا گو و دعا جو

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاول پور

مکتوب (۳۱)

متعلقین کیلئے خصوصیت سے دعاؤں کا اہتمام

۱۱ر مارچ/ ۱۹۶۵ء/ ۷رذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب حفظکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! ۴رذی قعدہ کا خط پہنچا۔ قلب کو سخت کوفت ہوئی۔" اَللّٰهُ مَعَكُمْ حَيْثُمَا كُنْتُمْ " ...... دراصل موجب تختی امر واقع معلوم نہیں ہوتا، بلکہ مستقبل کی سرگرمیوں کی پیش بندی کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ فِيْ عَيَاذٍ مَنِيْعٍ وَحِرْزٍ حَصِيْنٍ 'سب احباب کو دعا۔

شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ :- عیاذ منیع 'محفوظ پناہ ہوگا۔ حرز حصین مضبوط قلعہ

مکتوب (۳۲)

اِنسان کے ہاتھ میں سعی وعمل ہے، نتائج قبضۂ خداوندی میں ہیں

۲۶ ذی قعدہ ۱۳۸۴ھ

محبی ام فی اللہ جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ مقدمہ کا انجام بخیر ہو۔ حَسْبُکُمُ اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ .

(۱) گھوڑے کی سواری ان شاء اللہ تعالیٰ سعتِ رزق اور جہاد للدین کی دلیل ہے۔

(۲) بستر بچھانے بسط رزق و عمر اور تعلق مع الاحقر کی دلیل ہے۔ اول تو طیہ و ثانی تعبیر ہے، کَانَ اللّٰہُ لَکُمْ وَ کُنْتُمْ لِلّٰہِ . بساط بسط رزق و فرش تعلق کو ظاہر کر رہے ہیں۔ کان اللہ لکم، اللہ تمہارا (ناصر) رہے۔ و کنتم للّٰہ اور تم اللہ کے دین کے خادم۔

(۳) قیام اللیل پر استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ خود تاسف علی الترک بھی قیام اللیل کے حکم میں ہے۔ مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب اور مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی کی ناکامی سے افسوس ضرور ہوا کہ آوازِ حق کا دروازہ بند ہوا۔ لیکن درحقیقت یہ کامیابی ہے، اگرچہ صورۃً ناکامی سہی، تحریص و ترہیب کے بغیر ان حضرات کو جس قدر ووٹ ملے، وہی حقیقی ووٹ ہیں، جو دوسروں کو بلا تحریص و ترہیب نہیں مل سکے ہوں گے۔ انسان کے ہاتھ میں سعی و عمل ہے۔ نتائج قبضہ خداوندی میں ہیں، جو اختیار سے خارج ہیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ احیاءِ دین کے لئے غیب سے کوئی سامان کردے۔ سب متعلقین کو دعا و سلام۔

میں ۱۲ / مارچ گھر گیا تھا۔ ۲۵ / مارچ کو واپس آیا ہوں۔ خط واپسی پر بہاولپور ملا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۳۴)

تلاوت اور ذکر سے اصل مقصود تعلق مع المذکور ہے

۲۶ / ذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

مجی ام فی اللہ قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! اخلاصنامہ محررہ ۶۵/۵/۲۰ نے مسرور کیا۔ رشتہ واقعہ اور متوقعہ کو باری تعالیٰ موجب سعادۃ وموافقت کردے اور تم کو اس کی توفیق بخش دے کہ ہر دو رشتے سادہ شرعی رنگ میں ہوں۔ رسمی اور گرانبار نہ ہو۔ آپ کے والد ماجد کی صحت اور آپ کے فیوض ظاہریہ و باطنیہ میں اضافہ کی دعا کرتا ہوں۔ قرآن پاک کی تلاوت بعد از تہجد کریں، جیسے احقر کا معمول ہے یا کم از کم بعد از نماز فجر کی جائے تاکہ ناغہ نہ ہو کہ یہ برکت کا وقت ہے۔ مقدمہ مرقومہ میں باعزت کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔ ذکر و فکر میں لذت کی کمی بیشی کو خاطر میں نہ لائیں کہ ذکر و فکر خود ذریعہ قرب الٰہی ہے۔ لذت ہو یا نہ ہو لذت میں بسا اوقات اُمور خارجیہ کو بھی دخل ہوتا ہے، مثلاً صحتِ بدن'' خُلُوَّ عَنِ الْغُمُوْمِ وَ الْاَ حْزَانِ تَجْرِیْد عَنِ التَّشْوِیْشَاتِ وَ التَّفَکُّرَاتِ تَجَنُّب عَنِ الرِّزْقِ الْمُشْتَبَہ وَالصُّحْبَۃِ السُّوْءِ '' (غم و فکر سے خالی ہونا' تفکرات اور پریشانیوں کا دور ہونا' مشتبہ رزق اور بری مجلس سے پرہیز کرنا) اصل مقصود ذکر سے تعلق مع المذکور ہے قلب کو ادھر لگانا چاہیے' نہ ذکر کی کیفیات اتفاقیہ کی طرف آپ کے والد ماجد و جملہ عزیزان کو سلام و دعا عرض کریں۔ یہاں بحمداللہ تا حال خیریت ہے۔ وَالْمُسْتَقْبِلُ بِیَدِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ حَیْثُمَا کُنْتُمْ ۔

اگر خط آئندہ مکان کے پتہ پر بھیج دیں تو جلد پہنچے گا۔ مکان کا پتہ یہ ہے

B-21 بہاولپور شمس الحق افغانی

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۳۴)

متوسلین کے حالات سے آگاہی کی فکر

۲۹ رذی الحجہ ۱۳۸۴ھ

گرامی قدر کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ محررہ ۲۰ رذی الحجہ پہنچا۔ یہ غلط ہے کہ میں ڈیرہ اسماعیل خان گیا ہوں۔ مقدمہ کے متعلق تشویش ہے۔ بمجرد رسیدن خط ہذا عواقب ونتائج مقدمہ سے اطلاع دیں۔ کُنتُمْ لِلّٰہِ وَ کَانَ اللّٰہُ لَکُمْ ۔تمام اعزہ واقارب کو دعاء سلام مسنون عرض ہے۔ یہاں احوال مقرونِ عافیت ہیں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۳۵)

ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے

اپریل ۱۳۸۵ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط مع کٹنگ متعلقہ سیمنار پہنچا۔ میں جنوری ۶۷ء میں پشاور

راہنمائی کے لئے مسٹر مسعود کی دعوت پر گیا کہ سیمینار کو صحیح نہج پر چلانے کا پروگرام مرتب
کردوں ۔ میں نے بشمولیت مولانا عبدالقدوس صاحب صدر شعبہ اسلامیات پروگرام
مرتب کیا۔ مقصود جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو اسلام اسلام کی عینک میں دکھانا تھا نہ مغربی عینک میں
پھر سیمینار کے موقعہ پر متعدد تاروں اور ٹیلیفونوں کے باوجود قدرت نے ایسے اسباب فراہم
کئے کہ میں نہ جاسکا۔ بہر حال کنگ "اَلإنَاءُ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ" (ہر برتن سے وہی ٹپکتا
ہے، جو اس میں ہوتا ہے) کا مصداق ہے۔ لیکن علماء کی طرف سے اس کی تردید کا اہتمام
مردہ میں جان ڈالنا ہے اور اس کی اہمیت کو بڑھانا ہے۔ ایسی چیزیں وقتاً فوقتاً اسی طریقہ سے
ظہور پذیر ہوتی رہتی ہیں اور اپنی طبعی موت سے آپ ہی مرجاتی ہیں ۔ چھڑانا مقصود ہے نہ
چھیڑنا، اوّل مفید اور دوم مضر ہے، ہر چیز کی یہ قیمت نہیں ہوتی کہ اس کی تردید کی جائے ۔
بہت سے بستر مرگ پر پڑے ہوئے مردودات کو خود تردید نے زندگی بخشی ہے۔

سیمینار کی کج بیانیوں کی زیادہ سے زیادہ عمر ایک ہفتہ ہوگی ، اس کو عمر نوح عطا
کرنے سے گریز ضروری ہے، صرف ایک بار اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جو کچھ ایسی باتیں کہی
گئی ہیں، اس کو اصلی اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں، البتہ انگریز دشمنانِ اسلام کی افکار
کا مرقع ہے۔ علماءِ اسلام اس کو غلط سمجھتے ہیں اور یہ کہ وہ پیشاب کو آب زمزم قرار دینے کے
مرادف ہے۔ پابندی تہجد سے خوشی ہوئی اور دعاء کی ۔ نصاب حدیث مقامی حالات اور
تلامذہ کی استعداد کا تابع ہے، جو کچھ آپ نے کیا، اچھا کیا۔ سب متعلقین کی ترقیات کی
دعاء کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۳۶)

والد ماجد مولانا قاضی نجم الدینؒ کے سانحہ ارتحال پر تعزیتی تحریر

۲۲ محرم ۸۵ھ

گرامی قدر جناب قاضی صاحب کان اللہ لکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آج آپ کے والد ماجد کی وفات حسرت آیات کی خبر مع مبشرات موصول ہوئی، جس سے دل کا سکون مل گیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون ۔ خداوند تعالیٰ مرحوم کو مقعد صدق میں قرب خاص سے نوازے اور قتیلِ عشق مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم اور اس کے عاشق کے حق میں دعاءِ مغفرت کی گئی ...... ۔

وَ بَحْرُ الدَّمْعِ یَجْرِیْ بِانْدِلَاقٍ

وَ بَدْرُ الصَّبْرِ یَجْرِیْ فِی الْمِحَاقِ

آنسوؤں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا جاری ہے اور صبر کا بدر چودھویں کا پورا چاند گرہن میں آگیا ہے۔

وَ لِلْاَحْزَانِ بِالْقَلْبِ اجْتِمَاعٌ

یُنَادِی الصَّبْرَ حَیَّ عَلَی الْفِرَاقِ

اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے صبر کو آواز دے رہا ہے کہ اس جدائی پر میری امداد کر۔

آپ و دیگر اولاد و متعلقین مرحوم کی تعزیت کے لئے حضرت ابن عباسؓ کو ان کے والد کی وفات پر جو بہترین تعزیت ایک اعرابی نے پیش کی تھی، اسی پر اکتفا کرتا ہوں...... ۔

خَیْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ اَجْرُکَ بَعْدَهٗ
وَ اللّٰہُ خَیْرٌ مِنْکَ لِلْعَبَّاسِ

عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل و اجر جزیل عطا فرمائے۔ مقدمہ کے سلسلہ میں اور مرحوم کے سلسلے میں مجھے تشویش رہی اور خود خط لکھنے والا تھا کہ یہ اطلاع پہنچی۔ اللہ تعالیٰ آئندہ مصائب و آلام سے اپنی حفاظت میں رکھیں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ: عربی اشعار کا ترجمہ مکتوب الیہ نے کیا ہے۔

قتیل عشق کا مختصر تعارف:

قتیل عشق سے مراد شاہنواز صاحب حلوائی مرحوم ہے، جو والد ماجدؒ کا جنازہ پڑھنے کے لئے بوجہ ضعف اس وقت پہنچا جبکہ لوگ جنازہ سے فارغ ہو گئے تھے۔ لوگوں کو واپس جاتے ہوئے دیکھا، غمزدہ لہجہ میں پوچھا کیا جنازہ ہو گیا۔ "اللہ" کہہ کر زمین پر گر گیا۔ لوگوں نے اُٹھانے کی کوشش کی، مگر یہ دیکھ کر محو حیرت ہو گئے کہ گرنے والے کی روح پرواز کر گئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔ رحمہما اللہ تعالیٰ۔

مرحوم قتیل عشق نماز با جماعت کے بہت پابند تھے۔ نماز کے لئے مسجد متصل نجم المدارس پہنچتے، اگر جماعت سے رہ جاتے تو دوسری مسجد جا کر جماعت میں شامل ہونے کی کوشش کرتے۔ بعض اوقات دیکھا گیا کہ جماعت رہ جانے پر بے اختیار ان کے آنسو بہنے

لگتے، مجھے یاد نہیں کہ جب بھی اس ناکارہ نے مغرب کی نماز میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا...... الخ ، آیاتِ کریمہ کی تلاوت اور قرأت کی ہو اور اس کے منہ سے زوردار الفاظ سے لفظِ اللہ کا نعرہ نہ نکلا ہو، جس سے قریب کے یا ناواقف مقتدی لرز نہ گئے ہوں۔

حضرت قاری غلام ہادی شاہ صاحب" حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے لئے تشریف لائے تو یہ ناکارہ ان کو حضرت والد صاحبؒ کی مزار پر لے گیا۔ عصر کے بعد کا وقت تھا۔ میں نے ان سے مزار پر تلاوت کرنے کی درخواست کی۔ وہ کچھ دیر تک تلاوت کرتے رہے۔ مغرب کی اذان ہو گئی، تو قبرستان کے اندر مسجد میں نماز پڑھنے گئے۔ نماز حضرت قاری شاہ صاحب پڑھا رہے تھے۔ درمیانِ قرأت میں کچھ رُک گئے، بعد از نماز قبرستان سے واپسی پر شاہ صاحب نے فرمایا کہ دورانِ قرأت میں منٹ آدھ اس لئے خاموش ہو گیا کہ آپ کے والد صاحب مرحوم میرے سامنے کھڑے ہوئے نظر آئے اور فرمایا میرے ساتھی شاہنواز کو بھی دعا میں یاد رکھا کرو۔

ژوب (بلوچستان) میں ایک شخص نے شاہنواز صاحب مرحوم کو خواب میں دیکھا اور ان سے پوچھا آپ کیسے قاضی صاحب کے جنازہ کے دن فوت ہو گئے۔ آپ نے جواب دیا میں نے چاہا کہ قاضی صاحب کے ساتھ ایک طالب علم بھی ہونا چاہئے۔ یہ ہے چودھویں صدی کے ایک شہیدِ عشق دین کا درجہ بھی ....

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشان است
خم و خم خانہ بامہر و نشان است

(یعنی اب تک (طول زمانہ کے باوجود) رحمت کا بادل (سچے دینداروں) پر موتیاں برسا رہا ہے اور دین کے مے خانے اللہ کی مہربانی سے آباد ہیں)

شہیدِ عشق جی جاتے ہیں جی سے کیا گذرتے ہیں
خدا یہ موت دے ہم کو ہم اس مرنے پہ مرتے ہیں

ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

۲۹رذی قعدہ ۱۴۲۳ھ

مکتوب (۴۷)

راہِ عشق کے راہ رووں کی قربانیاں

۲رصفر ۱۳۸۵ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ نمیقہ انیقہ موجب ابتہاج ہوا۔ عوام کی ہمدردی اور عدلیہ کا رخ دلیل نجاح ہے۔ دل سے دعاءِ کامرانی کرتا ہوں۔ مجھے زیادہ تشویش مدرسہ کے متعلق تھی، اگر وہ محفوظ ہے، تو علماءِ حق نے حق کے لئے ہمیشہ قربانیاں دی ہیں، انفراداً بھی اور اجتماعاً بھی۔ بلحاظ ثوابِ آخرت اول کو ثانی پر ترجیح ہے۔ امام ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امامِ شافعیؒ، امام احمدؒ سعید بن المسیبؒ سعید بن جبیرؒ اسی راہِ عشق کے راہ رو رہے ہیں اور بلحاظ نفع فی الدنیا ثانی مؤثر ہے، اگر چند افراد قربانی دیں، تو تحریف فی الدین کا سیلاب نہیں رُکتا اور نہ حکومت کا رخ موڑا جاتا ہے۔ صرف اداءِ فرض سے سبکدوشی ہو جاتی ہے، لیکن اگر تنظیم کے ساتھ اجتماعی رنگ میں ہمہ گیر قربانی ہو تو عوامی دباؤ سے حکومت مجبور ہو جاتی ہے۔ خدا کرے کہ اربابِ اقتدار کی اصلاح ہو، ورنہ مستقبل خود حکومت کے لئے خطرناک ہوگا۔ پانچ اجزائی قوم وملت کا واحد رشتہ اتحادِ دین ہے۔ جس وقت یہ رشتہ ضعیف ہوا اور اپنے اجزاء ترکیبی پر

اس کا کنٹرول کمزور ہوا تو یہ ہماری موت ہوگی اور پھر حیات کی طرف عود ممکن نہ ہوگا۔ بیرونی دشمن ممالک نے مسلمانوں کے نام سے اپنے ایسے ایجنٹ چھوڑ دیئے ہیں کہ وہ ترقی کے نام نہاد الفاظ سے دھوکہ دیکر اسلام کی بنیادیں متزلزل کردیں تا کہ ان کی مراد پوری ہو۔ آج کل سارا عالم اسلام' اسلام اور الحاد کی جنگ میں مبتلا ہے، عالم اسلام کی اکثریت اسلام کی صحیح سمجھ بوجھ سے محروم ہے۔ اس لئے اس نظریاتی جنگ کا انجام اسلام اور مسلمانوں کے لئے اچھا نظر نہیں آتا۔ دعا ہے کہ اسلام کو خداوند تعالیٰ خود مسلمانوں کے اس تباہ کن حملہ سے محفوظ رکھے۔ سب احباب کو سلام۔

۱۵/ جون کے بعد اڑھائی ماہ کی عام تعطیل ہوگی، جس میں گھر رہوں گا۔ البتہ بنگال اور کراچی کے لئے چند ایام کا جولائی میں وعدہ کر چکا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۳۸)

ختمِ خواجگان کی اجازت

۵/ صفر ۱۳۸۵ھ

عزیزم بارک اللہ فیکم و وقاکم عن شر النوائب

بعد از سلام مسنون! دعاءِ ترقیات آنکہ ۲۹/ محرم کا خط آج پہنچا۔ بجوابش تحریر ہے کہ میں ختم خواجگان رضوان اللہ عنہم کی اجازت حسب اجازت بزرگانِ خود تم کو دیتا ہوں۔ برزخ میں سردی لگنا ان شاء اللہ مثالی نجات کی دلیل ہے۔ معصیت کا مزاج گرم ہے اور طاعت کا

سرد۔ یہی شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے فتوحات میں لکھا ہے۔ حضور علیہ السلام کی دعا میں بھی یہی اشارہ موجود ہے۔ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ۔ (اے اللہ میری غلطیوں کو برف اور اولوں (بارش) سے دھوڈال) باقی مویز منقی اور نمبر ۲ کی تلقین کردہ ذکر کا مقصد ایک ہے، یعنی ختم خواجگان کی تلقین اور ایصالِ ثواب اسکی حلاوۃ روحانی کو مویز و منقی کی مثال میں ظاہر کردیا گیا ہے۔

دعا حلِ مشکلات وترقی عرض کرتا ہوں۔ اور خود مجھ پر بھی آپ کے والد ماجد کا مقام اب منکشف ہوگیا ہے، جسکی وجہ سے نادم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِي الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى ۔ قاضی عبداللطیف، حافظ عبدالرشید، مولوی محمد اکرم حافظ عبدالحلیم ودیگر عزیزان کو سلام ودعا عرض کریں۔

دعا گو ودعا جو شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

۵ رصفر المظفر ۱۳۸۵ھ کے مکتوب کا حاشیہ :

اس دوسرے مکتوب گرامی کا تعلق بھی حضرت والد ماجد قاضی محمد نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر غم واندوہ کے اظہار سے ہے۔

حضرت والدؒ کے وصال پر قتیل عشق کی وفات کے علاوہ چند دیگر امور بھی قابل ذکر اور موجب عبرت ہیں۔ وصال کا غالباً تیسرا دن تھا کہ کراچی سے حضرت محمد ابراہیم جان آغا صاحبؒ خانقاہ مجددیہ معصومیہ قلعہ جواد کابل جانشین قطب عالم اعلیٰ حضرت سیدنا مولانا نور المشائخ قدس سرہٗ کے جانشین کی تار پہنچی۔ والد ماجد کے نام کہ میں فلاں تاریخ کو

پشاور پہنچ رہا ہوں، اگر آپ تشریف لا سکیں تو خوشی ہوگی، ورنہ عزیزان عبدالکریم جان یا عبد اللطیف جان میں سے کسی کو بھیج دیں۔ حضرت محمد ابراہیم صاحب قدس سرہٗ حج سے واپسی پر کراچی پہنچے تھے۔ پھر وہاں سے براستہ پشاور کابل جانے کا ارادہ تھا۔ حضرت والد ماجدؒ کی بیعت اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ سے تھی اور ہم دونوں بھائیوں کو بھی حضرت نور المشائخ قدس سرہٗ کے ہاتھ مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ۔

آمد بر سر مطلب :

۱) تار کے دوسرے دن قاضی عطاء اللہ صاحب مرحوم ومغفور سکنہ کلاچی جنہوں نے والد صاحبؒ کو غسل دیا تھا، وہ تشریف لائے تو فرمایا کہ رات میں نے آپ کے والد صاحب کو خواب میں دیکھا۔ اپنی قبر کے اوپر کفن اوڑھے ہوئے سرتا قدم مستور کھڑے ہیں۔ میں قریب گیا تو میری طرف رخ پھیر کر فرمایا، السلام علیکم میں نے جواب میں وعلیکم السلام کہہ کر پوچھا ہم نے تو آپ کو قبر کے اندر رکھا تھا، لیکن آپ تو قبر کے اوپر کفن ڈال کر کھڑے ہیں۔ یہ کیا معاملہ ہے۔ فرمایا ہاں کسی کی انتظار میں کھڑا ہوں۔ میں نے کہا کون صاحب ہیں، وہ...... فرمایا کابل کا ایک جوان آرہا ہے، ان کی انتظار ہے۔ قاضی عطا اللہ صاحب نے حلفاً فرمایا مجھے نہ یہ معلوم ہے کہ اعلیٰ حضرت کا کوئی فرزند حج کو گیا ہوا ہے اور نہ یہ معلوم ہے کہ کل ان کی تار آپ لوگوں کو ملی ہے۔

۲) حضرت عبدالسلام صاحب ڈھاکہ حضرت اقدس مولانا احمد خان صاحب' مورث اعلیٰ خانقاہ کندیاں شریف کے خلیفہ حج سے واپسی پر مغربی پاکستان تشریف لائے۔ وہاں خانقاہ شریف کندیاں سے ہو کر موسیٰ زئی شریف جا رہے تھے۔ کلاچی تشریف لائے،

زات کو نجم المدارس میں قیام فرمایا۔ صبح والد صاحبؒ کے مزار پر تشریف لے گئے۔ کھڑے کھڑے کچھ پڑھ کر دعا فرمائی۔ معاً فرمایا الحمد للہ قبر نور سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی فرمایا کہ دل چاہتا تھا کہ دیر تک کھڑا رہوں، لیکن آج ہی ڈھاکہ کے لئے پرواز ہے۔ میں نے عرض کیا کسی عالم صاحب نے خواب میں والد صاحب کو دیکھا کہ وہ کسی دینی کتاب کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ مولانا عبدالسلام صاحب نے فرمایا، ابھی وہ تو صاحب کتاب کا مطالعہ فرما رہے ہیں۔

۳) ایک صوفی صاحب جو مولوی محمد زمان صاحب مدرس نجم المدارس کلاچی کے بھائی ہیں نے اسی دن ہی (غالباً) بتلایا کہ مجھے واقعہ میں آپ کے والد ماجد نے فرمایا کہ جب اس بزرگ (مراد مولانا عبدالسلام صاحب ڈھاکہ والے) نے آیت کریمہ ...... لَقَدْ جَاءَ کُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ...... الخ، پڑھی تو بہت ہی زیادہ انوار نازل ہوئے۔

ان واقعات کی روشنی میں سید افغانی قدس سرہٗ کے مکتوب کا یہ جملہ دُہرا لیجئے۔ اور خود مجھ پر آپ کے والد ماجد کا مقام اب منکشف ہوگیا ہے۔ جس کی وجہ سے نادم ہوں کہ کلاچی میں حضرت مرحوم سے خصوصی مجلس نہ ہونے میں مجھ سے سخت کوتاہی ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْہُ وَارْحَمْہُ وَاجْعَلْہُ فِی الرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی۔ ابتداءِ مکتوب میں جو سردی کا ذکر ہے، وہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ حضرت والد صاحبؒ کو کچھ سردی محسوس ہو رہی ہے۔ اس کی حضرت قدس سرہٗ نے تعبیر فرمائی کہ نیکی کا مزاج سرد ہے، ولنعم ما قیل ......

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

(جن کے دل خدا اور رسولؐ کے عشق سے زندہ ہیں، وہ مر نہیں سکتے۔ جریدۂ عالم پر ان کی دائمی زندگی کی مہر لگ چکی ہے)

۲۳ رمحرم ۱۳۸۵ھ ، پھر ۵ رصفر ۱۳۸۵ھ میں حضرت والد صاحبؒ سے متعلق حضرت قدس سرہ کے تأثرات کے بعد اب آپ ۱۴ رصفر ۱۳۸۵ھ کا مکتوب مطالعہ فرماویں گے، تو محو حیرت ہوں گے کہ حضرت کو عالم برزخ میں والد ماجدؒ کا مقام معلوم ہوا تو کتنی والہانہ محبت کا اظہار فرمایا کہ ہم دور افتادہ کس مپرس ہیچمدانوں پر کتنی شفقت فرمائی۔ اہل خانہ تک سے تعزیت فرمائی۔ بَرَّدَ اللّٰهُ مَضْجَعَهٗ وَ عَظَّمَ اللّٰهُ اَجْرَهٗ۔

۴) عجیب تر یہ کہ اسی دن ہمارے ایک عزیز پھوپھی زاد بھائی مولوی عبدالرزاق صاحب مرحوم جو ان دنوں پٹھانکوٹ علاقہ میں امامت کر رہے تھے۔ وہ ظہر کے بعد ہمارے ہاں کلاچی آئے۔ میں نے کہا خیر تو ہے کسی اطلاع کے بغیر آ گئے۔ ہنس کر کہا مجھے تو ماموں صاحب (میرے والد صاحبؒ) نے بھیجا ہے۔ دوپہر کو خواب میں آئے اور کہا کہ آج تو میرے پاس غالباً قبر کا لفظ بھی فرمایا۔ ایک بہت بڑے بزرگ تشریف لائے تھے، تم نے ان کی زیارت نہیں کی۔ راقم الحروف نے کہا واقعی ایک بڑے بزرگ تو آئے تھے، مگر چلے گئے، آپ ان کی زیارت سے رہ گئے' ماشاء اللہ۔ کیا ابن قیمؒ کی ''الروح'' میں آپ نے وہ روایت نہیں پڑھی کہ جب کوئی مسلمان کسی مسلمان کی قبر پر آتا ہے اور دنیا میں وہ اسے جانتا تھا، تو برزخ میں بھی وہ اسے پہچان لیتا ہے۔

مکتوب (۳۹)

دلچسپ مکتوبِ تعزیت

۱۴ رصفر المظفر ۱۳۸۵ھ

مجی ام فی اللہ قاضی صاحب زید عرفانکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۱۰ رصفر کا رقیمہ موجب تسکین ہوا۔ جناب قاضی صاحب مرحوم

کے آخری مکتوب کو بار بار پڑھا، جس میں قربِ ارتحال کے آثار کو نمایاں پایا۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ وَاجْعَلْهُ فِی الرَّفِيْقِ الْاَعْلٰی...... کلاچی میں افسوس کہ قاضی صاحب مرحوم کی معیت و شہود بھی میری کوتاہ نظری کی وجہ سے حالِ غیاب تھی .... ؎

چہ فرصتہا کہ گم کردم دریں راہ
زبختِ خوابناک غافلِ خویش

ترجمہ : میں نے بہت مواقع اس راستہ میں ضائع کر دیئے۔ کیونکہ میرا بخت سویا ہوا اور غافل تھا (فیض حاصل نہ کر سکا)

یہ درست ہے .... ؎

اَلْمَرْءُ مَا دَامَ حَيًّا يُسْتَهَانُ بِهٖ
وَ يُعْظَمُ الرُّزْءُ فِيْهِ حِيْنَ يَفْتَقِدُ

ترجمہ : انسان جتنے تک زندہ ہوتا ہے، اس کی بے قدری کی جاتی ہے اور بڑا حادثہ (مصیبت) خیال کیا جاتا ہے، جس وقت وہ فوت ہو جاتے ہیں۔

تاہم کشفیاتِ برزخیہ احقر کے حق میں اُمید افزا ہیں .... ؎

در بیابانِ فنا گرچہ زہر سو خطر است
میرود حافظِ بیدل بہ تولائے تو خوش

ترجمہ : فنا (عالم برزخ) کے جنگلوں یا میدانوں میں اگرچہ ہر طرف سے خطرات ہیں، لیکن حافظ آپ کی محبت میں خوش خوش جا رہا ہے۔

یہ درحقیقت ایسے ہی موقع پر حافظؒ نے میری زبان سے کہا ہے۔ موسم سخت گرم ہے۔ کسی دوسرے وقت میں ان شاء اللہ تعالیٰ زیارتِ مرقد سے مشرف ہو سکوں گا۔ اب تو قلباً ولساناً یہی دعا ہے .... ؎

آن سفر کردہ کہ صد قافلہ دل ہمراہ اوست
ہر کجا ہست خدا یا بسلامت دارش
ای آنکہ رہ بمشرب مقصود بردۂ
زین بحر قطرۂ بمن خاکسار بخش
قیمت دُرِّ گرانمایہ ندانند عوام
حافظا گوہر یکدانہ مدہ جز بخواص

ترجمہ : وہ سفر کرنے والا جس کے ساتھ ہماری دلی دعاؤں کا ایک قافلہ اس کے ساتھ ہے، جہاں بھی ہے اے خدا تو اسے سلامتی سے رکھ۔ اے وہ بزرگ جو مقصود کی گھاٹ کے راستہ پر پہنچ گیا، کمالات کے اس سمندر سے ایک قطرہ ہمیں بھی عطا کر، قدر والے موتی کی قیمت عوام نہیں جانتے، اے حافظ تو ایسا قیمتی موتی جو صدف میں ایک ہوتا ہے، صرف خواص کو دینا رہ۔

تم کو تسکین کے لئے صرف یہ کافی ہے ....

اے دل ! صبور باش و مخور غم کہ عاقبت
ایں شام صبح گردد و این شب سحر شود
جز آستانِ توام درجہاں پناہے نیست
سرمرا بجز این در حوالہ گاہے نیست
حافظ از فعل تو حاشا کہ بنالد روزے
من ازاں روز کہ دربند توام آزادم

ترجمہ : اے صبر کرنے والا (پریشان) دل غم نہ کر کہ آخر...... یہ تاریکی صبح ہو جائے گی اور یہ رات آخر تک پہنچ جاوے گی۔ تیرے آستان کے بغیر میری کوئی پناہ گاہ نہیں۔ میرے سر کے

لئے اس در کے بغیر سپرد کرنے کی کوئی جگہ نہیں۔ حافظ تیرے کسی معاملہ (جور و جفا سے بھی خدا پناہ کہ روپڑے، میں جس دن سے بھی تیری قید میں آیا آزاد ہوں، کسی کا محتاج نہیں۔

یہ صبر کی تلقین تھی۔ ذاتی عمل کے لئے حافظ کی زبان سے اسی ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں ....

صبح خیزی و سلامت طلبی چوں حافظ
ہرچہ کردم ہمہ از دولتِ قرآن کردم

ترجمہ: صبح (تہجد) کے لئے اُٹھیں اور خدا سے سلامتی (جان و ایمان) حافظ کی طرح مانگیں۔ کیونکہ میں نے جو کچھ پایا قرآن مجید کی تلاوت سے پایا۔

مخدراتِ خانگی اور حضرت کی اولاد کے لئے دعاءِ نجات آخرت اور دنیا میں استقامت علی الشریعۃ کی التجا کرتا ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ لہ بہاولپور

مکتوب (۴۰)

بڑی تمنا یہ کہ اپنے ذہنی دینی معلومات کی اُمتِ محمدیہ میں اشاعت ہو

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ

محترمِ بندہ جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے۔ میں ۱۷ جون کو گھر پہنچا ہوں۔ بنگال کے احباب نے اصرار کیا تھا کہ میں دس پندرہ دن پہلے بذریعہ ہوائی جہاز

وہاں جاؤں۔ جناب مفتی صاحب، ناظم اعلیٰ اور مولانا غلام غوث صاحب کا بھی شدید اصرار تھا، لیکن میں خون میں شوگر کی بیماری میں مبتلا ہوں۔ ڈاکٹر ناصر کے زیر علاج ہوں۔ سفر پر ڈاکٹر صاحب نے پابندی لگائی ہے۔ پرہیز بھی سخت ہے، یہاں تک کہ چائے اور چاول اور ہر شیرین چیز سے پرہیز ہے، جس کی وجہ سے نہ جا سکا۔ بنگال سے بھی ان کا قاصد آیا۔ اس نے حال دیکھ کر خود کہا کہ اس حالت میں سفر موزوں نہیں۔ دعاءِ صحت فرماویں۔ دعاءِ استقامت کرتا ہوں۔ ترمذی شریف کی شرح زیرِ طباعت ہے۔ علوم القرآن بھی حوالہ طباعت ہونے والی ہے۔ بڑی تمنا ہے کہ موت سے قبل جو کچھ ذہن نارسا میں ہے، اُمت محمدیہ میں اس کی اشاعت ہو۔ سب احباب کو دعا و سلام۔ گرمی شدید ہے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زئی ضلع پشاور

نوٹ :- شرح ترمذی شریف کی اشاعت غالباً نہ ہوسکی ہو، مگر ...... ع

میدہد حق آرزوئے متقین

کے اصول پر ان شاء اللہ آپ کی اپنی اس دلی تمنا پر آج اس کا اجر بھی مکمل وصول فرما رہے ہوں گے۔ **فهنيئا له ثم هنيئا۔**

"باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے" کی وضاحت

۱۱ ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت کے ارشاد "باعزت رہائی تائید ربانی کا ثمرہ ہے"۔ میں غالباً اس مقدمہ کا ذکر ہے، جس میں مدعی نے کہا تھا کہ الیکشن سے متعلق ایک تقریر میں میں نے ان کو کافر کہا ہے۔ چند ایک دفعہ عدالت میں پیش ہونا پڑا۔ چنانچہ مدعی نے خود رجوع کیا کہ مجھے رپورٹ

لی تھی اور دعویٰ خارج ہوا ...... اس میں عجیب یہ کہ کسی دن دو پہر کو والد صاحب رحمۃ
علیہ گھر والوں میں سے کسی کو خواب میں ملے تھے اور بتلایا اور غالباً مبارک دی کہ مقدمہ
م ہو گیا اور یہ بھی فرمایا کہ کل وکیل میرے پاس آیا تھا اور واقعہ بھی یہی تھا کہ میرا وکیل جو
چی کا تھا اور ڈیرہ رہتا تھا، ایک دن پہلے کلاچی آیا اور عصر کو قبرستانِ شہیدان میں والد
حبؒ کی قبر پر بھی جا کر دعا کی اور دوسرے دن ہمارے مقدمہ کی پیروی کے لئے ٹانک
ے کی عدالت میں ہمارے لئے گیا۔ ان دنوں کلاچی میں کوئی بھی عدالت نہیں تھی۔

مکتوب (۴۱)

معمولات پر استقامت ضروری ہے

ار ربیع الاول ۸۵ھ

مجی ام فی اللہ زید عرفانہ

لام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خط نہیں ملا۔ ۲۰ ر ربیع الاول کا خط ملا۔ مقدمہ شفعہ کا فیصلہ
رے حق میں ہوا۔ عبدالرشید خان کا تقرر نظر بر اسباب مفید معلوم ہوتا ہے۔ **وَ لِلّٰہِ عَاقِبَۃُ**
مُوْرِ ۔ مبشرات متواترہ حسن خاتمہ کے دلائل ہیں۔ مجھے توجہ ہے اور دعاء بھی کرتا ہوں،
ن معمولات پر استقامت ضروری ہے۔

لامتِ اجسادِ انبیاء و شہداء کی وضاحت :

سلامتِ اجساد انبیاء علیہم السلام میں منصوص اور شہداء او ر علماء میں غیر منصوص ،
ن اکثر صور میں ثابت بالمشاہدہ ہے شقائق النعمانیہ میں علاء الدین اسود شارح الوقایہ
ے ایک شاگرد رشید نے بنظرِ امتحان استاد موصوف کی قبر کھودی اور جسم کو سالم پایا، لیکن قبر

سے غیبی آواز آئی۔ هَلْ صَدَّقْتَ اَعْمَی اللّٰهُ بَصَرَکَ۔ (کیا تصدیق کرلی اللہ آپ کو نابینا کردے) جس کے بعد شاگرد اندھے ہوگئے۔ میں ۲۶ر جولائی لغایت ۷ر اگست وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی کی دعوت پر ضلع ہزارہ کے سرد مقام بارہ گلی کو جاؤں گا۔ وائس چانسلر اسلامی علوم کی اشاعت کا عشق رکھتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کالجوں کے پروفیسروں اور استادوں کے استفادہ کے لئے بلایا ہے۔ موضوعات تقریر یہ ہیں۔

(۱) وجود باری وصفات باری فلسفہ جدید کی روشنی میں (۲) وحی و اعجاز قرآن عقل و فلسفہ جدیدہ کی روشنی میں (۳) حقیقتِ نبوت و عصمت انبیاء علیہم السلام (۴) وحدتِ ادیان (۵) خلق افعالِ انسان جبر و قدر (۶) قصہ آدم و ابلیس کے اثرات حیاتِ انسانی پر (۷) فلسفۂ آخرت و خلود نار۔ دو مضمون اور ہیں، تمام متعلقین کو دعا و سلام پیش کریں۔ پرسوں اتوار کی صبح بارہ گلی پندرہ روز کے لئے جا رہا ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترنگ زئی

۲۴ر ربیع الاول ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ

حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ کے متعلق دل میں خلجان رہا کرتا تھا کہ ان کا جسد مبارک سلامت ہوگا یا نہیں۔ ایک دفعہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ آپ رحمہ اللہ کو سہارا دے کر کہیں لے جا رہا ہوں تو دل میں خیال آیا کہ ماشاء اللہ جسم تو سلامت معلوم ہو رہا ہے۔ اسی پر حضرت نے سلامت اجساد انبیاء کرام علیہم السلام اور شہداء و علماء کا مسئلہ تحریر فرمایا اور شارح الوقایہ کے شاگرد کا واقعہ تحریر فرمایا ہے۔

مکتوب (۴۲)

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت دلیلِ قربِ فرائض ہے

۳۰ رجمادی الاولی ۱۳۸۵ھ

عزیز گرامی قدر اوصلکم اللہ الی مقام القرب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب مسرت ہوا۔ یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ اُمور مخوفہ کے باوجود بحمد اللہ قلب مطمئن رہا۔ البتہ جلسوں کی شرکت بند کردی ہے کہ عیال کا سہارا میرے سوا بجز خداوند تعالیٰ کے اور کوئی نہ تھا۔ مَضٰی مَا مَضٰی وَهُوَ الْوَكِيْلُ فِيْمَا يَاتِيْ، رؤیا میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معیت دلیل قرب فرائض ہے اور یہ کیسے طبیب ہے۔ والا جملہ دلیل بُعد نوافل ہے، جس کی وجہ سے کسل فی المندوبات ہے۔ بالخصوص تلاوت قرآن۔ کیسے طبیب کے لفظ میں تبدیلی طریقۂ علاج کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے کہ اب تک جو علاج بتلایا گیا ہے، وہ صرف علمی تھا۔

نفلی معمولات کے ترک کا عملی علاج :

اب عملی علاج کی ضرورت ہے۔ آپ کے معمولات میرے اندازے کے مطابق تین ہیں، تلاوتِ قرآن، اذکارِ سلوک، تہجد۔ آپ حسب حال خود ہر ایک کے ترک پر بوجہ کسل نہ بوجہ عذر کے۔ ایک خاص رقم جرمانے کی مقرر کردیں۔ اس رقم کو مصرف صحیح میں صدقہ کریں۔ نفس کو چونکہ مال محبوب ہے، اس لئے مال کی جدائی پر وہ کسل چھوڑ دے گا۔ تعین مقدار آپ کی رائے پر منحصر ہے۔ استطاعت۔ ۔ زائد بھی نہ ہو کہ اس پر عمل نہ ہو سکے اور اس قدر کم بھی نہ ہو کہ زجرِ نفس میں مؤثر بھی نہ ہو سکے۔ باقی دل سے دعا کرتا ہوں

کہ قلب پر نور الٰہی کا فیضان ہو۔ تاکہ کسل کا زنگ دور ہو جائے۔ التواء جلسہ سے خوشی ہوئی۔ تمام احباب کو دعا و سلام۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۳)

ایصالِ ثواب میں قلبی توجہ و اخلاص کے اثرات

۱۵ ؍ جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ

مخلصم فی اللہ قاضی صاحب رزقکم اللہ مقام الرضاء و القبول

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا غیر مؤرخہ اخلاص نامہ پہنچا۔ معمولات پر استقامت کی نعمت سے فوق الحد مسرت ہوئی۔ نوجوان صالح کی زیارت نبوی اتباع سنتِ نبوی اور قبولیت بارگاہِ رسالت کی دلیل ہے۔ تبسم انبساط، اور لاالہ استاد سے ذکر کرنا، اس کے علامات ہیں۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَ ثَبَّتَکُمُ اللّٰہُ عَلٰی جَادَۃِ السُّنَّۃِ۔ دوسرا خواب جس میں تمہیں اپنے والد کی زیارت ہوئی۔ شلوار کی جگہ تہبند اور کرتے کی جگہ سفید چادر میں کامل و ناقص کا فرق ہے۔ اولین کامل التستر ہے اور آخرین تستر میں ناقص ہیں اور دونوں لباس التقوی ہونے میں برابر ہیں۔ ایصالِ ثواب تلاوت میں اگر قلبی اخلاص اور توجہ کامل ہو تو ثواب کامل پہنچتا ہے۔ شلوار اور کرتے کی طرح اور اگر غفلت اور بے توجہی کے ساتھ ہو تو ثواب تو پہنچ جاتا ہے، لیکن ناقص، اب تو بیٹے کا استغفار بھی نہیں پہنچتا۔ یعنی "حسبِ الایصال السابق کاملا و اللہ اعلم" اس توجیہ کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ شرعاً اصل ایصال ضروری ہے

وَ هُوَ مَذْهَبُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَ مَالِکَ وَ اَحْمَدَ وَمُتَاَخِّرِیْ مَشَائِخِ الشَّافِعِیَّةِ
جِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی ". یہاں بحمدللہ قصداً بسیار دشمن آتے رہے۔ لیکن اللہ تعالٰی نے
ہاولپور کو مکمل طور پر محفوظ رکھا۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

---

۱۷ ار جمادی الثانیہ ۱۳۸۵ھ کا حاشیہ :

دیانتہً عرض کر رہا ہوں کہ اس مکتوب قدسیہ میں صالح نوجوان کا جو ذکر ہے، ہرگز
ہن پر زور دے کر بھی یاد نہیں آ رہا کہ وہ کون تھے، جنہیں زیارت کی سعادت نصیب ہوئی
را اگلا جملہ کہ لالہ استاد سے ذکر کرتا تو شادی مرگ کا باعث بن سکتا ہے، لیکن خدا جانتا ہے
لہ بالکل ہی یاد نہیں آ رہا۔ کیا واقعی کسی کی زبان معجز نشان پر اس حقیر ترین اذل و احقر من
لمیر کے لئے یہ لفظ نکلا ہوگا اور اگر یہ واقعہ ہوگا اور کیوں نہ ہوگا، جبکہ حضرت اقدسؒ کے
لتوب مبارک میں یہ درج ہو چکا ہے، بہر حال اگر ایسا ہے تو پھر تو وارے کے نیارے
یوں نہ مجھے یقین آئے کہ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ خاتمہ بالایمان ہوگا ....

ولے چوں شاہ مرا برداشت از خاک
سزد گر بگذرانم سر زِ افلاک
من آن خاکم کہ ابرِ نو بہاری
کند از لطف بر من قطرہ باری

جمہ : لیکن جب بادشاہ نے اٹھایا مجھے خاک سے، میں اس لائق ہو گیا کہ اپنے کو

آسمانوں سے اوپر سمجھوں، میں وہ بے قیمت مٹی ہوں کہ بہار کا بادل اپنی مہربانی سے مجھ پر برس رہا ہے۔

فللّٰہ الحمد ولہ الشکر بل آلاف آلاف الشکر

مکتوب (۴۴)

اگر مستحب سے ہنگامہ' اختلاف اور منازعت پیدا ہو' تو اس کا چھوڑنا جائز ہے

۱۵/رجب ۱۳۶۵ھ

عزیزم محترم زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بحمداللہ خیریت ہے۔ عزیز حافظ عبدالحلیم وخواہرش کے نکاح و زفاف میں برکت کی دعا کرتا ہوں۔ جلسہ ڈیرہ اسماعیل خان کو عذر لکھدیا گیا ہے' شرکت نہ ہو سکے گی۔ سفید لکیر بشکل تلوار تھی، جو جہاد اور قوۃ کی نشانی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (۱) پہلا خواب' جس میں کتے دیکھے گئے، اس کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ کوئی مخالف نفاق کی صورت میں درپے آزار ہے کہ بھونکنا اس پر دال ہے، لیکن نہ کاٹنا دلیل ہے کہ آپ اس سے محفوظ رہیں گے، ان شاء اللہ۔ (۲) دوسرا خواب کہ نہ اٹھو، اختلاف کا وقت ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ تہجد جو مستحب ہے اگر کسی مستحب سے ہنگامہ برپا ہو اور اختلاف اور منازعت پیدا ہوتی ہے، اس کو چھوڑنا جائز ہے، اگرچہ اس صورت خاصہ یعنی تہجد میں یہ احتمال نہیں، لیکن اس نظیر سے دوسرے مواقع کا سمجھا دینا مقصود ہے۔ (۳) والدہ سے متعلق خواب میں

غیبی اشارہ ہے کہ آپ کو ادب واحترامِ والدہ کی نعمت حاصل ہے۔قرآنی ارشاد '' وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا '' (والدین سے نرم گفتگو کریں) میں ادب کا حکم ہے اور کریم خان سے پکارنا اس کی تعمیل کی طرف اشارہ ہے دل سے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں۔سب متعلقین کو دعا وسلام عرض کریں۔ شمس الحق افغانی عفااللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۵)

عمارتِ دنیا کو طلاق دے کر عمارتِ آخرت میں لگ جائیں

۱۴ رمضان ۱۳۸۵ھ

عزیز محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! بجوابِ خط آن عزیز نگارش ہے کہ خواب مندرجہ تحریر میں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ طاقچے میں ڈھیلے پھینکنا نفرت عن الدنیا کا اظہار ہے۔ باقی رونے پر ہندوانی کا کہنا اس میں اشارہ ہے کہ موتِ شوہر پر افراط فی البکاء و الحزن ہندوانی رسم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو عورتوں میں ایک مدت مدید تک ستی کی رسم جاری رہی، جو انگریزی حکومت نے بند کر دی تھی۔ اس لئے آپ عمارتِ دنیا کو طلاق دے کر عمارت آخرت میں لگ جائیں اور موت مذکور پر غم کرنے میں غلو سے پرہیز کریں۔ کچھ دنوں سے طبیعت ناساز رہی، اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۴۶)

تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے

۲۸؍شوال ۱۳۸۵ھ

محبی ام فی اللہ اقامکم اللہ علی منہج مرضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ آپ کی استقامت دفع امراض وحل مشکلات وترقی مدرسہ کی دعا کرتا ہوں۔ عرب کے قراء حضرات آئے۔ مجھے عربی میں تقریر کرنی پڑی، جس سے بیحد مسرور ہوئے اور کہا مَلَأْتُمْ قُلُوْبَنَامِنْ اَنْوَارِ الْاِیْمَانِ وَ قَالُوْا مَارَأَیْنَا فِی سَیَاحَۃِ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِیْ مِثْلَکَ (آپ نے تو ہمارے دلوں کو ایمان کے انوار سے بھر دیا اور کہا کہ ہم نے عالمِ اسلام کی سیاحت میں آپ جیسا نہیں دیکھا) ہے حالانکہ آدھ پون گھنٹے کی مختصر تقریر تھی۔ تاثیر اللہ کے ہاتھ میں ہے، پتہ لکھ کر لے گئے کہ موتمر عالم اسلامی کو آپ کی ضرورت ہے۔

استحضارِ حق، قلب وتصور پر غالب آجائے :

(۲) میرے خیال میں لب کو لب سے ملا کر زبان سے تالو کو چسپاں کریں اور سانس کو روک کر دل کی زبان سے بھی لا الہ کو ناف سے دائیں جانب کھینچ کر دائیں شانے کو حرکت دیں، بائیں شانے تک پہنچ کر الا اللہ قلب ظاہری پر ضرب کریں تاکہ اس کی حرارت تمام اعضاء میں پھیل جائے۔ نفی میں تمام موجودات کو فنا کی نظر سے دیکھیں، جس میں اپنے کو بھی فنا سمجھیں اور اثبات میں یہ دیکھیں کہ جو کچھ موجود ہے۔ وہ حق ہے اور معنی نیچوں کا تصور کریں یہاں تک کہ استحضار حق قلب وتصور پر غالب آجائے اپنی طاقت کے مطابق کم تعداد سے شروع کریں، پھر بتدریج بڑھاتے جائیں کہ استحضار حق کا استیلاء حجاباتِ اغیار کو

مٹادے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی تجلی آپ کا معین ہو۔ آپ کے متعلقین خصوصاً
حافظ عبدالستار کی صحت کے لئے دعا کرتا ہوں۔

مقامِ تمکین کو دوام نہیں :

(۳) تبدّل احوال سے نہ گھبرائیں۔ مقام تمکین کو بھی دوام نہیں۔ وَ لٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ
سَاعَۃً وَ سَاعَۃً شنیدہ باشی، بلکہ تبدل پر افسوس دلیل قرب ہے۔ رَزَقَکُمْ جَذْبَۃً مِنْ
جَذْبَاتِ الْحَقِ جَلَّ مَجْدَہٗ۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۴۷)

قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش ہے

۱/ذوالقعدہ ۱۳۸۵ھ

محبی ام فی اللہ برادر قاضی صاحب زید فضلہ

سلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعوت نامہ ملا۔ قلبی تعلق کی وجہ سے جلسہ میں شرکت کی خواہش
ہے۔ اگر چہ قریب کے جلسوں کو بھی معذرت لکھتا رہا ہوں۔ لیکن ایک بچی جو اس وقت زیر
علاج ہے اور ایک ماہ کے علاج سے بھی معتد بہ فائدہ نظر نہیں آیا۔ اس کا علاج جاری ہے۔
۱۱،۱۰/اپریل کی تاریخ نوٹ کر لی ہے، اگر اس وقت تک اسقدر افاقہ ہوا کہ میں سفر کر سکوں
اطلاع دیدوں گا۔ ورنہ بصورتِ دیگر مجبوری ہوگی۔ سب برادران و برخورداران کو سلام۔

خیر المدارس کے اصرار پر جمعہ کی نماز سے پہلے پہنچا، جمعہ کے بعد تقریر کر کے عصر کو روانہ ہوا، کیونکہ اس حالت میں باہر رات کو ٹھہرنا مشکل تھا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۴۸)

اعذار کی صورت میں اطلاع کا اہتمام

۴ر ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ / ۲۷ر مارچ ۱۹۶۶ء

محترم القدر جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! قاسم العلوم جلسہ اور اجتماع وفاق سے معذرت لکھ دی گئی ہے کہ بچی کی بیماری کی وجہ سے سفر نہیں کر سکتا۔ دعا فرمادیں کہ صحت عاجلہ نصیب ہو۔ جناب مفتی صاحب کو تاخیر سے معذرت لکھ دی گئی۔ اس اُمید پر کہ شاید صحت ہو جانے پر شرکت کر سکوں۔ آج ۲۷ر مارچ کو کسی قدر حالت مریضہ اچھی ہوگئی ہے، لیکن اجتماع عاملہ وفاق ۸ بجے ہے، اس لئے شرکت بروقت ناممکن ہے۔ آپ اور آپ کے عزیزوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ سب بعافیت ہوں گے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

بہاولپور

مکتوب (۴۹)

ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے، اللہ کی عظمت ذہولِ معاصی کا سبب ہے

عزیزم قاضی صاحب

بعد از سلام مسنون !

آنکہ تلاوت قرآن ، درسِ حدیث ختم خواجگان وغیرہ کا شغل آپ اور دیگر عزیزان کے لئے رمضان المبارک میں نعمت عظمیٰ ہے۔ اس نعمت کی توفیق پر اللہ کا شکر کرو۔ باقی استقامت وتجدید ہمت کی دعا کرتا ہوں۔ رفتگانِ مرحومین کی مغفرت اور جمعیۃ ومدرسہ کی کامرانی کے لئے بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ نفل حج ہے' کوشش ہو رہی ہے، دعا کریں کہ کامیابی ہو۔ ناجائز ذرائع سے حج ناپسند ہے اور جائز ذرائع سے حج آسان کام نہیں۔ بونس وو چر و دیگر اُمور ایسے ہیں، جس کی شریعت اجازت نہیں دیتی۔ اللہ کی عظمت کا ذہول معاصی کا سبب ہے۔ درحقیقت گناہ کا ارتکاب اور نسیان عظمت الٰہی لازم ملزوم ہے۔ قلب کا عظمتِ الٰہی کے تصور سے خلو بڑا سانحہ ہے دعا ہے کہ دل عظمت الٰہی کے نور سے منور ہو۔

فقط دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۵۰)

رسیدِ خط کا اہتمام

۴ر ستمبر

محترم قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تاریخ نوٹ ہے۔ اکتوبر میں کچھ کام میرے ذمہ لگائے گئے ہیں، وقت نکالنے کی کوشش کروں گا۔ تاہم اوّل اکتوبر میں پروگرام کا قطعی فیصلہ ہو سکے گا۔ بحمد اللہ یہاں خیریت ہے۔ دعاء ترقیات دارین کرتا ہوں۔ تمام اعزہ کو دعا وسلام پہنچائیں۔ ملازمت سے دل برداشتہ ہوں۔ احباب زور دے رہے ہیں، ورنہ چھوڑ دیتا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ / بہاولپور

مکتوب (۵۱)

الیکشن لڑنے سے معذرت 'غیر سرکاری

''ادارہ تحقیقات اسلام'' کے قیام کی ضرورت

محترم القدر جناب قاضی عبد الکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں نے گھر پر اڑھائی ماہ گذارے۔ آپ کے صاحبزادے اکوڑہ سے آئے تھے۔ صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔ تحصیل چارسدہ سے شمالی اہالیاں چارسدہ کا اصرار تھا کہ میں قومی اسمبلی کے لئے کھڑا ہوں اور مولانا غلام غوث صاحب بھی ترنگزئی تشریف لائے تھے۔ وہ بھی اصرار کر رہے تھے۔ اہالیاں با اثر ٹرکوں میں آ کر مجبور کر رہے تھے کہ میں

قبول کروں اور مقابل لوگوں کی طرف سے کہا وہ بیٹھ جانے کے لئے تیار ہیں، اگر آپ کھڑے ہوں، لیکن ملازمت اور مرض کی حالت میں ایسا ممکن نہ تھا۔ باقی آئین بنانے کی ضرورت کے جواب میں عرض کیا گیا کہ جمعیۃ علماء اسلام ایک غیر سرکاری ادارہ تحقیقات اسلامی قائم کرے، جس میں چار ماہرین قانون اسلام ہوں، جس میں خود میں بھی شرکت کروں گا اور دو اسلامی ذہن کے ماہرین قانون ہوں۔

ایجنڈا میں جو اسلامی امر پیش ہو، اس کو اس ادارے کے آگے پیش کریں، اس کے دلائل و براہین و مواد ہم مہیا کر کے نیشنل اسمبلی کے اراکین کی تعداد کے مطابق ٹائپ کر کے ان کو تقسیم کیا جائے اور جمعیۃ کا کوئی رکن اس کاپی کو ہاتھ میں لے کر اس پر تقریر کرے۔ اس تجویز پر مطمئن ہوئے اور قاضی عبداللطیف، مولوی علاء الدین، مولوی احمد جان، مولانا صدر الشہید صاحبان کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں کہ یہ بقاء و حیات دین کا سوال ہے اور حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی، حضرت مولانا مفتی محمود، مولانا عبیداللہ انور اور حضرت درخواستی کے لئے بھی دعا ہے کہ بلحاظ عہدہ جمعیۃ کے وقار کا بھی سوال ہے۔ سب برخورداران کو سلام۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

مکتوب (۵۲)

استقامت علی الدین کا کوئی نعم البدل نہیں

محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مندرجات سے آگاہی ہوئی۔ آپ اور آپ کی اولاد کے لئے دعائے ترقیاتِ دارین کرتا ہوں۔ آپ بھی مجھے دعا میں فراموش نہ کریں۔ مدرسے کی ترقی

کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قیام لیل ودیگر فرائض دینی کے سلسلے میں آپ کو استقامت بخشے۔ استقامت علی الدین وہ نعمت ہے، جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ برادران و برخورداران ودیگر متعلقین مدرسہ کو سلام مسنون ودعا کی درخواست۔

فقط والسلام از شمس الحق افغانی

نوٹ :- نامعلوم وجوہ کی بناء پر والا نامہ دیر سے موصول ہوا۔ حضرت قبلہ گاہی مدظلہٗ سے جواب اِملا کیا گیا اور اُن کے دستخط مبارک بھی ثبت کرا رہا ہوں۔ ناچیز کو دعاؤں میں ضرور یاد فرمائیں۔

محمد داؤد جان افغانی بقلم خود

مکتوب (۵۳)

ماہِ رمضان، ماہِ قرآن ہے

محترم جناب قاضی صاحب وفقکم اللہ لما یحب اللہ و یرضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ماہِ رمضان المبارک کے اشغال کی وجہ سے بروقت جواب نہ دے سکا۔ آپ کے اشغال اور تیاری آخرت میں معروفیت سے قلب پر ایک خاص اثر ہوا۔ ۲۷؍ تاریخ والے مقدمہ میں باوقار براءت کی دعا کرتا ہوں۔ فلاں اپنا گھر چھوڑ کر مصلی سنانے ڈیرہ آیا ہے کے فقرے کو مانع سمجھنا کیدِ نفس ہے، جس کے خلاف پر عمل کرنا ضروری تھا۔ ماہِ رمضان ماہِ قرآن ہے، زیادہ وقت تلاوت میں صرف ہونا چاہئے۔ اس ماہ میں جملہ طاعات کے انوار اور اثرات باطنیہ میں کافی اضافہ ہوتا ہے، جو قبولیت الٰہیہ کی دلیل ہے۔ خواہ صدقہ ہو یا صلوٰۃ یا ذکر یا فکر، ماہِ رمضان میں محاسبہ نفس بیحد ضروری ہے تاکہ ہر سال

لاحق سابق سے قرب ورضائے خداوندی کے لحاظ سے افضل رہے اور غفلت کی تقلیل کا موجب ثابت ہو۔ از دیادِ انوار معرفت واستقامت کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کے والد ماجد و جملہ متعلقین کو دعا وسلام ابلاغ ہو۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی

نوٹ : یہ ۱۳۸۵ھ سے پہلے کا ہے۔ کیونکہ والد ماجدؒ کے سلام اس میں تحریر فرمائے ہیں۔ آپؒ کا وصال ۸۵ھ میں ہوا ہے۔ از مکتوب الیہ

مکتوب (۵۴)

تدریس کی ضرورت، گھر کے بجائے بیرون تدریس کی اہمیت

محترم المقام عزیزم قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

آپ اور آپ کے متعلقین کے لئے حسنِ خاتمہ اور فتن دینیہ اور دنیویہ سے تحفظ کی دعا کرتا ہوں۔ آپ سے دینی تعلق میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرماوے۔ مولوی حافظ عبدالحلیم کے متعلق میرا مشورہ یہ ہے کہ تدریس میں لگانا ضروری ہے اور بیرونی مدرسی بہ نسبت مقامی مدرسی کے بہتر ہے۔ رمضان سے قبل بعض ارباب مدارس نے مجھے مدرس کے متعلق لکھا تھا، میں نے اس وقت جن حضرات کا مجھے علم تھا، لکھدیا، اب اگر کوئی مناسب جگہ سے طلبی آئی تو نام میں نے نوٹ کر دیا۔ آپ کو خط لکھوں گا۔ اس کے علاوہ ناظم اعلیٰ وفاق جناب مفتی محمود صاحب کو بھی لکھ دیں، اگر مناسب جگہ ملنے میں تاخیر

ہو، تو نجم المدارس میں تدریس جاری رہے۔

شمس الحق افغانی

مقام وڈاکخانہ ترنگزئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۵۵)

برکاتِ رمضان سے حرمان علامتِ شقاوت ہے

محترم قاضی صاحب حفظکم اللہ من مکائد الشیطٰن

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! دعائے ترقیات آنکہ معمولات رمضان سے مسرت ہوئی۔ اس ماہ کی محنت سال بھر کام آتی ہے اور رمضان آتی (آنے والے) میں توفیقِ عمل رمضانِ ماضی کی محنت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم آخرت کمانے کا پورہ سامان رکھا ہے۔ آغاز رمضان سے ریزش وزکام میں مبتلا ہوں۔ دوسرے تیسرے دن پیچش کا بھی حملہ ہوتا ہے۔ ازالہ پیچش کی دوا استعمال کرتا ہوں، تو قبض ہو جاتی ہے۔ قبض کی دوا لیتا ہوں تو پیچش، لیکن یہ عجیب بات ہے کہ اپنی بیٹھک میں چند احباب کی معیت میں حسب معمول تراویح کے وقت قرآن سننے میں کافی وقت صرف ہوتا ہے، لیکن اس وقت پیچش رُک جاتی ہے۔ اب یہ امتحان بھی ختم ہوا اور صحت معمول پر آ گئی ہے۔ بحمد اللہ محض توفیق خداوندی سے معمولات رمضان میں فرق نہیں آیا۔ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ عجب نہیں کہ برکاتِ رمضان سے حرمان علامتِ شقاوت ہو۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا عَنْھَا۔

مدرسہ صورتِ شریعت ہے :

(۲) آپ کے جملہ اکابر واصاغر سے قلبی تعلق ہے اور دعا کرتا ہوں۔ صدیق اکبر اور

مدرسہ والا خواب علامتِ صدق و اتباع شریعت ہے۔ مدرسہ صورتِ شریعت ہے اور قلبی فرحت اس کی نشانی ہے۔

فتنِ دین کا تتابع ہو رہا ہے، دفاع عن الدین کی ضرورت مؤکد ہے :

(۳) منہ کی شکل میں معاذ اللہ یا مرادف پشتو کی آواز کا آنا یا عدم قبول کی خبر یہ دونوں خواب تخویف شیطانی ہے، جس سے مقصود تحزین مومن اور تبعید عن الطاعۃ ہے۔ ایسے وقت حدیث میں بائیں طرف تھوکنا اور لَاحَوْلَ...... الخ پڑھنا آیا ہے، جو بالخاصہ مؤثر ہے۔ بہر حال دونوں خواب منافی کمال نہیں۔ منافی کمال اطاعتِ شیطان ہے۔ خود حضور کا صحابہؓ کے متعلق اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ یَّقْذِفَ فِیْ قُلُوْبِکُمْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرِی الدَّمِ سے اندازہ لگا لیجئے۔ پھر صرف منہ سے اسکا نکلنا نہ مکمل وجود سے کہ زبان ترجمان جنان ہے، لیکن یہ منہ دل و جسم سے منقطع تھا، جو دلیل ضعف کید الشیطان ہے، بینات دیکھا، فتن دین کا اب تتابع ہو رہا ہے۔ اس لئے دفاع عن الدین کی ضرورت اور مؤکد ہوئی۔ اس وقت ضعفِ دماغ ہے۔ کسی دوسرے وقت میں دیکھ لوں گا اور رمضان میں پہلے سے بھی کمزوری موجود ہے۔

ایک اجتماعی اور مستحکم تصنیفی ادارے کی ضرورت :

مسلمانوں اور بالخصوص علماءِ کرام کا کوئی تصنیفی ادارہ نہیں، جس کو مدافعت دین کا مرکز بنایا جائے۔ غیر مستقل کام سے کچھ نہیں بنتا، ہزاروں تقریریں ہوا میں اُڑ کر ختم ہو جاتی ہیں۔ فقط والسلام بالخصوص عزیزم عبدالحلیم کو۔

احقر شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۵۶)

لاتفریط فی النوم

برادر عزیز قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون ! آنکہ قاضی عبداللطیف کی آمد اور دوری سفر افراط فی الاخلاص تھا۔ خط کافی تھا۔ اب تک معاملہ وکیل صاحب کے زیر غور ہے۔

(۲) گھر میں لیٹنا اور معمول ختم چھوٹ جانا، نیند کی وجہ سے تھا۔ کلیم والے لطیفہ ربانی کی آواز استفہامی جملہ کی شکل میں کہ آپ لوگ تلاوت نہیں کرتے، غفلت پر تنبیہ ہے، تلاوت ماضی کے عدم ہونے سے اس کا تعلق نہیں یہ (۱) جملہ مستقبل کا ہے۔ اس تنبیہ سے طبعی انقباض ہوا۔ بعد ازاں انبساط روحانی تھا کہ غفلت کا سبب نیند تھا، و لا تفریط فی النوم حدیث ہے۔

رسوخِ محبت الٰہی وحبِ رسولؐ کے لئے دو مراقبوں کی ضرورت :

طواف و زیارت مکہ زیارت مدینہ منورہ و دیگر امور متعلقہ میں رمز ہے کہ صاحب رویا کو تجلیات الوہیت جس کا مرکز کعبہ ہے، اور تجلیات رسالت جس کا مرکز قبہ خضراء ہے سے کچھ فیض نصیب ہوگا۔ بہتر ہوگا کہ رسوخ محبت الٰہی کے لئے مراقبہ آلاء اللہ، جس کے لئے جامع تعبیر " الحمد للہ رب العالمین " ہے یا صرف رب العالمین ہے اور حب الرسول علیہ السلام کے رسوخ کے لئے مراقبہ آلاء رسالۃ کی تعبیر جامع شکل میں جو رحمۃ اللعالمین یا "وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین" ہے تاکہ دونوں فیوضات کی استعداد بڑھ جائے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۵۷)

متوسلین کو خیر و عافیت کی اطلاع دینے کا اہتمام

۱۱ راپریل ۱۹۸۵ء

گرامی قدر محترم المقام جناب قاضی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ! بعد از خیر و عافیت گزارش خدمت عالی آنکہ قبل ازیں ایک عریضہ دربارۂ صحت و خیریت جناب قبلہ گاہی صاحب روانہ کر چکا ہوں، اُمید ہے مل چکا ہوگا۔

جناب کو یہ سن کر خوشی ہوگی کہ بروز جمعۃ المبارک ہم بہ خیر و عافیت ہسپتال سے رخصت ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں کی برکت سے مکمل شفایابی نصیب ہوئی۔ مرض کا مکمل خاتمہ ہوا اور اب بالکل صحت ہے۔ جناب قبلہ گاہی صاحب کو عرض کر چکا ہوں، ان کے حکم سے عریضہ روانہ ہے۔ دعاؤں میں یاد فرماتے ہیں۔ اُمید ہے جناب والد اور اہل خانہ و احباب کے بہ خیریت ہوں گے۔ دعاؤں میں یاد فرمائیں۔ فقط

حافظ نورالحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۵۸)

رسالہ قشیریہ اور الیواقیت والجواہر

۱۰ اگست ۱۹۶۶ء / ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میری صحت بحمد للہ بہ تدریج درست ہو رہی ہے۔ توفیق خیر اور حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہوں۔ جس صاحب کو وِرد بتلایا ہے، اللہ تعالیٰ اس میں قبولیت اور

برکت رکھے۔ آپ کے والد ماجد نے جن کتابوں کی طرف خواب میں اشارہ فرمایا ہے، اس کا مقصد میری رائے میں تزکیہ قلب اور تصوف کی طرف توجہ دلانا ہے کہ علم شریعت کا ضروری حصہ آپ کو حاصل ہے اور علم باطنی یا حقیقت وطریقت کی کمی ہے، جو تصوف اور رسالہ قشیریہ یا الیواقیت والجواہر کی روح سے پوری ہوگی۔ یہ دونوں کتابیں طریقت وحقیقت کی صورت مثالی ہے۔ تمام ان مریضوں کے لئے دعا شفا وصحت کی گئی اور خود ان مریضوں سے بھی کہہ دیں کہ وہ خود بھی اللہ سے دعاءِ صحت کریں اور تضرع اور بکاء کے ساتھ کریں۔ فقط والسلام۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگ زئی چارسدہ ضلع پشاور

نوٹ: اصل دم اور تعویذ مریض کا خود اپنے لئے بتضرع وزاری دعا کرنا ہے اور شیخ کامل کا وظیفہ مریض کو اس پر توجہ دینے کی تلقین ہے۔

مکتوب (۵۹)

قساوتِ قلبی دور کرنے کا وظیفہ

۹ رجمادی الثانی ۱۳۹۶ھ

محترم المقام زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ازالہ عرقِ مدنی (نارو، ایک طویل کیڑا جو جسم میں پیدا ہو جاتا ہے) حسنِ خاتمہ اور تحفظ عن المصائب والمعاصی کی دعا کرتا ہوں۔ دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ معمولات پر استقامت نصیب فرمادیں اور احساسِ قساوت کو بڑھا کر قساوت کو دور فرمادیں

رَبِّ اِنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْنَ پر دوام رکھیں، بہت مفید ہے۔ بعد از نماز فجر تا صحت سات بار یہ بھی پڑھا کریں اَللّٰھُمَّ لَا تُشْمِتْ اَعْدَاءِ یْ بِدَاءِ یْ ، وَاجْعَلِ الْقُرْآنَ الْعَظِیْمَ شِفَاءِ یْ وَ دَوَاءِ یْ + فَالْعَلِیْلُ وَ اَنْتَ الْمُدَاوِیْ۔ اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ صحت نصیب ہو۔ اپنا تین ماہ سے ذیابیطس کا علاج جاری ہے۔ فائدہ کافی ہوا ہے۔ لیکن ازالہ نہیں ہوا۔ ہر پیر اور جمعرات کو پیشاب کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ مرض بھی اللہ کی نعمت ہے۔ خواہ ہم جانیں یا نہ جانیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ نعمت مرض کو نعمتِ صحت سے تبدیل فرمادیں۔ سب حضرات کو دعا وسلام عرض کریں۔

نوٹ :- تحریر فرمودہ دعاؤں کو عربی میں پڑھنے سے ان شاء اللہ فائدہ زیادہ ہوگا۔ ہاں ! ترجمہ کا خیال رکھتے ہوئے پہلی دعا کا ترجمہ یہ ہے۔ اے اللہ مجھے بیماری سے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔

دوسری دعا کا ترجمہ :

اے اللہ میری بیماری کو دشمنوں کو خوش ہونے کا ذریعہ نہ بنا اور قرآن مجید کی تلاوت کو میری شفا اور میرا علاج بنادے۔ اے اللہ میں بیمار ہوں اور تو ہی علاج کرنے والا (علاج کو ذریعہ شفا بنانے والا) ہے۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ : حضرت کے مکتوب میں فالعلیل کا لفظ لکھا گیا ہے۔ غالباً فانا العلیل ہوگا۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۰)

علم کی روح فکرِ آخرت ہے، نصرت وحجیتِ حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے

۸/رجب ۱۳۸۶ھ

محترم قاضی صاحب رزقکم اللہ لسانا ذاکرا وقلبا خاشعا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب اخلاص نامہ عرض ہے کہ تلاوت وقیام اللیل کی پابندی سے مسرت ہوئی۔ اللھم زد فزد۔ دعاءِ ترقیات دارین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ عرق مدنی (جسے رشتہ اور نارو کہتے ہیں) سے شفا نصیب فرماویں۔ علم کی روح فکرِ آخرت ہے۔............

اصل جملہ علمہا ایں است ایں
تابدانی من کیم در یوم دیں

ترجمہ: سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روزِ قیامت کونسے (لوگوں) میں ہوں گا)

فکر آخرت کے چراغ کے لئے محبت وعشق الٰہی روغن ہے، زادکم اللہ حباً للہ.

علم نبود غیر علم عاشقی
ما بقی تلبیس ابلیس شقی

ترجمہ: علم تو وہ ہے جس سے اللہ کا عشق اور محبت پیدا ہو، اس کے علاوہ تو (غرور کا سبب بن کر) بدبخت شیطان کی طرح دھوکہ کھانے یا دھوکہ دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے۔

آپ کے والد مرحوم کے متعلق خواب کی تعبیر یہ سمجھ میں آتی ہے کہ اس خواب میں

عقیدہ مذکورہ ہے اور ائمہ اربعہ عقائد میں متفق ہیں، صرف فقہی اور فروعی احکام میں اختلاف ہے، اسی طرح امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا بھی وہی عقیدہ ہے جو تمام اہل السنت والجماعت کا ہے، اس لئے یہ خواب عقیدہ حنفی کے خلاف ہونے پر دلالت نہیں کرتا کہ امام ابوحنیفہؒ کا بھی وہی عقیدہ ہے۔ البتہ ان دو بزرگوں کی طرف بالخصوص نسبت کیوں کی گئی۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ ائمہ اربعہ متبع سنت ہونے میں سب برابر ہیں، لیکن انکار سنت و حدیث کا فتنہ اور ائمہ کے وقت میں نہیں تھا۔ امام شافعیؒ کے زمانہ میں اور امام بخاریؒ کے زمانہ میں یہ فتنہ ظاہر ہوا۔ چنانچہ امام شافعیؒ نے سب سے پہلے حمایتِ سنت و نصرتِ حدیث میں کتاب لکھی، جو اب بھی مطبوعہ شکل میں موجود ہے اسی طرح امام بخاریؒ نے اگرچہ مستقل کتاب نہیں لکھی، لیکن ابواب صحیح بخاری میں اتباع سنت پر زور دیا۔ لہٰذا اس میں اشارہ ہے کہ آپ کے والد کے زمانہ میں اور اب اس زمانہ میں امام شافعیؒ اور امام بخاریؒ کی طرح نصرت و حجیت حدیث کی جدوجہد کی زیادہ ضرورت ہے۔ واللہ اعلم۔ میں نے ڈیرہ کے جلسہ کے لئے کوئی وعدہ نہیں کیا، بلکہ ملتان میں مولوی سراج الدین صاحب کو انکار کر دیا۔ تاہم اگر چھٹی مل سکی تو شاید آ سکوں، اگرچہ اس وقت گھر میں بھی بچی بیمار ہے۔

شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۱)

تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے

۱۹ رشعبان ۱۳۸۶ھ

محترم المقام جناب مولانا قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! نمیقہ انیقہ کاشفِ احوال ہوا۔ احقر کی کوئی حقیقت نہیں، لیکن یہ

ضروری ہے کہ آپ سے قلبی تعلق ہے، جس کی وجہ سے غائبانہ توجہ رہتی ہے۔ اور ماشاء اللہ آپ کی باطنی استعداد کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ مطلوبہ رسائل صاف نہیں۔ ان شاء اللہ صاف ہو کر میں خود بذریعہ ڈاک روانہ کردوں گا۔ تصنیف کے سلسلے میں احتیاط ضروری ہے۔ میں نے آپ کی توجہ دلانے پر مولانا عبدالحق صاحب اکوڑہ کو خط لکھا کہ معراج کا مضمون خام تھا اور میری تقریر کی روح بھی اس میں نہ تھی۔ آئندہ میری تصحیح کے بغیر میرا مضمون نہ چھاپا جائے۔ انہوں نے جواب دیا کہ معراج کے مضمون کے تعریفی خطوط آئے ہیں۔ آئندہ خیال رکھا جائے گا۔ صرف ایک مضمون کی کتابت ہوئی، اس کے بعد آپ کی تصدیق پر اشاعت ہوا کریگی۔ فقط والسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : یعنی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ نے حضرت افغانی قدس سرہٗ کو لکھا کہ آپ کی تصحیح کے بعد آئندہ آپ کے مضمون کی اشاعت ہوگی۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۶۲)

روحِ ترقی مدرسہ اخلاص وابتغاء مرضات اللہ پر ہے

۲رذوالقعدہ ۸۶ھ

محترم قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! تعزیت اور ایصالِ ثواب کا شکریہ۔ مدرسہ کی ترقی داخلہ سے خوشی ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ۔روح ترقی مدرسہ اخلاص اور ابتغاء مرضات اللہ پر ہے، جب تک

یہ سرمایہ رہے گا ترقی ہوگی۔ عزیزان کے حق میں دعا کرتا ہوں اور عزیز الرحمٰن سلمہ ربہ و زید علمہ کے لئے خصوصی دعا کرتا ہوں۔ دیگر طلبہ کے لئے بھی دعا ہے۔ امید کہ اللہ فضل کرے گا۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : مولوی عزیز الرحمٰن مرحوم کی حضرت سے بیعت تھی۔

ف :- حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ رحمہا اللہ تعالیٰ کے وصال پر عریضہ کا جواب ہے۔ اہل اللہ کے مقام فناء الفناء کا کیا کہنا کہ جب یہ نااہل اور ناکارہ پھر کسی وقت ترنگ زئی شریف حاضر ہوا تو رخصت کرتے ہوئے فرمایا راستہ میں ان کی قبر ہے، وہاں بھی کھڑے ہو کر مغفرت کی دعا کرتے جائیں۔ زیارت قبر کی اہمیت کے علاوہ کیا یہ" خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِکُمْ وَ اَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ " پر عمل کی کھلی دلیل نہیں۔

مکتوب (۶۳)

امامِ غزالیؒ کی اربعین فی اصول الدین روحِ دین کی جامع ہے

۲۷/ذوالحجہ ۸۶ھ

محترم المقام قاضی صاحب زید عرفانہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ شکر خدا کہ آپ کا جلسہ باوجود موانع کے کامیاب رہا۔ دو ماہہ نصاب سے خوشی ہوئی۔ میرے خیال میں حدیث میں مشکوٰۃ کی کتاب الرقاق

جو کل تقریباً نو (۹) ورق ہے کتاب الفتن تک اس کو پڑھا جائے۔ اگر امام غزالی کی اربعین فی اُصول الدین کا اردو ترجمہ پڑھا جائے تو وہ روح دین کا جامع بھی ہے اور عقلی رنگ بھی اس میں موجود ہے۔ آپ کے جلسہ کے وقت میں بیمار نہیں تھا، بلکہ اہلیہ اور میری چھوٹی لڑکی بیمار تھی۔ تار میں یہی بیماری مراد تھی، جو بحمد اللہ اب افاقہ سے ہے، جلسہ کے وقت بارش یا دیگر عوارض کیوجہ سے جو تغیرات پیدا ہو جائیں، اس کی اطلاع بروقت ضروری ہوتی ہے تاکہ مفت میں خرچ اور تکلیف نہ ہو۔ سب حضرات کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی/ جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۶۴)

تفاوتِ کمالات دنیوی کا نتیجہ ''تفاوت مراتب آخرت'' مرتب ہوتا ہے

۹ ربیع الاول ۱۳۸۷ھ

محترم المقام قاضی عبدالکریم صاحب زیدت علومکم و معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! محبت نامہ کاشف احوال ہوا۔ آپ کا دورہ ماشاء اللہ صرف آؤٹ کا دورہ نہ تھا بلکہ انوار درس وتبلیغ کا بھی حامل رہا۔ اس پر لقاء بزرگان نور علی نور رہا۔ حضرت مولانا سرگودھوی نور اللہ مرقدہٗ والا خواب درست معلوم ہوتا ہے، جس کی حقیقت احقر کے نزدیک یہ ہے والعلم عند اللہ کہ مراحب برزخ وآخرت عکسِ کمالات ظاہری و باطنی دنیویہ ہیں، جن میں مماثلت بین الشخصین من کل الوجوہ شاذ و نادر ہے اور فرق و تفاوت من وجہ لازمی ہے۔ اسی تفاوت کمالات دنیوی کا نتیجہ ہوتا ہے، تفاوت مراتب آخرت۔ اب ایک بزرگ اگر ایک کمال میں فائق ہو اور دوم دوسرے کمال میں تو مقام برزخی مختلف ہوگا۔ اس

لئے دوامِ لقاء بوجہ اختلاف مقام نہ ہوگا، لیکن بوجہ مشابہت فی بعض الکمالات گاہے گاہے لاقات ہوگی۔ اسی اعتبار سے ایک کو دوسرے پر فضیلت جزئی ہوگی اور کلی فضیلت کا فیصلہ مجموعہ کمالات کے اعتبار سے ہوگا۔ لقاء احیاناً امر اول کی وجہ سے ہے اور حسرت وندامت بھی فقدانِ بعض کمالات کے اعتبار سے ہے اور وہ بہت اونچے درجے پر ہیں کا فقرہ مجموعہ کمالات کے اعتبار سے ہے، واللہ اعلم۔ یہ ایسا ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت میں اعلیٰ درجے کا کمال حاصل تھا، پھر بھی آپ نے نبوت سے کم درجے کا کمال یعنی شہادت کی تمنا فرمائی۔ اِنِّیْ وَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ اُحْیٰی ثُمَّ اُقْتَلُ ثُمَّ اُحْیٰی الحدیث اور حدیث میں ابوبکر صدیق کو اَرْحَمُ اُمَّتِیْ اور فاروق کو اَشَدُّ ھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ اور عثمان کو اَصْدَقُھُمْ حَیَاءً اور علی کو اَقْضَاھُمْ اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم کو اَصْدَقُھُمْ لَھْجَۃً فرمایا گیا۔ واللہ اعلم۔

جملہ عزیزان اور متعلقین کے حق میں استقامت علی الدین اور حسن خاتمہ کی دعا کرتا ہوں اور خود ان سب حضرات سے طلبگار دعا ہوں۔

نوٹ:- گرمی کی وجہ سے سوات جانے کا ارادہ ہے۔ احباب نے دعوت بھی دی ہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی پشاور

ف :- ایک دفعہ خواب آیا دیکھتا ہوں کہ اپنے پرانے گھر کے بڑے دالان میں مشرقی کونہ میں ایک چارپائی پر قبلہ حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھویؒ لیٹے ہوئے ہیں اور غربی کونہ کے ایک چارپائی پر حضرت والد ماجدؒ۔ میں حضرت سے کچھ عرض کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت نے فرمایا تھا، حضرت الاستاد نے فرمایا، حضرت سے کون مراد ہیں، میں نے عرض کیا آپ ہی تو۔ آپ نے میرے والد بزرگوارؒ کی جانب

اشارہ کرتے ہوئے کہ حضرت وہ ہیں۔ شاید حضرتؒ کے اس مکتوب میں اس خواب کی تعبیر فرمائی گئی۔ اس وقت دونوں حضرات کا انتقال ہو چکا تھا۔

مکتوب (۶۵)

قیامِ لیل اور تلاوتِ قرآن سے حرمانِ ممتد ایک عظیم مصیبت ہے

۱۴ / جمادی الاولیٰ ۸۷ھ

گرامی قدر قاضی صاحب رزقکم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! رقیمہ انیقہ محررہ ۱۴/۸/۶۷ پہنچ کر کاشفِ احوال ہوا۔ حرمانِ قیام اللیل کے علاوہ حرمان عن تلاوت القرآن ضغث علی ابالہ (بڑے بوجھ پر سرباری، دہرا نقصان اعاذنا اللہ) ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ جیسے عالم اور سالک طریق کی شان یہ حرمان ممتد ایک عظیم مصیبت ہے۔ میں ہر دو امر کی توفیق کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا کرتا ہوں اور آپ سے محاسبہ نفس تجدید ہمت وعزم وھم (فکر واہتمام) کا خواستگار ہوں۔ اس وقت کا ایک ایک منٹ کروڑوں روپے سے زیادہ ہے۔ بقول حضرت نسیم مرحوم کے۔ ....

نسیم جاگو کمر کو باندھو
اٹھا لو بستر کہ وقت کم ہے

بعد المغرب محاسبہ اعمال نہاریہ و بعد الصبح محاسبہ اعمال لیلیہ ضروری ہے اور یہ کہ کوتاہیوں کی فہرست مرتب کر لی جائے۔ تا کہ ان کا تدارک کیا جا سکے۔ ان سب باتوں

کے باوجود میرے قلب کی شہادت حسنِ اختتام کی ہے کہ آپ میں احساسِ قصور اور طلب اصلاح کا جذبہ اور سلامتِ فطرت کا نور موجود ہے۔ نا اُمید نہ ہو، اس کوتاہی میں بھی تکوینی حکمت ہوگی۔ اللہ تعالیٰ شریعت پر چلنے کی توفیق عطا فرماویں۔

نوٹ :- وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ ۔ (آل عمران:۳۰)

(اور خدا تم کو اپنے (غضب) سے ڈراتا ہے اور خدا اپنے بندوں پر نہایت مہربان ہے) پر غالباً حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ کا ارشاد غالباً حاشیہ حضرت عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پر یاد پڑتا ہے کہ یحذرکم اللہ کے بعد واللہ رؤف فرما کر معتدل نسخہ بنا دیا گیا ہے۔ یہ مکتوب گرامی کیا اس نوعیت کا حسین مصداق نہیں ہے اور یہ یقیناً ہے فعلی اللہ اجرھم الجزیل والجمیل......۔

بدم گفتی و خور سندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

(آپ نے مجھے برا کہا یعنی برائی پر تنبیہ کی اور میں خوش ہوں۔ اللہ تعالیٰ تجھے عافیت سے رکھے، کیونکہ محبوب کے منہ سے کڑوا جواب بھی اچھا لگتا ہے)

مکتوب (۶۶)

دفعِ اعداء کا وظیفہ

۲۲ر جمادی الثانی ۱۳۸۷ھ

محترم زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون و دعا ترقیات آنکہ دفع اعداء کے لئے بہ تصور دفع عدو ۳۱۳ بار اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَ نَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ پڑھا کرو

اور سوتے وقت سورۂ لایلاف ۷ بار۔

(۲) باغی بچے کے لطیفۂ قلب کے متعلق مولانا درخواستی صاحب کی بات قیاس اور حسنِ ظن پر مبنی ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں کہ خدا کرے یہ مقام نصیب ہو۔ بہر حال مولانا موصوف نیک آدمی ہے۔

شمس الحق افغانی ۔

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

ف :- پس منظر کچھ بھی یاد نہیں۔

مکتوب (٦٧)

خدا خود میرِ سامان است اربابِ توکل را

۱۹ ر شعبان ۱۳۹۷ھ

محبی ام فی اللہ زادکم اللہ قربا و استقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! زیارتِ حرمین کے غیبی سامان کی فراہمی اور ڈویژنل انتخاب میں آپ کی کامیابی اور عالمِ برزخ سے اس کی تبریک دونوں موجب مسرت ہیں۔ فارم پُر کرنے کے بعد کامیابی اللہ کے قبولیت پر ہے اور انسانی اختیار سے خارج ہے۔ اپنی طرف سے دعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس تمنا کو پورا کردے اور انتخاب سے متعلق فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اعانت ونصرت آپ کے شاملِ حال رہے۔ غلہ کی کمی کی فکر نہ کریں۔ خدا خود میر سامان است ارباب توکل را۔ ۔ رسہ کے معاملات اور جملہ معاملات میں بصدق دل حضرت حق جل مجدہ سے لگاؤ رکھو کہ یہی امر کلید کامیابی ہے۔ یہ نہ ہو تو کچھ نہیں۔ اس کے

علاوہ خوب تضرع کے ساتھ رورو کر دعا بھی کرو ....

اے خوشا چشمِ کہ آن گریان اوست
اے خوشا آں دل کہ آن ترسان اوست
تا نہ گرید کودکے حلوا فروش
بحر بخشا یش نمی آید بجوش

(وہ آنکھیں مبارک ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے (خوف) سے رونے والی ہیں اور مبارک ہیں، وہ دل جو اس سے ڈرنے والے ہیں۔ جتنے تک حلوا فروش بچہ نہ روئے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا سمندر جوش میں نہیں آتا)

وقتِ موت زیر پردہ ہے ہر دم کو دمِ آخرین سمجھو کہ پھر ہاتھ آنے کا نہیں۔ میں بھی دعا کرتا ہوں، سب برخورداران کے فلاح دارین کی دعا کرتا ہوں اور خود طلبگار دعا ہوں۔

احقر شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۶۸)

برکاتِ قرآن اور برکاتِ رمضان میں شدید مناسبت ہے :

۸ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ

عزیز محترم قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللہ الاستقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نمیقہ انیقہ (صحیفہ گرامی) موجب ابراز احوال ہوا۔ حج میں قرعہ کا نہ نکل آنا موجب افسوس ضرور ہوا۔ لیکن عجب نہیں کہ آپ کے لئے ثواب حج لکھ دیا گیا ہو، اگرچہ عمل کی نوبت نہ آئی، کیونکہ حج کا اختیاری حصہ آپ نے پورہ کیا اور غیر اختیاری کے

آپ مکلف نہیں۔ معمولات رمضان سے خوشی ہوئی، لیکن رمضان ماہِ قرآن ہے۔ آپ وقت کا اکثر حصہ تلاوت قرآن میں صرف کریں۔ تراویح میں سننے کے علاوہ روزانہ رمضان میں تین پارہ تلاوت کرنا چاہئے اور عام ایام میں کم از کم ایک پارہ۔ برکات قرآن اور برکات رمضان میں شدید مناسبت ہے۔ اس سے زیادہ مناسبت جو بدن اور روح میں ہے اور دونوں کی تجلیات میں معنوی وحدت اور تعاضد ہے۔ اپنی حالت بھی کمزور ہے، حالانکہ ایسا ہونا چاہئے۔ قبر کی منزل قریب ہے، اس لئے رفتار طاعت میں تیزی ہونی چاہئے، لیکن مختلف امراض اور دیگر عوائق کے باوجود ختم تراویح کے علاوہ بحمد اللہ تین پارے یومیہ کی توفیق مل رہی ہے اور اگر اعتکاف کی نوبت آئی تو شاید اضافہ بھی ہو، اس کے علاوہ قرآن کے معارف میں بھی وقت صرف کرو، میں بھی روزانہ مرض کے باوجود رمضان کی وجہ سے قرآن پر غور کرتا ہوں اور لکھتا بھی ہوں۔ باقی سب عزیزان کو دعا وسلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی / بہاولپور

نوٹ :- اسی مضمون اور اسی تاریخ کے بہ اختلاف معنون دو مکتوبات قدسیہ کیا حد ہے اس عنایت اور شفقت کی۔ فَاللّٰہُ یَجْزِیْہِ فِی الدَّارَیْنِ ۔

ع　　اب انہیں ڈھونڈھ چراغ رخ زیبا لے کر

مکتوب (۶۹)

عظمتِ الٰہی کا استعلاء مفتاحِ راہِ سلوک ہے

۸ر رمضان المبارک ۷۸ھ

عزیزم رزقکم اللہ السعادۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حج میں قرعہ نہ نکل آنے کا افسوس نہ کریں کہ نہ نکل آنا غیر اختیاری

امر ہے، اور گناہ نہیں۔ عبداللہ بن مبارکؒ اور ابن موفقؒ کے واقعہ سے مستبعد نہیں کہ ثوابِ حج ہوجائے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ قلب حبِّ طاعت الٰہی کے نور سے منور ہو اور حور بعد الکور (کامیابی کے بعد کمزوری) سے اللہ بچائے۔ عارف جامیؒ نے سچ فرمایا ہے...... ؎

تو ہمہ جا حاضر و من جا بجا
میزنم اندر طلبت دست و پا

(اے اللہ تو ہر جگہ موجود ہیں اور میں کبھی کہاں اور کبھی کہاں، آپ کی تلاش میں ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں)

دل میں عظمت الٰہی کا استیلاء مفتاح راہ سلوک ہے اور پھر مطالعہ جان مراقبہ جہاں سے افضل ہوجاتا ہے .... ؎

جہانِ رنگ و بو فہمیدنی ہست
دریں وادی بسے گل چیدنی ہست
ولے چشم از درونِ خود نہ بندی
کہ درجانِ توچیزے دیدنی ہست

(رنگ و بو کے جہاں کو غور سے دیکھنا ہے، کیونکہ اس وادی میں بہت سے پھول چننے ہیں۔ (کَمَا قَالَ تَعَالٰی وَ يَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ، الآیۃ) لیکن اپنے اندر کی چیزوں سے آنکھ بند نہ کرو، کیونکہ خود تیرے اندر کئی چیزیں دیکھنے کی ہیں)

فقط والدعا

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۷۰)

بعض منامی تعبیرات ومبشرات

۶ رشوال ۸۷ھ

محترم المقام جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت جانبین نصیب۔

(۱) دودھ پینا علم دین کی بشارت ہے۔ (۲) کھجور کھانا حلاوۃِ ایمان رزقِ حلال اور توفیقِ حج کی دلیل ہے۔ (۳) لفظ اللہ لکھا ہوا دیکھنا دلیل ہے کہ اسم ذات کی تجلّی سے روحانی تربیت ہورہی ہے۔ حضرت نور المشائخ نور اللہ مرقدہٗ کی طرف سے دودھ کا پیالہ پیش کرنا عرفان نقشبندی سے بہرہ یابی کی دلیل ہے۔ آیت بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا ملک کی حالت کی طرف اشارہ ہے کہ نعمتِ آزادی کو کفرانِ نعمت میں صرف کیا جارہا ہے۔

(۴) احقر کے سامنے قرآن کی تلاوت شفاء روحانی نصیب ہونے کی دلیل ہے۔ امام ابن سیرینؒ کا قول ہے، "شِفَاءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ " (۵) احقر کے سر کو دیکھنا امام ابن سیرینؒ کے نزدیک رُؤْيَةُ الرَّاْسِ تَدُلُّ عَلٰى كَبِيْرِ قَوْمٍ۔ (۶) اور اس کو دھونا امام ابن سیرینؒ کے نزدیک اَلْغَسْلُ يَدُلُّ عَلَى النَّظَافَةِ فِي الدِّيْنِ وَالْوَرَعِ ، اس کے علاوہ تقریباً انہی ایام میں مجھے سرد ہونے کا تیل لگانے کے بعد دو تین مرتبہ یہ واقعہ حقیقۃً بھی پیش آیا۔ باقی زجر غالباً اشارہ ہے کہ قرآن خیر کثیر ہے۔ اس میں اجازت کیوں لیتے ہو، اس کی کثیر تلاوت بھی قلیل ہے۔ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَؤُسًا میں اشارہ ہے کہ اگر احیاناً شر واقع ہو تو مایوس نہ ہونا چاہئے۔ لعل رزق حلال یا زوجہ حسنہ ہے اور لا یری الامساکنھم میں نعماء دنیا کے فناء کی طرف

اشارہ ہے۔ سفر للدین نصیب ہوگا، جو والدہ اور بزرگوں سے مزید ربط کا سبب ہوگا۔ واللہ اعلم دعاءِ ترقیات صوری ومعنوی کرتا ہوں۔ ہمیں بھی دعاء سے یاد فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۷۱)

ذکرِ اسم ذات کی تلقین

۹ر صفر ۱۳۸۸ھ

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت جانبین نصیب۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زمرہ عارفین اور استقامت میں محسوب فرمادیں۔ اور نفس اور شیطانت کی مداخلت سے محفوظ فرمادیں۔   خواب ہے وہ بشارت نسبت ہے اور نہ اٹھ سکنا بعض فترات کی وجہ سے ہے جو معمولات   السلام کی طرف سے لطیفۂ اخفیٰ پر متوجہ کرنا۔ ذکر اسم ذات کی تلقین کی طرف اشارہ   ہے جو تجلی اسم ذات ہے۔ باقی تین حضرات جو ایک دوسرے کے ہمشکل نظر آئے یہ   اور اتحاد چشتیت کی وجہ سے ہے۔ غلہ کی پریشانی دور ہونے سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے قلب میں توکل اور اعتماد علی اللہ کا نور ڈال دے اور مدرسہ کو غیبی امداد سے نوازے۔ سب حضرات کو دعا وسلام عرض کریں۔

احقر شمس الحق افغانی کان اللہ لہ

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ: مکتوب میں جو خالی جگہیں ہیں یہ دراصل حضرت کے مکتوب کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے پڑھی نہیں جاتی تھیں۔

مکتوب (۷۲)

بدن، اولاد اور احوال میں تصرف، فعل الٰہی ہے

۳؍رجب ۱۳۹۸ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید مجدہ

بعد از سلام مسنون و دعاء ترقیات آنکہ اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ فون پر باتیں ہوئیں۔ خداوند تعالیٰ ملاقات کی کوئی صورت پیدا کر دیگا۔ اس وقت اپنی ذات اور اولاد کی بیماری کی وجہ سے ظاہری پریشانی ہے، لیکن بحمد اللہ قلب مطمئن ہے کہ بدن، اولاد، اموال میں ہر قسم کا تصرف فعل الٰہی ہے اور "فِعْلُ الْحَكِيْمِ لَا يَخْلُوْ عَنِ الْحِكْمَةِ" کے تحت منفعت اور مصلحت سے خالی نہیں۔ خواہ وہ مصلحت ہم کو معلوم ہو یا نہ!

عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے:

(۲) نصیحت یہ ہے کہ عمر کا ایک ایک لمحہ اربوں روپے سے زیادہ قیمت رکھتا ہے جو اگر تیاری آخرت میں صرف ہو تو تھوڑا وقت بھی پوری کائنات کی قیمت پر بھارا ...... حدیث لَغَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَافِيْهَا (البتہ اللہ کی راہ میں صبح و شام کا نکلنا دنیا اور ہر چیز جو اس میں ہے سے بہتر ہے) سنی ہوگی .... ۔

ز وقت خویش بہ تعمیر آخرت کوشید
کہ فرصت تو بقدر تبسم شرر است

(اپنی زندگی کے اوقات سے آخرت (قبر حشر و نشر) کی تعمیر کرو، کیونکہ تیری زندگی ایک مختصر شعلے (چنگاری) کی چمک جتنی ہے)

خوشی یہاں نہیں آ گے ہے۔ غالب نے خوب کہا ہے .... ؎

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں
دنیا کیا ہے سورج ابھرا اور ڈوبا بقول اکبر
وقت طلوع دیکھا وقت غروب دیکھا
اب فکر آخرت ہے دنیا کو خوب دیکھا

موت کو یاد کرو اور اس کے لئے تیاری میں لگ جاؤ اور اللہ تعالیٰ سے توفیق کی دعا مانگو۔ میں بھی دل سے دعا کرتا ہوں۔ سب افراد خاندان کو سلام و دعا پہنچائیں۔

احقر شمس الحق افغانی / جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : - اللہ تعالیٰ حضرت کے ہدایات پر عمل کی توفیق عطا فرماویں۔ (آمین)

مکتوب (۷۳)

جوابی لفافہ صحتِ بدن' کتابوں کی اشاعتِ عام اور لاؤڈ سپیکر پر اعلان

۲۳ رشعبان ۸۸ھ

محترم مخلصم جناب قاضی مولانا عبدالکریم صاحب زید مجدہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا پہلا جوابی خط پڑھا تھا کہ دوسرا پہنچا۔ آئندہ وہی لفافہ کافی ہوگا۔ دوسرے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ یہاں آپ کے آنے کا مجھے کسی نے ذکر کیا،

لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔ بہر حال صحت بدن مقدم ہے، مجھے مسرت ہوئی کہ اب آپ کو صحت ہوئی۔

(۲) آپ کی یہ شکایت میں نے جامعہ والوں سے کی، انہوں نے لاگت پر بیچنے کی معذرت کی۔ اب یہ کتاب نوشہرہ میں عمدہ چھپے گی اور میری کسی تصنیف پر پابندی نہیں، ہر ایک کو چھاپنے کا حق ہے۔ صحت نامہ کے ساتھ مقابلہ کر کے درستی کر دی جائے۔

(۳) رمضان المبارک میں تلاوت قرآن پر خاص توجہ رہے۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر پر اعلان "فطراً و امساکاً" میں شرعی محظور نہیں اور اس کے ساتھ تلاوت قرآن میں بھی کوئی حرج نہیں، اگر حق استماع ادا ہو سکے، ورنہ ترک کرنا چاہئے۔ قاضی خان نے مسائل کیفیۃ قراءۃ میں لکھا ہے۔ رَجُلٌ يَقْرَءُ الْقُرْآنَ وَ بِجَنْبِهٖ رَجُلٌ يَكْتُبُ الْفِقْهَ لَا يُمْكِنُهُ اَنْ يَسْتَمِعَ كَانَ الْاِثْمُ عَلَى الْقَارِئِ لِاَنَّهٗ قَرَءَ فِيْ مَوْضِعٍ يَشْغَلَ النَّاسُ بِاَعْمَالِهِمْ وَ لَا شَيْءَ عَلَى الْكَاتِبِ (ایک آدمی قرآن پڑھتا ہے اور اس کے پہلو میں کوئی شخص فقہ (مسائل) لکھ رہا ہے اور اس کو استماع قرآن ممکن نہیں، تو اس کا گناہ پڑھنے والا پر ہے، کیونکہ یہ ایسی جگہ تلاوت کر رہا ہے، جہاں لوگ اپنے کاموں میں معروف ہیں اور لکھنے والے پر کوئی گناہ نہیں) فتاوی قاضی خان ج ۱ ص ۷۸، مطبوعہ نولکشور۔ احقر کی رائے یہی ہے یہ فتاوی معتبرات میں سے ہے۔ باقی حضرت تھانویؒ کی عبارت اس وقت سامنے نہیں۔ واللہ اعلم۔ باقی دعاءِ فلاح دارین کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

عفا اللہ عنہ

مکتوب (۷۴)

صورت اور روحِ اعتکاف

۲۳ رمضان المبارک ۸۸ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! حسنِ خاتمہ توفیق طاعت کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اعتکاف کو قبول فرماویں اور روحِ اعتکاف سے آپ کے قلب کو منور کرے۔ اعتکاف کی صورت خلق سے انقطاع اور خالق سے ارتباط ہے۔ صرف ظاہراً اور بدناً ہو تو صورتِ اعتکاف ہے اور اگر قلب بھی تعلق خالق سے معمور اور تصور خلق سے نفور ہو تو روحِ اعتکاف بھی موجود ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نور اور وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا سے آپ کو فیضیاب کریں۔ میرے حق میں بھی حسنِ خاتمہ، صحت بدن توفیق خدمت دین کی دعا کریں۔ سب برخورداران کو سلام و دعا عرض کریں۔

طالب دعا شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

نوٹ: طلب دعا لازمۂ مقام فناء ومصداق و یخافون عذابہ ہے و قلیل ماھم

ع غفرلہ والوالدیہ

مکتوب (۷۵)

تنسیخِ عائلی قوانین سے اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے

۳ ذوالحجہ ۸۸ھ

محترم القدر قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون آنکہ مولوی محمد اکرم صاحب کو مفصل خط لکھ چکا ہوں۔ اگر

کے خط میں واقعی معذرت تحریر ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی مجاہدانہ مساعی اُمید ہے کہ بارآور ہوں گے، لیکن اس سے دل کڑھتا ہے کہ دیگر جماعتوں کی مجموعی قوت جمعیۃ کی تنہا قوت کے برابر نہیں۔ موجودہ بحران نے عوامی اقتدار کو حالتِ نزع میں مبتلا کیا، جس کی وجہ سے ان قوانین کی تنسیخ کردی گئی، جو حکومت کے اقتدار پر ضرب لگانی والی تھی یا حکومت اس کو اپنی موت سمجھتی تھی۔ لیکن جمعیتی مقاصد میں سے تنسیخ عائلی قوانین کی نوبت اب تک نہیں آئی، جس کا اعلان حکومت کے لئے سہل ترین ہے کہ اس میں اقتدار کی موت نہیں، بلکہ مقبولیت ہے۔ اس فرق کی وجہ معلوم نہ ہوسکی کہ غیر اسلامی پارٹیاں تو حصولِ مقاصد میں گول میز کانفرنس کے انعقاد سے قبل کامیاب ہوئی اور ہمارا معمولی عوامی مطالبہ اب تک ذکر میں بھی نہیں آیا۔

فقط والسلام والدعا۔

شمس الحق افغانی

بہاولپور

نوٹ : آہ کہ اہل سیاست مدعیان اسلام کے تساہل پر حضرت قدس سرہٗ کی حسرت میں آج ۲۷ سال کے طویل عرصہ میں روز افزوں اضافہ ہی ہو رہا ہوگا۔ اور نظام اسلام اپنی اس پسپائی پر انتہائی حسرت سے بزبانِ حال کہہ رہا ہوگا ......

ع روتے والا بھی میرے حال پہ کوئی نہ رہا

حضرتؒ سے اللہ تعالیٰ نے اس میں جو خدمت لی اسے کوالالپور کانفرنس ۱۹۶۹ء جولائی کے مکتوب میں پڑھئے۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۷۶)

کتاب ''سوشلزم اور اسلام'' مفصل اور جامع ہے

۱۳/ اپریل ۱۹۶۸ء

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط ملاحظے میں گذرا کمیونزم اور اسلام کا عربی اور انگریزی نسخہ اب تک کراچی سے شائع نہیں ہوا۔ البتہ سرمایہ داری' اشتراکیت اور اسلامی معاشی نظام کے موازنہ کے تحت سوشلزم اور اسلام کے نام پر آٹھ دس دن میں میری کتاب بہاولپور سے شائع ہو رہی ہے جو کمیونزم اور اسلام سے زیادہ مفصل اور جامع ہے اور لاہور سے عنقریب علوم القرآن شائع ہونے والا ہے۔

(۲) دو دن قبل اسلام آباد سے تار آیا۔ تار محکمہ وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر کی طرف سے تھا کہ موجودہ صدر مملکت نے اسلامی کانفرنس کوالالمپور ملیشیا میں جانے کے لئے آپ کو منتخب کیا ہے، پھر مفصل خط بھی آیا۔ میں ۱۰/ اپریل ملتان کے ہوائی اڈہ سے کراچی اور کراچی سے ڈھاکہ، ڈھاکہ سے کوالالمپور جاؤں گا۔ ۲۱/ اپریل سے ۲۷/ اپریل تک کانفرنس ہوگی۔ غالبًا اپریل کے آخر میں واپسی ہوگی۔ بعافیت واپسی اور دینی مقصد میں کامیابی کے لئے مشغول دعا رہیں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

نوٹ : حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کو جانے والے حضرت عمرؓ کو فرمایا تھا یَا اَخِیُ لَا تَنْسَانِیُ فِیُ دَعْوَاتِکَ او کما قال کا کھلا اتباع ہے۔

مکتوب(۷۷)

کوالالمپور کانفرنس

۱۵رجولائی ۱۹۶۹ء

جامع الفضائل والفواضل زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ میں ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ذیابیطس کا دورہ ہے۔ اب قدرافاقہ ہے۔ احباب کی دعا کا محتاج ہوں۔ کوالالمپور کانفرنس کے متعلق بہت غیر واقعی باتیں اشاعت میں آئی ہیں۔ اس کانفرنس میں بتیس (۳۲) اسلامی حکومتوں کے نمائندے شامل تھے، جن میں مندوبین پاکستان بھی تھے، جو کل چھ افراد تھے۔ ایجنڈا میں کل گیارہ موضوعات پر بحث تھی۔ مجموعی تعداد ایک سو تھی۔ گیارہ موضوعات کو سوافراد پر تقسیم کرنا تھا۔ میرے حصے میں گیارہ موضوعات میں سے دو آئے تھے۔

شیخ افغانی کی تجویز سے سب نے اتفاق کیا:

(۱) ایک عید اور رمضان کے ثبوت کا مدار علم ہیئت پر ہے یا رویت ہلال پر عرب نمائندگان کی اکثریت شق اوّل کی حامی تھی اور کافی دلائل ریاضی انہوں نے قلمبند کر کے لائے تھے۔ اس موضوع پر قرآنی، حدیثی، فقہی اور فلسفی تمدنی دلائل پر زبانی طور عربی زبان میں تقریر کی متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر صدر جلسہ تھے۔ دلائل کے سننے کے بعد اس نے کہا کہ تمام مندوبین یا شیخ افغانی کے معقول دلائل کو تسلیم کر لیں یا ان کا جواب دیں۔ میں شیخ افغانی کے ساتھ ان دلائل کی وجہ سے متفق ہوں تمام مندوبین مجھ سے بلا استثنا متفق ہوئے اور تجویز بالاتفاق منظور ہوئی۔

چار نکاح کی اجازت کا اثبات :

(۲) دوم مضمون بصورتِ عدل بین الازواج چار نکاح کی اجازت کا اثبات میرے ذمے تھا۔ مندوبین کی اکثریت مغربی اثرات کی وجہ سے اس کے خلاف تھی۔ میری تقریر جب ہوئی تو سب نے میری تجویز کو بالاتفاق پاس کیا، حالانکہ بہت سے اسلامی ملکوں میں تعدد کی قانونی بندش تھی۔ عرب مندوبین پہلے تحریریں تیار کر کے لائے تھے اور صرف میں نے زبانی بلا تیاری عربی زبان میں یاد سے تقریر کی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ عرب مندوبین نے اجازت حدیث کی سند بھی لی اور بعضوں نے بیعت کی درخواست کی۔

خاندانی منصوبہ بندی پر بحث :

(۳) باقی عائلی قوانین ایجنڈا سے خارج تھے۔ ان پر قطعاً بحث نہیں ہوئی، البتہ منصوبہ بندی پر بحث ہوئی۔ جو دیگر مندوبین سے متعلق تھی، میں نے اس موضوع پر فرداً فرداً ہر ایک سے گفتگو کی تھی۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ یہ تجویز پاس نہ ہو سکی، بلکہ یہ فیصلہ ہوا کہ اس معاملہ کو ہر ملک کے علماء کے صوابدید اور حالات پر چھوڑا جائے۔

نقل العين والقلب من الميت الجديد المريض :

(۴) نَقْلُ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ مِنَ الْمَيِّتِ الْجَدِيْدِ اِلَى الْمَرِيْضِ (تازہ میت سے آنکھ اور دل کسی مریض کو منتقل کرے) پر بحث، دیگر مندوبین نے کی۔ میرا یہ موضوع نہ تھا۔ سب کا رجحان جواز کی طرف تھا۔ میری رائے عدمِ جواز کی تھی۔ میں نے جب ممبران سے گفتگو کی تو میرے کہنے کے اثر سے تین شرائط کے ساتھ جواز کو مشروط کیا گیا۔ (۱) کہ نقل کے بغیر متبادل دوا ماہرین کی رائے میں مفقود ہو۔ (۲) ورثہ میت طیب خاطر سے نقل کی

اجازت دیں۔(۳)نقل میں توافق دین ہو کافر کا قلب مومن کو اور مومن کا قلب کافر کو منتقل نہ کیا جائے۔(نوٹ: الحمد للہ، الحق یعلو و لا یعلی، حق غالب رہتا ہے، مغلوب نہیں، یعنی فی الدلیل و البرهان دائما، بشرطیکہ اہل حق میں اخلاص ہو۔

(از مکتوب الیہ)

یہ خلاصہ ہے تفصیلی کاغذات کا بنڈل سنگاپور سے بذریعہ بحری جہاز ابھی تک نہیں پہنچا۔ حقیقت یہ ہے کہ علمی طور پر سب ممبران مؤتمر مرعوب اور متاثر ہوئے، جس میں اپنا کوئی کمال نہ تھا، من آنم کہ من دانم، محض فضل ربی اور اپنے بزرگوں کی توجہات اور آپ جیسے احباب کی مخلصانہ دعائیں تھی۔ توفیق تہجد کی دعا کرتا ہوں۔ آپ تجدید ہمت کریں اور اللہ کی توفیق شامل حال رہے۔ میں ۲۷/اگست تک گھر رہوں گا۔ قابل سفر نہیں۔

احقر شمس الحق افغانی / ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۷۸)

متوسلین کے لئے دعاؤں کا اہتمام

۱۰/شوال ۱۳۸۹ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا تار در بارہ دعاءِ صحتِ والدہ کے متعلق پہنچا۔ دعا کی گئی قلب پر اس آیت کا القاء ہوا اَلَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ دعاءِ عافیت کرتا ہوں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مریضہ کو شفاءِ عاجل و عافیت تامہ نصیب فرمادیں۔ اَللّٰهُمَّ اشْفِهَا شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

دل پر تار کا اثر ہے۔ صحت کی خبر کے لئے پریشان ہوں۔ فقط والدعا

شمس الحق افغانی

بہاولپور

ف:- والدہ ماجدہ رحمہا اللہ تعالیٰ کا انتقال ہی ہو گیا تھا۔ جس کا القائی آیت سے حضرتؒ نے اشارہ سمجھا تھا اور دل پر تار کا اثر کے الفاظ سے اشارہ فرما دیا تھا اور قبل از حادثہ صبر کی تلقین فرمادی۔ فَلِلّٰہِ دَرُّہٗ مِنْ شَیْخٍ مُشْفِقٍ بَصِیْرٍ۔

مکتوب (۷۹)

والدہ مرحومہ کی وفات پر تعزیتی مکتوب

۱۷ ارشوال ۸۹ھ

محبی ام فی اللہ مولانا قاضی عبدالکریم صاحب رزقکم اللّٰہ السکینۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط پہنچا۔ آپ کی والدہ ماجدہ رَزَقَھَا اللّٰہُ دَرَجَۃَ عَالِیَۃً کی وفات سے آگاہی ہوئی۔ ایسی موت درحقیقت رحم بصورت مصیبت ہے تاہم تعزیۃً ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں، جو ایک شاعر نے حضرت عباسؓ کی وفات پر عبداللہ بن عباسؓ کو ارسال کیا تھا .... ؎

خَیْرٌ مِنَ الْعَبَّاسِ اَجْرُکَ بَعْدَہٗ

وَ اللّٰہُ خَیْرٌ مِنْکَ لِلْعَبَّاسِ

ترجمہ : عباس (کے وجود سے) اس کا اجر تیرے لئے بہتر (بہت زیادہ) ہے اور عباس کے لئے اللہ کا قرب (برزخ میں) تیرے ساتھ رہنے سے زیادہ باعث فرحت۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ...... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْحَمْهَا وَاجْعَلْهَا فَوْقَ کَثِیْرٍ مِنَ النَّاسِ۔

آئندہ درسِ قرآن میں اجتماعا دعا کی جائے گی اور انفرادا تو کرتا رہتا ہوں۔

القائی آیت کے دو نتیجے کہ مرحومہ مجسمہ صبر تھی۔ اور وفات کی تاریخ ہجری کی طرف بھی اشارہ ہے یہ تو آپ کا صحیح استنباط ہے، لیکن بوقت القاء احقر کے قلب پر صبر و طلب رضاء الٰہی کی بشارت کے علاوہ موت مقدر کا اعلام بھی محسوس ہوا۔ کیونکہ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُصِیْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ۔(بقرۃ:۱۵۶) تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنادو۔ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے، تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) جو عموما موت کے موقعہ پر استعمال ہوتا ہے اور نیز یہ القاء مریضہ کی دعائے صحت کے وقت ہوا، جو قرینہ ہے تعیین مصیبت کا، یعنی موت کا، لیکن اس وقت میں نے دل شکنی کے لئے لکھنا مناسب نہ سمجھا۔ بہرحال نظر بر اعمال مرحومہ و مبشرات مجھے مغفرت مرحومہ میں شبہ نہیں چاہئے کہ ان کی اولاد اور اقارب بھی صبر جمیل بامید اجر جزیل اختیار کریں۔ اگرچہ مرحومہ بہ تقاضا جذبات ان اشعار کی مستحق ہے، جو حافظ ابن حجرؒ نے اپنے استاد حافظ زین الدین عراقیؒ کی موت پر کہے ہیں ....

وَبَحْرُ الدَّمْعِ یَجْرِیْ بِانْدِلَاقٖ ۔۔۔ وَبَدْرُ الصَّبْرِ یَجْرِیْ فِیْ مِحَاقٖ

وَ لِلْاَحْزَانِ بِالْقَلْبِ اجْتِمَاعٌ ۔۔۔ یُنَادِی الصَّبْرَ حَیَّ عَلَی الْفِرَاقٖ

(آنسوں کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہوا جاری ہے اور صبر کا بدر "چودھویں کا پورا چاند" گرہن میں آ گیا اور دل پر احزان (غموں) کا اجتماع ہے۔ صبر کو آواز دے رہا ہے آ جا اس

جدائی پر میری امداد کر)

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

جمیع اقارب و متعلقین کی خدمت میں تعزیت نامہ ہذا عرض ہو۔

الکعیب (غمگین)

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۰)

شغلِ لطائف برکت کی چیز ہے' طالب علم کو بھی اذکار کی کچھ چاشنی رہے

۲۴ر ذوالقعدہ ۸۹ھ

محترم المقام قاضی مولانا عبدالکریم صاحب دامت مکارمکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موجب سرور ہوا۔ والدین کی رضا مندی اور آخری خدمت کی توفیق فضل عظیم ہے۔ دل آپ کی طرف متوجہ ہے رویا مبشرات میں سے ہیں اور احقر ناچیز کی توجہ پر دال ہے۔ شغل لطائف برکت کی چیز ہے۔ اس کے ساتھ مراقبہ توحید شہودی موجب تسکینِ قلب اور سبب ازدیاد ایمان ویقین ہے آپ کے فرزند ارجمند کا خط آیا تھا جواب دیا ہے۔ اس احقر کو اس سے بھی تعلق ہے اللہ اس کو صحیح خلف بنا دیں کہ آپ کے گھرانا میں دین کی یہ روشنی دیرپار ہے۔ چونکہ طالب العلم ہے اس لئے زیادہ اشغال واذکار کی طرف میں اس کو متوجہ کرنا نہیں چاہتا۔ البتہ کچھ چاشنی رہے تاکہ علم میں جان پیدا ہو اور بقول حضرت رومیؒ .... ۔

بیخ جملہ علمہا ایں است و ایں
تابدانی من کیم در یوم دین

(سارے علوم کی بنیاد یہی ہے کہ تو یہ جان لے کہ میں روز قیامت کونسے (لوگوں) میں ہوں گا)

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهَا وَارْحَمْهَا رَحْمَةً سَابِغَةً وَامْطِرْ شَآبِيْبَ رِضْوَانِكَ عَلَيْهَا وَعَلٰى اَوْلَادِهَا .

احقر شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۸۱)

مولانا مفتی محمودؒ سے مشاورت پر اظہارِ اطمینان ومسرت

۲۹ رذوالحجہ ۸۹ھ

محترم عزیزم قاضی صاحب رزقکم جذب الحق جل مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

نہ دوری دلیل صبوری بود
کہ بسیار دوری ضروری بود

(محبوب) سے دور رہنا اس سے صبر کر لینے کی دلیل نہیں کہ بہت دفعہ اس سے دور رہنا مجبوری سے ہوتا ہے)

جو حال ہے میری نظر میں محمود ہے۔ شعور سے ہو یا نہ ہو۔ کل جناب مفتی محمود صاحب جامعہ تشریف لائے تھے۔ ملاقات سے تسلی بخش معلومات ہوئے۔ احقر نے بھی مناسب مشورے دئے۔ آپ حضرات کی مساعی اللہ تعالیٰ کامیاب فرمادیں اور قبولیت اور

رضاءِ حق نصیب ہو۔" وَ اللّٰہُ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ " عزیزان کو بھی دعا کرتا ہوں اور مرحومہ کو بھی عمر اخیر ہے مختلف امراض کا ہجوم ہے۔ خاتمہ کی فکر ہے دعا صحت و حسنِ خاتمہ فرمایا کریں۔

احقر شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ : غلبہ خوفِ خداوندی کی علامت ہے۔

مکتوب (۸۲)

جامعہ اسلامیہ بہاول پور میں ملازمت کا آخری سال

۲۳ ر ستمبر ۶۹ء

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ !

کرامت نامہ ملا، خوشی ہوئی۔ میں ۹ ر ستمبر بہاولپور آیا ہوں۔ یہ آخری سال ہے۔ ۳۰ ر جون تک ان شاء اللہ تعالیٰ رہوں گا، پھر ملازمت ختم کردوں گا۔ اب بھی مجبور کر کے آنا پڑا۔ دعاءِ ترقیات کرتا ہوں۔ آپ اور آپ کے کل عزیزوں کے لئے۔ تعطیل سب مرض میں گذری اب بھی ہسپتال کے ڈاکٹر کے زیرِ علاج ہوں۔ دعاءِ صحت کریں مرض میں اسّی (۸۰) فی صد افاقہ ہے۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۴)

عروج کے بعد زوال بڑا سانحہ ہے
نصرتِ الٰہی کیلئے ولایت شرط ہے

۲۵ صفر ۹۰ ۱۳ھ

عزیز محترم قاضی صاحب وفقکم اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ مظہر احوال ہوا۔ تلاوتِ قرآن وقیام اللیل کے انوار سے محرومی پر شدید تأسف ہوا۔ دعاءِ تمکین واستقامت کرتا ہوں۔ لیکن عروج کے بعد نزول بڑا سانحہ ہے۔ دنیا کا نقصان مضر نہیں بلکہ اکثر اوقات میں تشبیہ بالانبیاء علیہم السلام کی وجہ سے موجب ترقی درجات ہیں، لیکن دین کی ایک سنت کا چھوٹ جانا یقیناً خسران ہے، جس کا تدارک مرنے کے بعد ممکن نہیں۔ فوائد بہیہ میں محمد بن عبادہ عالم کے احوال میں مذکور ہے کہ ان کی والدہ فوت ہوئی تو تعزیت کی گئی۔

ایک بار جماعت چھوٹ گئی تو سخت مغموم ہوئے اور احباب سے شکوہ کیا کہ والدہ کی موت سے بڑھ کر مصیبت مجھ کو پیش آئی اور تم نے تعزیت نہ کی۔ انہوں نے پوچھا وہ کیا کہا جماعت یا تکبیر اولیٰ چھوٹ گئی۔ بہرحال موت قریب ہے، کراماً کاتبین منتظر کتابت ہیں۔ حضور علیہ السلام کسل سے پناہ مانگتے رہے ہیں۔ "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ" جدوجہد کے ساتھ ہدایت الٰہی کا وعدہ ہے، وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا. اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا کے تحت قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ فاء تفریع دلیل ہے کہ مولا جو ولایت سے ماخوذ ہے نصرت الٰہی کے لئے ولایت شرط ہے جب اللہ کا قرب ہوگا تو

ت ہوگی۔ فقط والدعا۔ تمام برخورداران کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۴)

مولانا خیر محمد جالندھریؒ، تمام طبقوں کیلئے نقطۂ اتصال تھے

۲۷ررمضان المبارک ۱۳۹۰ھ

مخلصم فی اللہ زیدت معارفکم

سلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب میں تاخیر ہوئی کہ بچی کو خسرہ کی بیماری تھی۔ اب فاقہ ہے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے اور اپنی جماعت کے تمام طبقوں کے لئے نقطہ اتصال تھے۔ آپ کا جنازہ تاریخی اور شاندار تھا۔ آپ کے اشعار کا حسن ظن نہ صرف احقر کے لئے فالِ نیک ہے، بلکہ ظناً ذریعہ نجات اخروی بھی ہے۔ اَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ فِی الْاَرْضِ میرے لئے اور مولانا مرحوم کے لئے اور درحقیقت جو کچھ ہوا صرف الٰہی تصرف تھا، ورنہ عالم اسباب کی ظاہری کوشش میں پرستاران جاہ نے کمی نہیں کی تھی لیکن میں بہاولپور تھا کہ تقدیر تدبیر پر غالب آئی۔ بطور تحدث بالنعمت میرا مزاج فطرۃً یہ ہے کہ کسی جلسہ میں تقریر کرنے کی نسبت تقریر نہ کرنے اور کسی جنازہ میں امام بن جانے سے مقتدی بن جانے کو ترجیح دیتا ہوں اور قلباً پسند کرتا ہوں اور خواہش امامتِ مشاہیر کو تو ریاء اور شرک اصغر سمجھتا ہوں اور ایسے آدمی کا امام بن جانا صحت وکمال صلوٰۃ جنازہ میں مخل سمجھتا ہوں۔ ”وَ قَلِيْلٌ مَنْ هُوَ بَرِیْئٌ مِنْ هٰذَا الرِّيَاءِ“ ......دل سے

آپ کے مدرسہ وابستگان مدرسہ آپ کی اولاد اور عزیزان کے لئے دعا کرتا ہوں اور خود طلبگار دعا ہوں۔ آپ کے اشعار کو یاداشت میں رکھ دیا جامعہ کی ۱۸ ر نومبر سے ۲۷ ر دسمبر تک تعطیل ہے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
بہاول پور

مکتوب (۸۵)

ممبرانِ قومی اسمبلی کے ایمان کا امتحان

۲۵ ر ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ

مخلصم محترم قاضی صاحب زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ نے مسرور کیا۔ پابندی تہجد وغیرہ سے خوشی ہوئی آپ سے دل غائب نہیں۔ تشکیل آئین اسلامی کی تکمیل کے سلسلے میں جناب مفتی محمود صاحب کے بلانے پر لاہور میں چھ دن اور کسی قدر رات بھی کام کر کے معاملہ مکمل کر دیا۔

اب منظوری آئین کا مرحلہ باقی ہے جو تحت المشیت ہے میں بھی دعا کرتا ہوں اور تم بھی دعا کرو، اگر چہ حالات نا مساعد ہیں لیکن ممبران قومی اسمبلی کے ایمان کے امتحان کا موقعہ ہے کہ وہ وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔ برخوردار کا داخلہ قاسم العلوم موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے علم وعمل میں برکت عطا فرماویں۔ فقط والدعاء۔

شمس الحق افغانی / بہاول پور

نوٹ : برخوردار سے مراد مولوی حافظ عبدالحلیم سلمہٗ ہے۔ دورہ حدیث شریف سے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے فراغت کے بعد فنون کے مزید کتب کے لئے قاسم العلوم

ملتان داخلہ لیا تھا۔ حضرتؒ کی دعا اللہ تعالیٰ ان کے حق میں قبول فرمادیں۔ آمین۔

مکتوب (۸۶)

تلاوت، خالقِ کائنات سے حکماً ہم کلامی وحاضری، دربارِ الٰہی کی عظیم نعمت ہے

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۱ھ

محترم قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

دو ہفتہ کے بعد بیماری احباب کی دعا اور اللہ کے فضل سے دور ہوئی۔ اب صرف ضعف باقی ہے جو بتدریج کم ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سبب کفارہ ذنوب بنائے اور نعمتِ عافیت سے نوازے۔ تہجد کی توفیق سے مسرت اور کوتاہی تلاوتِ قرآن سے حسرت ہوئی۔ تلاوت خالقِ کائنات سے حکماً ہم کلامی وحاضری دربار الٰہی کی عظیم نعمت ہے اور حرمان یا قصور شانِ عبدیت میں نقص کی دلیل ہے۔ مولانا لطافت الرحمٰن کو مولوی عبدالحلیم سے کوئی ناراضگی نہیں۔ اس وقت وہ میرے سامنے ہیں، اس کے کہنے سے لکھ رہا ہوں۔ فقط والدعاء

مولانا لطافت الرحمٰن سلام کہتے ہیں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۸۷)

دورانِ امراض دل مطمئن تھا کہ یہ کفارۂ ذنوب کا سامان ہیں

۵؍ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

برادرم محترم قاضی مولانا عبدالکریم صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا عیادت نامہ بشکل جوابی تار پہنچا۔ ۵؍مئی سے ۱۴؍مئی تک بیماری تھی۔ جس کے متعلق میں نے گھر بھی خط نہیں لکھا اور اشاعت بھی بند کر دی تھی کہ احباب واعزہ پریشان نہ ہوں۔ ۱۵؍مئی کو یکدم سب امراض دور ہوئے۔ متعدد ڈاکٹر اور حکیم جو مصروف علاج تھے۔ ان کا بیان ہے کہ اس طرح فوری اعادۂ صحت صرف دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ امراض حسب ذیل تھے۔

(۱) ہچکی جو اس عمر میں خطرناک ہے۔ (۲) شدید بخار۔ (۳) پیٹ کا درد۔ (۴) قبض شدید۔ (۵) سقوطِ اشتہاء طعام اور ذیابیطس تو پہلے سے ہے۔ میرا دل دورانِ مرض میں مطمئن تھا کہ یہ امراض کفارہ ذنوب کا سامان ہیں۔ ان شاء اللہ انجام بخیر ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ اُمید ہے کہ تکفیر کی نعمت سے بھی اللہ نے نوازا ہوگا۔ پھر کئی احباب نے بذریعہ جوابی تار اور خطوط عیادت کی اور ملتان اور دین پور شریف خانپور وغیرہ مواضعات سے عیادت کنندگان بھی آئے۔ آپ اور آپ کی اولاد دواخوان کے لئے حسن عاقبۃ کی دعا کرتا ہوں۔

دعا گو و دعا جو شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۸۸)

دعا اور بزرگوں کے دو حکیمانہ نسخے برائے دفع بواسیر

۱۱ر جمادی الثانیہ ۱۳۹۱ھ

عزیزم سلمہ اللہ

بعد از سلام مسنون و دعاءِ صحت آنکہ میں نے آپ کے خط کا فوری جواب لکھا تھا۔ یہاں ڈاک بند ہو چکی تھی۔ چارسدہ میں ڈالنے کے لئے ایک ڈرائیور کو دیا نہ معلوم کیوں نہ پہنچا۔ مرض سے خاصی تشویش ہوئی۔ دعا بھی کرتا ہوں۔ اور بزرگوں کے دو مجرب نسخے ارسال کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اس سے فائدہ ہوگا اور آپریشن کی ضرورت نہ ہوگی۔ جس میں خدشات ہیں۔

(۱) مغز تخم نیم۔ مغز تخم بکائن اریٹھے کا چھلکا ہر چیز ایک ایک تولہ رسوت ۵ تولہ ان سب کو مولی کے بیس تولے پانی میں کھرل کرکے جب پانی جذب ہو جائے، تو حب نخودی بنا کر صبح شام نہار منہ دو دو گولیاں استعمال کریں۔

(۲) یا کوڑیاں جن پر سرخ لکیر ہو، ایک چھٹانک لے کر گوڈہ تمیکو ار سیر زیر و بالا دیکر کوٹالی میں رکھ کر گل حکمت کرے۔ جب خشک ہو جائے تو پاچکدستی یا اوپلوں کی اگمن محفوظ ہوا آگ دیں کشتہ ہو جائے گا۔ صبح ایک رتی مکھن کے ساتھ استعمال کریں۔ ان شاء اللہ سات دن میں آرام ہو جائے گا۔

دعا گو

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۸۹)

دفعِ مرض اور عقدہ علمی کے حل کے وظائف

۲۸ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ

عرفان مآب قاضی عبدالکریم صاحب زیدہ مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں بحمد اللہ اللہ کے فضل اور آپ جیسے اخوان واحباب کی دعاؤں سے تندرست ہوں۔ ۳۰ / جون سے تعطیل عام کی وجہ سے مع اہل عیال گھر جاؤں گا۔ گرمی کی وجہ سے کچھ پھوڑے نکلے ہیں۔ مرہم اور دوا کر رہا ہوں اللہ کے فضل سے درست ہو گئے ہیں، لیکن گرمی کی وجہ سے باہر نکلنے کے قابل نہیں۔ ذیابیطس کی وجہ سے تپش ناقابل برداشت ہے اور پھوڑے پھر بہت دنوں میں ٹھیک نہیں ہوتے۔

(۲) ۶۲ کی تنخواہ والا خواب آپ عمر پر محمول نہ کریں۔ عدد کا کبھی کنایہ...... عن القلۃ او الکثرۃ ...... بھی ہوتا محتمل ہے۔ آپ کی تنخواہ سوا یا زیادہ ہو، لیکن اس دور کے مشاہرات کے اعتبار سے ۶۲ یا اس سے بھی کم سمجھو نظر بر کام ولیاقت اور اگر ضرور آپ عدد ہی مراد لیتے ہیں تو مشاہرہ تدریس کا ہوتا ہے تو اس پر آپ محمول کیوں نہیں کرتے کہ آپ کا زمانہ تدریس تعلیم ۶۲ سال ہے، کیونکہ یہی وقت مشاہرہ کا وقت ہے اس سے قبل کا وقت بلا مشاہرہ ہے اور خواب میں قوۃ متخیلہ اس قدر ہیر پھیر کر سکتی ہے یا تعبیر میں ہیر پھیر ہو سکتی ہے۔ بہر حال میں مطمئن ہوں کہ عمر کی طرف اشارہ نہیں۔ میں درازی عمر کی دعا کرتا ہوں اور توفیق تلاوت قرآن کی بھی۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ مدرسہ کی غیبی امداد فرما دیں۔ عقدہ علمی کے حل کے لئے سورۃ الم نشرح خارج صلوٰۃ ۴۱ بار معمول ہے اور مؤثر ہے احقر نے کامیابی امتحان کے لئے جس کو بتلایا فائدہ ہوا اور دفع مرض کے لئے "رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ

الرّاحِمِیْن" ۴۱ بار یہ تصور مقصد مؤثر ہے۔ اول علاج مرضِ جہل اور دوم علاج مرضِ بدن سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۰)

اوقاتِ خاصہ میں دعاؤں کا اہتمام

۲۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ

محترم القدر جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت معارفکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خط پہنچا، مولوی عرض محمد صاحب کی وفات سے بڑا صدمہ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت نصیب فرمائے۔ خدا کرے کہ اس کا مدرسہ قائم رہے۔

۲) اوقاتِ خاصہ میں دعا کرتا ہوں۔ خاص کر ۲۱ رمضان المبارک کی شب کو جس میں اس سال آثار لیلۃ القدر متوقع تھے۔ اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت ظاہری اور تزکیہ باطنی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ عمر پر کیا بھروسہ نہ معلوم موت آئے، ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہئے اور زادِ تقویٰ کرنا چاہئے۔ برخوردارم مولوی عبدالحلیم و دیگر برخورداران کے حسنِ خاتمہ اور استقامت و صلاح کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۰ نومبر سے ۲۶ نومبر تک بہاولپور میں مکان میں رہوں گا، جامعہ جانا نہیں۔

شمس الحق افغانی ماڈل ٹاؤن بی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۱)

تشکیل و تکمیلِ آئین کی مساعی

۱۳۹۲ھ

محترم المقام قاضی صاحب زید فضلہ

بعد از سلام مسنون و دعاء ترقیات آنکہ آئینی کمیٹی جمعیۃ علماء اسلام نے مجھے بحیثیت رکن کمیٹی پشاور میں بلایا، لیکن اسی دن بچی کو ہسپتال میں پہنچانا تھا۔ جناب مفتی محمود صاحب کو میں نے ٹیلیفون پر حال بتایا، اس نے کہا کہ دوسرا اجتماع لاہور میں ہوگا، چنانچہ میں لاہور کے اجتماع میں ۲۵ر جنوری سے ۲۹ر جنوری تک شریک رہا اور دن رات کام کیا۔ آئین اسلامی کو تکمیل کی شکل دیدی۔ پشاور میں جو مختصر کاروائی ہوئی تھی، وہ بھی مجھے سنادی۔ اس کی بھی توثیق کی گئی اور ۳۱ر جنوری کو میرے کہنے پر مفتی صاحب نے تکمیل آئین کا اعلان بھی کیا۔ میں بہاولپور واپس آیا۔ اب تیار کردہ اسلامی آئین کا انگریزی ترجمہ کرانا ہے کہ وہ اجلاس ڈھاکہ میں ممبرانِ قومی اسمبلی میں تقسیم ہو سکے۔ بہرحال علماء کے ذمہ جو کچھ تھا، وہ پورا ہوا۔ مفتی صاحب خود بھی بڑے کام کے آدمی ہیں اور دوسروں سے بھی کام لینا جانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ کوشش کامیاب فرمادیں۔ برخوردار کو اگر تخصص میں بھیجنا ہے تو مولانا یوسف کے مدرسہ کراچی میں بھیج دیں۔ میں نے ۱۴ر دسمبر کو استعفاء دیدیا ہے، لیکن منظوری کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر درس کا خیال ہو، تو مناسب جگہ تلاش کی جائے۔ خیر التعلیقات کی اشاعت بہتر ہے، لیکن ان میں اگر زوائد ضروری مضامین کا مرقاۃ سے اضافہ کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ سب حضرات کو سلام دعا کرتا ہوں۔

نوٹ :- ۳۰ر جون تک تو بہرحال ملازمت ہے۔

شمس الحق افغانی

مکتوب الیہ کی وصیت :

نوٹ :- احقر نے ۵۷/۱۳۵۶ھ میں خیر المدارس جالندھر میں مشکوٰۃ شریف خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ سے پڑھی ہے۔ والحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت الاستاد کی برکت سے بارہا اس کے پڑھانے کا موقع نصیب ہوا۔ اس سلسلہ میں مختلف ابواب پر بالخصوص کتاب الایمان پر کچھ نوٹس خیر التعلیقات کے نام سے لکھتا رہا۔ اس وقت وہ بالکل منتشر اور پراگندہ اوراق میں رف کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں۔ زندگی کا اعتبار نہیں۔ انہیں بغیر خصوصی ترتیب اور گہرے مطالعہ سے نظر ثانی کے ہرگز شائع نہ کیا جائے۔ عبدالکریم غفرلہ ولولدیہ

مکتوب (۹۲)

حضرت کشمیریؒ کی درسِ کتاب وسنت سے دلچسپی

۱۳۹۲ھ

محترم جناب قاضی عبدالکریم صاحب زیدت عوارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں بحمد اللہ ۲۱/اپریل سے تندرست ہوا ہوں۔ سالانہ امتحان عنقریب شروع ہے۔ آخر جون میں تعطیلات دو ماہ ہوں گی۔ استعفاء دے چکا ہوں۔ ۱۴/دسمبر ۷۲ء کو منظور ہوگا۔ ملازمت کے ترک کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ لیکن ضعف اس قدر ہے کہ کسی سفر کا قابل نہیں اور ڈاکٹروں نے بھی ممانعت کی ہے۔ رویا صالحہ آپ کے مبشرات ہیں۔ عرفان اور صحیح سیاست نصیب ہونے اور حضرت علامہ کشمیریؒ سے آپ کے علمی ربط کا نشان ہے۔ پروگرام دلچسپی کی دلیل ہے کہ حضرت کو جمعہ اور درس کتاب وسنت

سے دلچسپی ہے۔ سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ از شمس الحق افغانی

بہاولپور

مکتوب (۹۳)

محفوظ اور معصوم میں فرق

۲۳ رصفر ۱۳۹۲ھ

سراپا اخلاص ومودت شرّفکم اللہ بانوار المعرفة

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! نمیقہ آں عزیز کاشفِ احوال ہوا۔ توفیق قیام اللیل و تلاوت قرآن سے خوشی ہوئی۔ مزید شوق و ذوق و استقامت کی دعا کرتا ہوں۔ باقی اِحْسَاسِ عِصْیَان مَعَ التَّأَسُّفِ وَالجِدِّ فِی الطَّاعَةِ علامتِ محمودہ ہے۔ واثر قبول و ایمان ہے۔ اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ انبیاء علیہم السلام معصوم ہیں۔ اولیاء واصلین محفوظ ہیں، فرق بین المعصومیت و المحفوظیت یہ ہے کہ معصومیت میں صدور معصیت میں استحالہ شرعیہ ہے، لیکن محفوظیت کی صورت میں استحالہ شرعیہ نہیں اور استحالہ عقلیہ دونوں جگہ نہیں۔ کبھی صفاتِ جلالیہ کی تجلیات سے محفوظین بلکہ معصومین کو بھی احساس عصیان ہو جاتا ہے اور ایسے مواقع میں وہ کثرت استغفار کرتے ہیں، پھر بھی وَ اِنَّهٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ کا احساس ہوتا ہے۔ باقی مقام صالحین صحتِ اعتقاد کے بعد غلبہ حَسَنَات عَلَی السَّیِّاٰت سے حاصل ہو جاتا ہے، جس میں استغفار وتوبہ لازم ہے یا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰهِ جَمِیْعًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ رہا احقر کو خواب میں حالت مخصوصہ میں دیکھنا، جس کا وجہ کی تقبیل سے تعلق ہے۔ یہاں وجہ کی تعبیر توجہ قلبی ہے۔ فَافْهَمْ

وَجْهَکَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا اس پر دال ہے۔ باقی اتصال صدرین میں ڈنڈے کا مانع ہونا ہے، وہ حجابِ خفیف کی علامت ہے، کیونکہ وہ مانع جزئی ہے کلی نہیں یہ کوتاہی یا احقر کی طرف سے ہے یا آپ کی طرف سے دونوں کو تنبیہ ہے، دونوں کو توجہ افادہ واستفادہ کی سعی بلیغ کرنا چاہئے۔ سب متعلقین کے لئے دعا کرتا ہوں۔ بس ٹھہرانا دلیل تعلق وتوجہ ہے اور ڈنڈے کا حائل ہونا قطع تعلق وتوجہ کی دلیل نہیں، بلکہ غفلت کی دلیل ہے۔ سب اعزہ احباب کو دعا مریضوں کی صحت کی دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

نوٹ: یہ کوتاہی یا احقر کی طرف سے ہے یا تیرے طرف سے۔ کیا حد ہے فناءِ نفس کی۔ اَعْلَی اللّٰہُ اَجْرَھُمْ وَ اَفَازَھُمْ بِاَعْلَی الدَّرَجَاتِ فِی جَنَّاتِ النَّعِیْم۔

مکتوب (۹۴)

ضعفِ وامراض کے باوصف معمولات میں فرق نہیں آیا

۲۹ ربیع الثانی ۱۳۹۲ھ

محترم المقام عزیز القدر رزقکم اللہ العافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! وتر اوّل اللیل میں پڑھا کریں۔ صحت وعافیت کی دعا کرتا ہوں۔ وقارِ دین وعلماء کی دعا کرتا ہوں۔ لیکن مراقبہ میں نا اُمیدی معلوم ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ ایسا نہ ہو۔ سعی بہرحال لازمی ہے۔ پشاور ہسپتال موزون ہے۔ اللہ تعالیٰ علاج کامیاب کردے۔ میرے ذیابیطس کا علاج جاری روزمرہ انجکشن اور دو گولی ڈیجنز استعمال

کررہا ہوں۔ شاذ و نادر بد پرہیزی بھی ہو جاتی ہے۔ دو ماہ سے پیشاب میں شوگر ختم ہے، لیکن خون میں تھا جو زیادہ خطرناک ہے، لیکن ۹ رجون ۱۹۷۲ء کے ٹسٹ کرانے سے معلوم ہوا کہ خون میں بھی شوگر نل ہے اور حالت معمول پر آ گئی، لیکن عمر کے لحاظ سے کمزوری لازمی ہے۔ بہرحال اس وقت وہ قوت جو تدریس یا تصنیف کے لئے ضروری ہے، وہ جواب دے چکی ہے، لیکن بحمد اللہ معمولات کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ اسمیں فرق نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرماویں۔

۲) آیت اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ میں سیر آفاقی کی طرف اشارہ ہے اور آخر آیت رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ میں فکر آخرت کی طرف ترغیب ہے۔ برخوداران کے لئے بھی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی آفات سے محفوظ رکھے۔ اور مدرسہ کا غیبی سامان کردے۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۹۵)

حکومت کا رئیس الجامعہ کے عہدہ پر اصرار، اور درس المعارف کی اشاعت

۱۶ / رجب ۱۳۹۲ھ

الفاضل النبیل قاضی عبد الکریم صاحب زیدت فضائلکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! شوگر پیشاب میں ختم ہے، لیکن خون میں منتقل ہوا ہے۔

علاج جاری ہے۔ کافی فائدہ ہے۔ ڈاکٹری بورڈ نے تقریر وتصنیف پر پابندی لگائی ہے۔ میں نے سابق دوسالوں کی طرح امسال بھی استعفا کی خواہش کی۔ حالانکہ عمر ۷۷ سال ہے۔ محکمہ اوقاف نے غالباً ۷۷ سال یا اس سے زائد عمر کی ملازمین کو ریٹائر اور سبکدوش کیا' جس میں کاظمی صاحب اور ہاشمی صاحب وغیرہ بریلوی حضرات بھی ہیں مؤخر الذکر خود لاہور گئے۔

لیکن میری توسیع کردی گئی اور وائس چانسلر کا عہدہ یعنی رئیس الجامعہ کا عہدہ بھی سپرد کیا گیا۔ میں نے اس عہدہ کے متعلق عارضی طور پر منظوری تو دیدی، لیکن عرض کیا کہ مستقل رئیس الجامعہ کسی اور صاحب کو مقرر کیا جائے، کیونکہ یہ انتظامی عہدہ ہے، دنیوی فوائد تو ہیں، لیکن حکام سے وقتاً فوقتاً ملاقات ضروری اُمور کے لئے ہوتی ہے' جو خلاف عادت ہے اور تعطیلات گرما میں بہاولپور رہنا بھی دشوار ہے۔ اس عہدے کا حکم گورنر صاحب پنجاب کی طرف سے آچکا ہے۔ یہ رعایت فی الحال دی گئی ہے کہ تعطیلات یہاں گذاروں گا اور رئیس الجامعہ کا عہدہ سے متعلق چک اور بلہائے تنخواہ و دیگر دستخطی کاغذات افسر متعلقہ ترنگزئی میرے پاس لایا کرے گا۔ تین افسر اس بارے میں دستخط کرانے یہاں آئے ہیں اور سلسلہ آمد جاری ہے۔

(۲) حضرت شاہ غلام علی صاحب سید الطائفہ کے در المعارف کے ۲۹ ملفوظات کا ترجمہ بہترین کار خیر ہے اور در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ حاشیہ سے مزید خوشی ہوئی کہ اغلاق باقی نہ رہے اور نفع تام اور عام ہو۔ مقبولیت عنداللہ کی دعا کرتا ہوں۔ ۱۴ ر ستمبر تک تعطیل ہے .... سب اعزہ واحباب کو دعا وسلام عرض کریں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ

شمس العرفان :

نوٹ : درّ المعارف میں سے حضرت شاہ صاحبؒ کے ۲۹ ملفوظات جو آپ نے ماہ مبارک کی تاریخ اوّل سے تا ۲۹ روزانہ اپنے مجالس مبارکہ میں حاضرین کے سامنے بیان فرمائے، وہ بترجمہ اردو حال المتن احقر نے مرتب کر لئے تھے۔ حضرت نے اس پر خوشی کا اظہار فرمایا ہے۔ بحمد للہ ۱۳۹۲ھ میں حضرت شاہ صاحبؒ کے ان ملفوظات کا یہ ترجمہ بعنوان شمس العرفان چھپ چکا ہے اور اسی سال سے گذشتہ سال ۱۴۲۳ھ کے رمضان شریف تک بعد العصر ختم خواجگان رحمۃ اللہ علیہم کے بعد جامع مسجد محلہ برہ خیل متصل نجم المدارس میں بقید تاریخ مسلسل اس کو پڑھا جارہا ہے۔ یہ حضرتؒ کی دعا کا مبارک اثر ہے۔ والحمد للہ۔

مکتوب (۹۶)

سقوطِ مشرقی پاکستان کا صدمہ

یکم ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ

جامع العرفان والایقان قاضی صاحب زیدت معارفہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! فی الحال بحمد اللہ خیریت ہے اور آپ اور آپ کے اخوان و فرزندان و مولوی عزیز الرحمٰن مدرس نجم المدارس کے لئے تحصیل مقاصد کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق طاعت میں اور اضافہ کردے اور حل مشکلات کے لئے غیبی سامان مہیا فرماوے۔ سقوطِ مشرقی پاکستان سے جو ملی اور اسلامی اور فوجی عظمت مجروح ہوئی وہ زخم ناقابلِ اندمال ہے۔ بھلائے نہیں بھولتا شب کے اکثر حصے میں اس اندوہناک تصور سے نیند نہیں آتی، پھر دعا کر کے حوالہ خدا کرتا ہوں۔ اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو

معاف کر کے حالات کی اصلاح فرماوے۔ کئی دن سے الحق اکوڑہ خٹک کے لئے مولوی سمیع الحق صاحب نے سقوطِ مشرقی پاکستان پر مضمون لکھنے کی درخواست کی ہے۔ قلب وقلم میں قوت ہی نہ تھی کہ اس پر کچھ لکھتا، لیکن کل پرسوں تک کچھ لکھ کر بھیج دوں گا۔ مولوی عبداللطیف صاحب، مولوی عبدالحلیم صاحب کو دعا وسلام کہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اس دور فتن میں کم از کم ایمان پر خاتمہ تو نصیب ہو، اگرچہ صلاحِ عمل اور تقوی سے محرومی ہے۔ جناب مفتی محمود صاحب یہاں آئے تھے۔

نوٹ : ع ہر چند شوی عالی تو میل باعلیٰ کن

ترجمہ : (تو جتنا بھی بلند مرتبہ ہو جائے، پھر بھی اعلیٰ کی طرف میلان کرتے رہئے) قرب الٰہی کے درجات غیر متناہی ہیں، اسی لئے سید الانبیاء علیہ وعلی آلہ واصحابہ من الصلوٰت افضلہا کا وظیفہ بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْماً (اے اللہ میرے علم کو بڑھا دے) کا رہا۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاولپور

مکتوب (۹۷)

ترحم علی الصغائر کی واضح تعمیل

۳ / اکتوبر ۱۹۷۳ء / ۱۳۹۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مجھے جلد واپسی کی ضرورت ہے، لیکن آپ کے اصرار کے پیش نظر اگر یہ ممکن ہو کہ میں ڈیرہ اور کلاچی سے فارغ ہو کر ۱۳ / اکتوبر بروزِ اتوار ہوائی جہاز

کے لئے (۲۰-۱) ایک بجکر بیس منٹ ڈیرہ کے ہوائی اڈے پر پہنچ سکوں تو ضروری کام چھوڑ کر اور رخصت لے کر آپ کے اجتماع میں شریک ہو سکوں گا۔ باقی مزید تاخیر میرے لئے ممکن نہیں۔ گھر میں بیماری ہے، مناسب ہے کہ آپ دونوں حضرات باہمی مشورہ سے پروگرام بنالیں۔

شمس الحق افغانی

بہاول پور

نوٹ: ترحم علی الصغائر کی مکمل تعمیل ہے۔ فعلی اللہ اجرھم حیاً و میتاً۔

مکتوب (۹۸)

اہلیہ کی بیماری اور معالجہ و خدمت

۹ رنومبر ۱۹۷۳ء

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! آپ کا ایک نومبر کا خط مجھے آج ۹ رنومبر کو ملا اور دس دن ہوئے کہ میری اہلیہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور ایک ہفتہ سے ان کو پشاور لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ بناء بر آں آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اس تنگ فرصت اور شدید بیماری میں مریضہ کی نگرانی چھوڑ کر میں کیسے سفر کر سکتا ہوں۔ آپ سے بھی دعاءِ صحت کی درخواست ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ جلسہ کامیاب رہے۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۹۹)

غیب سے اعجازی نصرت کا اظہار

۳۰ رشوال ۱۳۹۳ھ

محترم المقام جناب قاضی صاحب زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط پہنچا۔ اہلیہ احقر پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ جس سے سر دماغ زبان اور پوری دائیں جانب تا قدم پر اثر ہوا تھا۔ جس وحرکت زبان اور شنوائی بند تھی۔ دماغ سب معلومات سے خالی ہو گیا تھا۔ عام دعاؤں کے علاوہ آپ جیسے احباب کی دعا بظہر الغیب کا اثر تھا کہ جب ہم نے ہسپتال میں مریضہ کو داخل کیا تو ہسپتال میں دوا بھی وہی دی گئی جو گھر پر ڈاکٹری تشخیص کے تحت ہم مریضہ کو دے رہے تھے، لیکن جس دن داخل کیا صرف دو دن گذرنے پر حالات درست ہو گئے اور ڈاکٹر نے گھر واپس لے جانے کی اجازت دی، لیکن احتیاطاً ہم نے دو چار روز اور بھی ہسپتال میں ان کو رکھا۔ اب بحمد اللہ تندرست ہے، جو اس عمر اور ضعف کی حالت میں غیب سے اعجازی نصرت کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ برخورداران کے لئے دعا علم وعمل کرتا ہوں۔ اللہ مجمع المدارس کو ترقی دے۔ آپ کے قصیدہ بردہ ۱۴۱ بار کا عمل گھر والی کو بتلایا بہت دعائیں دیں۔ سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

مکتوب (۱۰۰)

خدمتِ دین پیش نظر ہونا چاہئے

۲۸ رذی قعدہ ۹۳ھ

محترم قاضی صاحب زیدت فیوضکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! ۲۵ رذی قعدہ کا خط پہنچا۔ میرے خیال میں اسلام آباد کی تجویز بہتر ہے۔ مرکز ہونے کی وجہ سے قابل آدمی کے لئے آزادانہ خدمت دین کے باوقار مواقع وہاں کافی ہیں۔ ابتدائی معاوضہ اگر کم ہو تو بھی مستقبل قریب میں بہتر سے بہتر صورت پیدا ہونے کی توقع ہے۔ بہر صورت خدمت دین پیش نظر ہونا چاہئے۔ خدا خود میر سامان است ارباب توکل را ۔ میں دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

ترنگزئی چارسدہ ضلع پشاور

ف:۔ غالباً برخوردار حافظ مولوی عبدالحلیم سلمہٗ کے لئے شغل تدریس خطابت وغیرہ کے لئے مشورہ طلب کیا گیا ہوگا۔

مکتوب (۱۰۱)

تدریس پر مسرت، شرحِ صدر اور اعانت وفیضانِ علم کی دعا

۱۹ رمحرم ۱۳۹۴ھ

العالم العارف قاضی عبدالکریم صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! برخودارم مولوی عبدالحلیم کی تدریس مدرسہ فرید آباد خانیوال

میں۔ اللہ تعالیٰ شرح صدر کر کے اس کو اپنی اعانت و فیضان علم سے نوازے۔ صورت موزون ہے۔ ان شاء اللہ حضرت مخدوم صاحب کی کتاب کی نقل شغل بابرکت ہے۔ یہاں گھر میں افاقہ ہے۔ برخوردار انم سلام عرض کرتے ہیں۔ اپنے اقارب اور متعلقین کو سلام و دعا عرض کریں۔

شمس الحق افغانی/ترنگزئی

مکتوب (۱۰۲)

مرضِ مؤمن کفارۂ ذنوب ہے

۲۸ رشعبان ۹۴ھ

محترم عزیز رزقکم اللّٰہ الشفاء والعافیۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! اخلاص نامہ موصول ہوا۔ جس سے سراء بعد الضراء کی کیفیت حاصل ہوئی۔ یہ راز آپ خوب جانتے ہیں کہ مرض مومن کفارہ ذنوب ہیں، مرض سے جو تکفیر ہوتی ہے، لاکھوں روپے کے صدقے اور ہزاروں رکعات کے نوافل سے نہیں ہوتی اور بقول حضرت امام شافعیؒ کے کہ صبر و نیت کی بھی اس میں ضرورت نہیں۔ مجھے یہ بیماری چالیس برس سے ہے۔ ابتداء تقریباً ۳۳ء میں جبکہ میں مدرسہ ہاشمیہ سجاول میں قبل از مدرسی دیوبند اول مدرس تھا۔ اس کا ایسا شدید حملہ ہوا کہ ایک ایک منٹ کی تکلیف کو میں نے نزع کی تکلیف تصور کیا، لیکن الحمد اللہ صبر و استقامت سے برداشت کیا۔ علاج بھی بے اثر رہا، لیکن مرض دور نہ ہوا، اس کے بعد ۳۷ یا ۳۸ سال سے بواسیر کے مَسّے موجود ہیں، لیکن نہ کبھی درد ہوا، نہ جریان خون الا نادراً فی العام مرۃً۔ میں دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ غیبی تصرف سے یا ان گولیوں کو مؤثر بنا کر آپ کو اس تکلیف سے نجات دلائے۔

آپ اور آپ کی اولاد خصوصاً مولوی عبدالحلیم جو ابھی ملنے کو بھی آئے تھے۔ دعا عموماً کرتا رہتا ہوں۔ خاص کر رمضان میں۔ تعطیلات گرما جولائی اگست گذاری، پھر سخت بیمار ہوا۔ اس لئے مزید ایک ماہ ستمبر کی رخصت لی۔ اب افاقہ ہے۔ لیکن ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ضعف کے باوجود رمضان کے معمولات میں اس کو مانع نہ بنائے اور توفیقِ معمولات عطا فرماویں۔ (۲) کتے کی آواز تنبیہ ہے جو دلیلِ مقبولیت ہے۔ کتا آقا کی وفاداری میں معروف ہے۔ اس کی زبان سے عبادت کے لئے جگانا اپنے آقا ربّ العالمین کی عبادت کی ترغیب ہے۔ (۳) میں ایک ماہ تقریباً بخار کی آگ سینکتا رہا بعد ازاں برودت صحت نصیب ہوئی۔ آپریشن نہ ہونے میں حکمت ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس میں اور نقصان مضمر ہو۔ عَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّ ھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ۔ (بقرۃ:۲۱۶) (اور شاید تم کو بھلی لگے، ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں)

فقط والدعا

شمس الحق افغانی / بہاول پور

مکتوب (۱۰۳)

درسِ قرآن کے انوار و برکات اور نقد ثمرات

۱۴ ارشوال ۱۳۹۴ھ

مخلصم قاضی عبدالکریم صاحب اکرمکم اللہ فی الدنیا والآخرۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! آپ کا خط ملا۔ الحمدللہ کہ اس احقر ہیچمدان کی تشخیص کی رویا صالحہ رمضان میں توفیق تلاوت وطاعت و درس قرآن اور سید الکائنات علیہ السلام کی تشریف آوری سے درس قرآن کی مقبولیت مستند طور سے ہوگئی۔ اب آپ کو شک نہیں رہے گا، کیونکہ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔ (حضور ﷺ

فرماتے ہیں جس کسی نے مجھے خواب میں دیکھا، تو اس نے مجھے (واقعی) دیکھا، کیونکہ شیطان کو میری صورت بنانے کی قدرت نہیں) کیا غیر مقبولین کے ایسے احوال ہو سکتے ہیں۔(۱) قاری نور الحق بہاولپوری نے ایسا ہی ایک خواب احقر کے درسِ قرآن کے متعلق دیکھا تھا کہ فاروقی مسجد میں جہاں میرا درسِ قرآن ہوتا تھا، حضور علیہ السلام تشریف لائے کہ میں درس سننے آیا ہوں۔اس پر جب میں آیا تو حضور ﷺ کو مسند درس سپرد کر دیا اور خود شاگردوں کی صف میں باادب بیٹھ گیا۔حضور ﷺ کے اصرار پر چند منٹ درس دیا۔ (۲) مولوی سید صفی اللہ صاحب جو میرے خلیفہ مجاز ہیں اور فاضل دیوبند اور اس کے کافی مرید ہیں۔اس نے خواب دیکھا کہ میں بہاولپور میں آپ کے درسِ قرآن میں ہوں کہ اولوں کی شکل میں انوار برسنے شروع ہوئے۔مولوی صاحب نے کہا کہ مجھے ایک نورانی شخص کہتا ہے، اس کو چن کر اپنی چادر میں جمع کرو۔یہ انوار درسِ قرآن کے ہیں۔میں نے جمع کیا اور سینے سے لگایا۔یہ دونوں اُمور باہم مماثل ہیں۔تسلی کے لئے لکھا۔ اللّٰھم زد فزد۔سب احباب کو سلام۔

شمس الحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۱۰۴)

تعلق مع الشیخ اور تکمیلِ سلسلہ کے منامی اشارات

۱۴ ذی الحجہ ۹۲ھ

عزیزم سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون و دعاءِ ترقیات آنکہ ڈیرہ سے واپسی کے بعد انفلوئنزا کا حملہ ہوا جو ڈاکٹر صدیقی، ڈاکٹر سراج پشاور کی تشخیص کے بعد از استعمالِ دوا اللہ نے صحت عطا

فرمائی۔ آپ کے معمولات سے مسرت ہوئی۔ خداوند تعالیٰ مزید استقامت بخشے کہ اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ جو اولیاء کرام کا مسلم مقولہ مؤید بالقرآن ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلَائِکَۃُ......الخ۔ (حم سجدہ:۳۰) (تحقیق جنہوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے، پھر انہی پر قائم رہے، ان پر اترتے ہیں، فرشتے۔الخ)

۱) رویا اربعہ کی جو تعبیر ذہن میں آتی ہے وہ یہ ہے۔ خواب (۱) کی تعبیر یہ ہے کہ آپ کا احقر کے ساتھ ایک وسیع مکان میں موجود ہونا تکمیلِ سلسلہ و تعلق مع الاحقر کی علامت ہے اور برائے نام دیوار جو ہاتھ لگانے سے ختم ہو جاتی ہے، صرف حائلِ صوری ہے۔ حقیقی نہیں اور یہ وساوس کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے جو کالعدم ہے۔

۲) مکان کے دو در جو نقشبندیہ و چشتیہ صابریہ کی صورت ہے، جس پر جس شخص اور جس سلسلہ کا غلبہ ہو، اس کے پاس اس در سے آنا چاہئے۔ یہی اشارہ کا مطلب ہے۔

۳) حضرت لاہوریؒ و حضرت درخواستی کی معیت قادریہ میں اشتراک کی طرف اشارہ ہے اور لکی مروت نہ جانے کا اظہار غیر ضروری ہونے کی طرف اشارہ ہے اور اوقاف کا ذکر کہ ان کے حکمِ حاکم سے مجبوراً جا رہے ہو یا عذر گلہ کے باوجود اختیاراً اگر صورت دوم ہے تو ضروری نہیں۔

۴) میں اشارہ ہے کہ انوار سلسلہ نقشبندیہ کی تجدید اس امر کی دلیل کہ وہ انوار حسب ضابطہ ملتوی ہوئے ہیں، منقطع نہیں۔ فقط والدعاء

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۰۵)

متوسلین کے غیر شرعی حرکات کے ارتکاب پر اظہارِ افسوس

۲۱؍اپریل ۱۹۷۸ء

محترم القدر قاضی مولانا عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب خط تحریر ہے۔ حضرت مولانا عزیر گل صاحب کے تاثر اور تشبیہ بالمقبولین سے مسرت ہوئی۔ اور حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اثرات بھی دلیل قبول و برکت ہے۔ طلبہ یا مدرسین حضرات کا محمدی سکون و اخلاق کو چھوڑ کر مغربی طرز کو اختیار کرنا قابلِ افسوس ہے۔

جن حضرات کو احقر سے بیعت کا تعلق، ان کا ایسے اُمور کا ارتکاب کرنا تمام مشائخ سلسلہ کے لئے اذیت روحانی کا موجب جس میں دین و دنیا کا نقصان ہے۔ فقط دعاو اصلاح احوال کرتا ہوں۔ شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۰۶)

اوامرِ الٰہی کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب روحِ تصوف ہے

۱۴؍جولائی ۱۹۷۸ء

اخلاص مآب جناب قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! چند دن قبل مولوی عبدالحق صاحب ٹانک کی وفات پر

تعزیت کا خط آپ کو لکھ چکا ہوں۔ خط پہنچ گیا ہوگا۔ آپ کی فکرِ اصلاح قابل تحسین ہے۔
روحِ تصوف یہ ہے کہ وصول الی اللہ وقرب الٰہی کا واحد ذریعہ اتباع شریعت یعنی اوامرِ الٰہی
کی بجا آوری اور منہیات سے اجتناب ہے اور یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ بشرطیکہ
دوام واستقامت ہو۔ اس سلسلے میں زیر اختیار اُمور میں عزم وہمت اور مقابلہ نفس وشیطان
کی ضرورت ہے۔ (۲) دوم غیر اختیاری اُمور میں کلیۃً اور اختیاری اُمور میں بھی عزم کے
علاوہ تضرّع کے ساتھ دعا توفیق الٰہی دوام کے ساتھ کرنا ضروری ہے۔ پھر عقدۂ اتباع شرع
کی کشائش لازمی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ سب برادران وبرخورداران واحباب کو دعا۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی چارسدہ

مکتوب (۱۰۷)

بعض رویا کے دلچسپ تعبیرات اور منامی ہدایات ومبشرات

۲۸ رمئی ۱۹۷۰ء

عزیزم قاضی صاحب زید عرفانہ

بعد از سلام مسنون بجواب اخلاص نامہ تحریر ہے کہ خط کا جواب کیوں نہ پہنچا۔ جبکہ
آپ کے لفافہ پر میرا یہ لفظ حسب عادت لکھا ہوا ہے کہ جواب دیا گیا۔
نمبر ۱ تا نمبر ۴ سے معلوم ہوا کہ مانع قرب الٰہی امور میں کافی کمی ہے۔ اسم ذات کے ذکر تحت
العرش قیام اللیل تلاوت سوا پارہ ارتکاب مغضوبات الٰہی میں کمی اسی طرح وساوس کی کمی کی
حالت نہایت امید افزا ہے۔ انفاس العارفین کے واقعات کی تحریر موجب برکت ہے۔ وَ
بِذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَتَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ (اللہ والوں کے تذکرہ سے رحمتیں نازل ہوتی ہیں)

مشہور ہے۔ لہٰذا اجازت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تسکین کے لئے اجازت دیتا ہوں۔
البتہ جو واقعہ عوام کے لئے شبہ وغلط فہمی پیدا کرنے کا موجب ہو وہ ترک کریں اور جس میں
طاعت کی ترغیب اور معصیت کی ترہیب ہو، اس پر اکتفا کریں۔

(۲) خواب نمبر ایک میں مٹی کا مخروطی ٹیلہ جو بلند ہے اس پر نشست ہے۔ وہ...... اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ (فاطر:۱۰) (اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمے اور کام نیک اس کو اُٹھالیتا ہے) کی روحانی رفعت کی مثالی صورت ہے تنگی اور خشک پنجے کی گندگی جو منفصل ہیں، وہ بعض امور مانع قرب الٰہی کی مثال ہے۔ اس کے لئے بزرگوں کا یہ مراقبہ آدھ گھنٹہ یا کچھ کم تجویز کرتا ہوں۔ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَمَا تُخْفِي الصُّدُورُ۔ (مومن:۱۹) (وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں) کا فہم اور اپنے اوپر انطباق اور اس کے خلاف اُمور اگر موجود ہوں، ان سے نفرت کا تصور کریں۔

نمبر ۳ و ۴ نمبر ۳ جن لوگوں کے لئے اللہ کے لئے محبت ہے، اس میں جو آپ کو وسوسہ ہے، وہ نمبر ۴ جو کالی سیاہی سے دائیں پہلو کی طرف جلی حروف سے اللہ لکھا ہوا نظر آیا دفعہ ہوا۔ یعنی تم ان لوگوں میں داخل ہو، لیکن لطیفہ قلب چونکہ بائیں طرف ہے، لہٰذا کچھ مسافت باقی ہے جو ان شاء اللہ جلد طے ہوگی۔

نمبر ۵ کا خیال قابلِ اصلاح ہے طاعت کا مانع عن قطع الرجاء من المخلوق یا مانع دخولِ نار ہونا یا معاصی و وساوس کا مانع قیام و تلاوت نہ ہونا، ایسا وسوسہ نماز میں بھی آسکتا ہے۔ حضرت تھانویؒ کا مقصد صرف یہ ہے کہ ایسے خیالات غیر اختیاری ہونے کی وجہ سے قابلِ مواخذہ نہیں۔ اس لئے شیطانی نہیں یہ مطلب نہیں کہ قابلِ اصلاح بھی نہیں ہیں۔ علاجِ وساوس کی تدابیر خود حضرت کے کلام میں موجود ہے۔ ایسے وساوس اگرچہ سطحی ہیں،

لیکن عمق قلب میں کوئی محرک اور امر داعی اگر موجود ہو، اس کی اصلاح ضروری ہے۔ وہ احقر کے خیال میں راہِ اعتدال کا فقدان ہے۔ جو خوف و رجاء کے درمیان ہے۔ مانع نار نہ ہونے سے خوف کا غلبہ معلوم ہوتا ہے اور مانع جنت نہ ہونے سے غلبہ رجاء معلوم ہوتا ہے۔ وَالْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ۔ وہ یہ ہے کہ ایمان وطاعت کو موجب جنت سمجھے اور وساوس وخیالات اگر غیر اختیاری ہوں، موجب ناریت نہ سمجھیں۔ اور اگر اختیاری ہوں تو توبہ سے ازالہ کر دیں۔ اس طرح معتدل کیفیت پیدا ہو گی۔ البتہ اس میں رجائیت غالب ہے۔ اس کے ساتھ یہ سمجھے کہ طاعت کا موجب ہونا قبولیت پر موقوف جو تحت المشیۃ ہے اور وہ معلوم نہیں، تو کسی قدر خوف ہونا بجا ہے۔ اگر خوف غلبہ ہو تو حدیث اِنَّ رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ سے اس کا ازالہ کریں تا کہ قلب سے پریشانی دور ہو۔ وَ اللّٰہُ یَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ پر عمل پیرا ہو۔ فقط والدعا۔

میں آپ کی تحریر کے مطابق دوشنبہ پنجشنبہ بعد از عصر توجہ کروں گا۔ ان شاء اللہ تم بھی ربط قلبی قائم رکھو۔

شمس الحق افغانی/ترنگزئی

مکتوب (۱۰۸)

مقامِ خوف کے غلبہ سے احساسِ عصیان بھی موجب برکت ہے

۹ر صفر ۱۳۹۵ھ

اخلاص پناہ فضیلت دستگاہ قاضی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! میں بحمد للہ خیریت سے ہوں۔ علاج جاری ہے۔ آپ کے سابق خط کا جواب بروقت بھیجا گیا تھا۔ ڈاکخانہ کا یہ حال ہے کہ آپ کا یہ خط مرسلہ یکم صفر

مجھے آج ۹ رصفر کو پہنچا۔ البتہ خطوط کی کثرت یا اشغال کے ہجوم کی وجہ سے بعض وقت جواب میں تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔ حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کے خواب کی احقر نے تعبیر سابق خط میں ارسال کی۔ وہی اس وقت دل میں وارد ہوئی تھی۔ لفظِ ملازم کی تعبیر بھی حضرت اقدس کی مجالست و مصاحبت کے تحت لکھدی گئی۔ گویا اس میں ملازم طبقہ کے لئے ہدایت تھی، اگرچہ لغتہً ملازم الذنوب و ملازم الطاعت کا مفہوم بطور ترہیب و ترغیب بھی محتمل ہے، لیکن تعبیر الرویا میں عام محاورات الفاظ کو کافی دخل ہوتا ہے۔ آپ کے حالات اچھے ہیں، لیکن مقام خوف کے غلبہ سے احساسِ عصیان بھی موجب برکت ہے۔

(۲) باقی تین مختلف الخیال حضرات کی پشتو میں احقر کی تعریف تو اس کا مفہوم یہ معلوم ہوتا ہے (اگرچہ آپ کے تعبیر بھی روحانی انداز میں مستبعد نہیں) کہ احقر اس عصر سیاست میں تین اُمور کو ملی حیات و بقاء کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ (۱) اِتِّحَادُ عَالَمِ الْاِسْلَامِ (۲) تَحَفُّظُ اَرْضِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ بِالْقُوَّةِ الْاِجْتِمَاعِيَّةِ (۳) اِنْسِلَاکُ بِلَادِ الْاِسْلَامِيَّةِ فِيْ سِلْسِلَةِ الْقَانُوْنِ الْاِسْلَامِيْ اَلْاَسَاسُ الْاَوَّلُ قَاطِعٌ لِتَفْرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ لَوْنًا وَ لِسَانًا وَ نَسَبًا وَ بُقْعَةً وَالثَّانِيْ يَزُوْلُ بِهٖ ضُعْفُ الْعَالَمِ الْاِسْلَامِيْ بِاِعْدَادِ آلَاتِ الْحَرْبِ وَالْمَصَانِعِ وَالثَّالِثُ الْوَحْدَةُ الْفِكْرِيْ۔

(۱) عالم اسلام کا اتحاد و یکجہتی۔ (۲) اجتماعی قوت سے مسلمان ملکوں کی زمین کا تحفظ۔ (۳) تمام اسلامی ممالک اسلامی قانون کے سلسلہ میں آپس میں منسلک رہیں، کیونکہ نمبر ۱' اس سے مسلمانوں کی رنگ و نسل اور علاقائی و لسانی عصبیت کی جڑ ہی کٹ جائے گی، اور نمبر ۲' کے ذریعہ (بوجہ تیار کر لینے اسلحہ کے کارخانے اور دیگر جنگی سامان) عالم اسلام کی کمزوری دور ہو جائے گی اور نمبر ۳' ان میں وحدتِ فکری (اسلامی تعلیمات کی وحدت) کا ذریعہ ہوگا۔

دورِ حاضر میں ملک سیاسی طور پر عملاً ان اُصول ثلاثہ سے منحرف ہیں۔ لہٰذا مقصد تعریف ذاتِ احقر نہیں بلکہ ان اُصول کی طرف رہنمائی اور یہ غیبی آواز ہے۔ پشتو زبان میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان اصول ثلاثہ سے انحراف کو ختم کرنے کا آغاز پشتو بولنے والوں میں شروع ہوگا۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَمَابَطَنَ۔

شمس الحق افغانی ترنگزئی

مکتوب (۱۰۹)

سفارشِ مسنونہ

۲۳ رمئی ۱۹۷۵ء

عزیز القدر مولانا قاضی عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! یہاں بحمد اللہ خیریت ہے۔ عزیزم مولوی قاضی عبداللطیف کی رہائی کی خبر سے مسرت ہوئی۔ فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

۲) حامل رقعہ دوست محمد خان سینئر وکیل پشاور جو میرا قریبی رشتہ دار ہے۔ اس نے اعلان حکومت کے مطابق دیگر وکلاء کے ہمراہ ایک عہدہ پر تقرر کے لئے درخواست دی ہے، جس کو وہ آپ سے زبانی بیان کریں گے۔ تقرر کے لئے اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر کی سفارش بھی ضروری ہے۔ یہ دونوں سفارشیں بھی تحریری شکل میں ہو چکی ہیں۔ عزیز موصوف سینئر وکیل بھی ہے اور وکلاء پشاور کے یونین کا جنرل سکرٹری بھی ہے۔ اب مذکورہ عہدہ پر تقرر اور اُمیدواروں میں کسی ایک کی ترجیح کا تعلق محترم عنایت اللہ خان صاحب گنڈا پور کے ہاتھ میں ہے۔ عزیزم دوست محمد خان کے لئے آپ بالذات یا بالواسطہ کوشش کریں کہ

وہ موصوف کو منتخب کریں۔اس کے انتخاب سے مجھے خوشی ہوگی۔فقط والدعا۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

ف:۔ نہیں کہہ سکتا کہ یہ ناکارہ اس حکم کی تعمیل سے قاصر رہا یا کوئی حرکت کرسکا۔راجح تو حرمان نصیبی معلوم ہوتی ہے،کیونکہ نہ شگوفہ ام نہ برگے الخ واللہ اعلم۔

مکتوب (۱۱۰)

خواب میں زندہ عالم کی موت واقع ہوتے دیکھنے کی تعبیر

۶رجنوری ۱۹۷۵ء

عزیزم قاضی صاحب زیدت استقامۃ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیر استقامت سے بیحد مسرت ہوئی۔ اَعَاذَکُمُ اللّٰہُ مِنَ الحَوْرِ بَعْدَ الکَوْرِ . عزیزہ میمونہ کی شادی سے خوشی ہوئی۔اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت کردے۔مولوی عبدالحق مرحوم کا تعزیت نامہ یا تو میری تعزیت کے جواب میں اظہار مسرت کیلئے ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ زندہ عالم کی موت کی تعبیر ملک میں کسی بدعت کے ظہور کی دلیل ہے۔اکثر اربابِ تعبیر کی رائے یہ ہے۔اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بدعت کے فتنے سے بچائے۔آپ نے مرحوم کی تعزیت کے الفاظ نقل نہیں کئے تاکہ تفصیل معلوم ہوسکے۔بعض اہل التعبیر کے نزدیک زندہ عالم کی موت کو عالم برزخ میں کسی مرحوم کی میت کا دیکھ لینا اس ملک سے خوف جنگ یا خوف قحط کے ازالے کی دلیل ہے۔واللہ اعلم۔سب متعلقین کو دعا وسلام پیش کریں۔میں بحمد اللہ سابق کی نسبت تندرست ہوں۔صرف کچھ کمزوری باقی ہے۔

فقط والدعاء

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ/ترنگزئی چارسدہ

مکتوب (۱۱۱)

خواب میں رویتِ عنب و دیگر اُمور کے دیکھنے کی تعبیر

۱۵ رمارچ ۱۹۷۵ء

محترم جناب قاضی صاحب زید عرفانہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! خیریت طرفین نصیب۔تبلیغی پروگرام سعادت ہے۔اللہ تعالیٰ ماجور فرماویں۔خواب (۱) تمر بارش و مال و حرمین سے تعلق کی دلیل ہے۔عنب بقول حضرت امام جعفر صادقؒ "علم و فرائض و مال کی دلیل ہے۔ کذا فی کتاب الاشارات فی علم السیارات لخلیل بن شاھین علی ھامش تعطیر الانام فی تعبیر المنام ص ۱۵۶) دونوں کی تعبیر کا نسبتِ چشتیہ یا نقشبندیہ سے تعلق ہے اور اسی میں صرف رویت کافی ہے۔کھانے کی ضرورت نہیں۔

خواب (۲) مولانا محمد شفیعؒ مرحوم کو زینے سے اتارنے میں ثقل اور آخری زینے کے بعد اُٹھانے میں خفت کی محسوسیت بالترتیب حرکۃ نزولی میں ثقل اور حرکت صعودی میں خفت علیٰ عکس مافی الدنیا دلیل غلبہ روحانیت کی ہے۔عالمِ قبر و برزخ و آخرت سب احکام روح کے غلبہ کی وجہ سے دنیا کے احکام کے خلاف ھبوط میں ثقل اور صعود میں خفت ہوتی ہے۔ لتبدل الحیز قالہ البدر الزرکشی و الامام عبد العزیز فی التفسیر العزیزی فی سورۃ القارعۃ واللہ اعلم۔

مولانا موصوف کا نام بھی طالب تعبیر ہے۔اُمید ہے کہ محمودیۃ اور شفاعت نبوی

نصیب ہوگی۔۲۳ مارچ ۱۹۷۵ء کو لاہور جلسہ خدام القرآن اور ۲۲ مارچ کو جہلم کے جلسہ مولانا عبداللطیف صاحب۔ ان شاء اللہ جاؤں گا۔ فقط والدعاء

شمس الحق افغانی

ترنگزئی پشاور

ف : مکتوب قدسی کے حرف حرف میں دست مبارک کا ارتعاش ظاہر ہے۔ اس کے باوجود ادنیٰ ترین شاگرد کی دلجوئی شفقت برخوردان اور رحیمیت برتنا کارہان اسوۂ سنت سید ولدعدن عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ صَلَوَاتُ الرَّحْمٰنِ مَادَامَ الْمَلَوَان کی کھلی دلیل ہے واجرہ علی اللہ تعالیٰ۔

نزولی اور صعودی حرکات میں ثقل وخفت کی ترتیب بلکہ تبدیلی علی عکس مافی الدنیا کا تحریر فرمانا اور مختلف حوالہ جات کے ساتھ تبحر علمی کے ساتھ ساتھ اس عمر میں یہ حافظہ کرامت کے بغیر کیا چیز ہوسکتی ہے۔ فَالْحَقُّ اِنَّهٗ قَدْ کَانَ وَ کَانَ فَتَغَمَّدَهُ اللّٰهُ بِالْغُفْرَان۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۲)

تہجد میں اضافے پر استقامت کی دعا

۱۲ محرم ۱۳۹۵ھ / ۲۵ جنوری ۱۹۷۵ء از نجم المدارس کلاچی

سیدی ومولائی دام ودامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مغفرتہ ورضوانہ

(۱) توفیق حاضری کے بعد خصوصی شفقت کی برکت سے نوافل تہجد میں دو کا اضافہ خانقاہ ترنگزئی شریف سے شروع کردیا۔ چنانچہ اب ۸ رکعات بحمداللہ پوری ہورہی ہیں۔

جواب (۱) اللہ تعالیٰ اضافہ پر استقامت بخشے۔

(۲) رات کو قبل از خواب سورۃ ملک پڑھنے کی توفیق مل رہی ہے، جبکہ اس سے قبل صرف رمضان شریف میں یہ التزام رہتا تھا۔

جواب (۲) نامۂ اعمال میں ایک ایک حرف پر دس حسنات معمولی نعمت و دولت نہیں، مبارک ہو، اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔

زیارتِ منامی دلیلِ ربطِ روحانی ہے :

(۳) شب عاشوراء حضرت تھانویؒ کی زیارت ہوئی۔ بعد میں ایسا محسوس ہوا کہ شاید حضرت تھانویؒ، حضرت حاجی امداد اللہ صاحبؒ کے سامنے بیٹھے ہیں۔ خیال آتا ہے کہ غالباً حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ اور مفتی محمد حسن صاحبؒ اور شاید حضرت الاستاد مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ سرگودھوی بھی ہوتے ہیں اور بھی بہت سے بزرگ بعد میں ظاہر ہو جاتے ہیں، جن کو میں پہچانتا نہیں۔ ایک آدمی کچھ پڑھنے لگتا ہے۔ میں اس کو سمجھ نہیں رہا تھا کہ تلاوت ہے یا کچھ اور پھر میں مجلس کا صرف ایک جملہ سمجھا کہ اس کو ملازم لوگ خاص طور پر سن لیں، نوٹ کر لیں' اس کے سوا کچھ نہیں سمجھا۔ البتہ مجمع میں شور و شغب رونے کی آواز آنے لگتی ہے، جیسے سب متاثر ہوں۔ ایک شخص دھاڑیں مار کر روتا ہے۔ شاید میرے بھی آنسو آ جاتے ہیں۔ اسی میں آنکھ کھل جاتی ہے۔ واللہ اعلم۔

جواب (۳) زیارت منامی دلیل ربط روحانی ہے۔ جیسے حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور جناب مفتی محمد حسن صاحب نور اللہ مرقدہٗ کو بیعت و خلافت اور مولانا سرگودھوی کو عقیدۃً ربط روحانی تھا۔ شور و شغب اور رونا مسلک چشتیہ صابریہ کے آثار کا اظہار ہے اور حضرت حاجی صاحبؒ کی زیارت منامی ربط کامل کی دلیل ہے۔ ملازم لوگ عموماً مغربی

تہذیب سے متاثر ہیں، اس میں مغربی فتنہ سے بچاؤ کی طرف اشارہ ہے۔

منامی مبشرات، اخلاص کا ثمرہ ہیں :

(۴) مدرسہ نجم المدارس کے ایک طالب علم نے جو حضرت کا مرید بھی ہے۔ میرے متعلق خواب دیکھا کہ علاقہ ٹانک میں مجھے ایک عالیشان بنگلہ (کوٹھی) صرف چار ہزار روپیہ پر ملی ہے۔ لوگ دیکھنے آتے ہیں اور حیران ہوتے ہیں کہ قاضی صاحب کو یہ کوٹھی اتنی ارزان کیسے مل گئی۔ احقر نے فوری طور پر اس کی تعبیر یہ کی کہ اس دفعہ سفر ترنگزئی شریف میں جو چار راتیں لگیں، غالباً اس کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ نے بڑا اجر عطا فرمایا ہو۔ کاش کہ میرے شامت اعمال سے وہ ضائع نہ ہو جائے۔

جواب (۴) پر حضرتؒ کا ارشاد ہے، تعبیر درست ہے، لیکن یہ آپ کے اخلاص کا ثمرہ ہے۔

(۵) دوسرا پہلو یعنی اپنے حالات کا یہ ہے کہ شامتِ اعمال سے اب تک مراقبات وغیرہ کی توفیق نہیں ملی، نہ ایسا وقت نکالنے کی ہمت ہو رہی ہے۔ گویا دل و دماغ اور زبان اسی طرح محتاج اصلاح وتصرف قاہرہ وتوجہ قلبیہ ہے۔ اجر کم علی اللّٰہ تعالیٰ۔

(۶) عزیز قاضی عبداللطیف صاحب سلمہٗ دورہ بلوچستان سے واپس آ گئے۔ حکومت نے دورہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی۔ البتہ سی آئی ڈی ساتھ ساتھ رہتا تھا۔ بعض مقامات پر رعایا سے ناحق بڑی بے رحمی کا برتاؤ ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔ رپورٹ موصوف نے مرتب کی ہے۔ جماعت اسے طبع کرے گی۔ حضرت خصوصی دعا فرمادیں کہ اس کے ردِّ عمل سے تکلیف اور پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

جواب (۶) پر حضرت کا ارشاد فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظاً وَ ھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔

المصنف عبدالرزاق

(۷) کراچی کے مجلس علمی کی توجہ اور دلالت سے مجمع المدارس کو محدث کبیر امام عبدالرزاقؒ کی المصنف نومطبوعہ مکمل گیارہ جلد مفت مل گئی ہے۔ حضرت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس سے استفادہ کی توفیق بخشیں اور اس سے استفاضہ کا اہل گردانے۔ آمین۔

جواب (۷) حضرتؒ کا ارشاد۔ الحمد للہ...... شاید تحفہ سعدیہ کے اہداء کو بھی اس میں دخل ہو۔

نوٹ : از ناکارہ مکتوب الیہ

تحفہ سعدیہ حضرت اقدس ومولانا ابوالسعد احمد خان صاحبؒ مورث اعلیٰ خانقاہ کندیاں کے حالات پر مشتمل کتاب کا نام ہے۔ اس ناکارہ نے حضرتؒ کی خدمت میں اس کا ایک نسخہ بطور ہدیہ کے پیش خدمت کر دیا تھا۔ اسی کا ذکر فرمایا ہے۔

مخدومزادہ گان کی خدمت میں تسلیمات وتعظیمات۔ اخوانِ محترم اور برخورداران کی جانب سے تسلیمات وتکریمات وطلب دعوات مریض اثم وعصیان غفلت ندیم۔

محتاج دعا ناکارہ عبدالکریم غفرلہ ولوالدیہ

نمبر (۳) جس میں حضرت تھانویؒ کی منامی زیارت کا ذکر ہے۔ اس پر حضرتؒ نے دوسرے صفحہ پر نوٹ کے عنوان سے جو تحقیق فرمائی ہے۔ وہ یہ ہے۔

فتنہ کی تشریح :

نوٹ: فِتْنَةُ الْقَبْرِ قَرِيْبٌ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ ...... فتنہ الدجال عالم تکلیف میں ہے (یعنی جب تک انسان مکلف ہے اور زمین کے اوپر زندہ رہا ہے دجال کے فتنے کا تعلق اس عالم سے ہے) اور فتنۃ القبر عالم جزاء سے متعلق ہے۔ ” اِذْ بِالْمَوْتِ تَنْقَطِعُ التَّكْلِيْفُ “

اس لئے فتنۃ القبر جس میں سوال نکیرین بھی داخل ہے۔ اس کو قریب فتنۂ دجال فرمایا۔ عین فتنۂ دجال نہیں فرمایا۔ مفردات راغب قرآن مجید میں فتنہ خیر وشر دونوں مواضع میں استعمال ہے۔ وَ نَبۡلُوۡکُمۡ بِالشَّرِّ وَالۡخَیۡرِ فِتۡنَۃً اور اِنَّمَا اَمۡوَالُکُمۡ وَ اَوۡلَادُکُمۡ فِتۡنَۃٌ...... سوال نکیرین امتیاز بین الایمان والکفر والنفاق کے لئے ہے۔ اس لئے حدیث مشکوٰۃ شریف میں وَ اَمَّا الۡمُؤۡمِنُ وَالۡمُنَافِقُ کا ذکر ہے۔ قبر دروازہ آخرت ہے، جس طرح گیٹ پر ٹکٹ کی دریافت ہے، قبر میں ایمان کی قیمت (ادا کرنے) کے دریافت ہے۔ جواب ...... مُظۡهِرُ مَا کَانَ فِیۡ عَالَمِ التَّکۡلِیۡفِ ہے نہ کہ احداث ایمان وکفر ونفاق حالی کا اظہار اس سے مقصود ہے، لیکن عالم برزخ جدید (عالم) ہے اس لئے یہ مقام حیرت ووحشت ہے۔ یہی (لفظ) فتنہ سے مراد ہے۔ ورنہ مؤمن کے لئے صحیح جواب قطعی ہے لِقَوۡلِهٖ تَعَالٰی یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡقَوۡلِ الثَّابِتِ اَیۡ کَلِمَةِ الۡاِیۡمَانِ فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ فِی الۡاٰخِرَةِ اَیِ الۡقَبۡرِ هُوَ قَوۡلُ جَمۡهُوۡرِ الۡمُفَسِّرِیۡنَ نَزَلَتۡ فِیۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ فَالتَّشۡبِیۡهُ بِفِتۡنَةِ الدَّجَّالِ فِیۡ نَفۡسِ الۡحَیۡرَةِ وَالدَّهۡشَةِ ...... فَالۡحَاصِلُ اِنَّ سَوَالَ النَّکِیۡرَیۡنِ اِظۡهَارُ حَالِ الۡمُؤۡمِنِ وَالۡکَافِرِ مَا کَانَ فِی الدُّنۡیَا فِی الۡبَرۡزَخِ الَّذِیۡ هُوَ بَابُ الۡاٰخِرَةِ فَیُجِیۡبُ الۡمُؤۡمِنُ مِنۡ حَالِ اِیۡمَانِهٖ فِی الدُّنۡیَا وَالۡمُنَافِقُ مِنۡ حَالِهٖ لَا اَدۡرِیۡ فَیَظۡهَرُ حَالَیۡهِمَا فِیۡ عَالَمِ التَّکۡلِیۡفِ مِنَ الۡاِیۡمَانِ وَالۡکُفۡرِ مَعۡ کَوۡنِهٖ تَعَالٰی عَالِمًا بِالۡکُلِّیَّاتِ وَالۡجُزۡئِیَّاتِ وَ فِی الۡمِرۡقَاتِ مِنۡ شَرۡحِ الۡمِشۡکٰوةِ بَابُ عَذَابِ الۡقَبۡرِ قَرِیۡبٌ مِنۡ هٰذَا وَ اَوۡضَحُهٗ وَ کَذَا فِی الطِّیۡبِیۡ شَرۡحُ الۡمِشۡکٰوةِ مَعۡ زِیَادَةٍ وَ اِیۡضَاحٍ۔

قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے :

اصل اثر اور برکات تو حضرت قدس سرہٗ کی عبارت اور حوالہ جات میں ہیں۔ و

علی اللہ اجرهم ۔ حاصل یہ ہے کہ قبر عالم تکلیف کے بعد ہے۔ پھر وحشت اور حیرت کا مقام ہے۔ اس کے سوال و جواب میں کفر و ایمان کا فیصلہ واقعی ہم جیسے نیم خواندہ طالب علموں کے لئے باعث تعجب ہو سکتا تھا۔ حضرتؒ نے بتلایا۔ قبر عالم آخرت کا دروازہ ہے۔ اس پر متعین فرشتے تکٹ پوچھنا چاہتے ہیں۔ یہاں نئے سرے سے مسلمان یا کافر ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جارہا، عالم تکلیف کی زندگی کا اظہار مقصود ہے۔ اس لئے عالم تکلیف میں جس اطمینان اور یقین قلب سے اسلام کو قبول کیا ہے، اس کا قطعی طور پر صحیح جواب اس کی زبان پر جاری ہوگا۔ اور استشہاد آیت يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مع حوالہ جمہور مفسرینؒ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ...... ہم جیسے معصیت زدہ گان کے لئے باعث صد تسلی و اطمینان ہے۔ والحمد للہ۔ حضرتؒ کا مکتوب دیکھا جائے تو لفظ لفظ سے دست مبارک کا ارتعاش اس کی دلیل ہے کہ حضرت کو اپنے خدام اور متوسلین کی اصلاح کی کتنی فکر تھی۔ فَجَزَاهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَاءِ ۔

مکتوب (۱۱۳)

سلف کی تعلیم پر وقیع عربی تحریر برائے حکومت لیبیا

یکم شعبان ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد ہدیہ منظومہ پہنچا۔ شرمندہ ہوا۔ حامل رقعہ نے رقعہ دیا۔ خواب افاضہ کی طرف اشارہ ہے۔ گو میں اس کا اہل نہیں، لیکن حضرت حق جل مجدہ کبھی نااہلوں سے کام لے کر ان کی لاج رکھ لیتا ہے۔ کلاچی میں تصادم بین المسلمین کے رفع

ہونے سے خوشی ہوئی۔ آپ بھی اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنَ الْفِتَنِ مَاظَھَرَ مِنْھَا وَ مَابَطَنَ کم از کم ۲۱ بار پڑھا کریں۔ سب کو دعا و سلام۔

حکومت لیبیا کی وزارت خارجہ نے مجھے خط بھیجا ہے کہ سلف کی تعلیم کے متعلق اپنی رائے دلائل کے ساتھ لکھ دیں۔ مضمون تیار ہے۔ عربی خط کے خوشنویس سے لکھوا کر اپنا عربی مدلل جواب عنقریب روانہ کروں گا۔ دعا کرو کہ اللہ اثر ڈال دے۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۴)

آیت لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کا مراقبہ

۱۴؍ رمضان المبارک ۹۵ھ

عزیز القدر قاضی عبدالکریم صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ! جانشین خلیفہ موسیٰ زئی شریف صاحب کے فرزند کی وفات سے صدمہ ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ مغفرت فرمائے اور جناب خلیفہ صاحب کو صبر و اجر سے نوازے۔ یہ دیرینہ خط تاخیر سے ملا، جس کا جواب لکھ رہا ہوں۔ یعنی ۲۴؍ شعبان کا لکھا ہوا خط اس کے علاوہ مجھے علم نہیں کہ کس خط کے جواب سے محرومی ہوئی۔ باقی رمضان المبارک میں فقط دعا و توجہ کے لئے صرف اطلاع ہی کافی ہے کہ یہ ماہ مزید اشغال کے لئے فارغ نہیں۔ پوسٹ کارڈ کی اطلاع کی ضرورت نہیں۔ اس خط میں پوسٹ کارڈ کا مقصد سمجھ لیا۔ دعا کروں گا اگر انس مع اللہ کی کیفیت ہو، جس کی علامت انبساط ہے۔ تو ماہِ رمضان کے حال کے مطابق اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَ اَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَ آخِرُهٗ عِتْقٌ مِنَ النَّارِ اور اگر

ہیبت کی کیفیت غالب ہو، جس کی علامت معاصی و آثام کے تصور کا غلبہ ہو۔ تو رمضان المبارک سے متعلق حدیث اور آیت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ کا مراقبہ علاج ہے تاکہ یاس وقنوط کی کیفیت پیدا نہ ہو۔ دعاءِ استقامت وہمت کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۵)

قابلِ غبطہ بشارتیں

۲۹ رشوال ۱۳۹۵ھ

محترم قاضی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

اخلاص نامہ کاشف احوال ہوا۔ خواب رویا صادقہ میں داخل ہے۔ کتب خانہ اور زیارت نبوی دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ کتب خانہ منبع فیض علمی ہوگا اور سنت نبوی پھیلنے کا ذریعہ ہوگا۔ حضور علیہ السلام کو اٹھانا علم نبوی کے حامل ہونے کی دلیل ہے۔ ثقل نہ ہونا اسی وجہ سے ہوا کہ وہ امر معنوی ہے، جو ثقل سے مبرا ہے۔ یہ سننا کہ کلاچی میں کل ایک شخص مسلمان ہوگا۔ دلیل ہے کہ آپ کا مدرسہ سرچشمہ اشاعت اسلام ہوگا اور اسلام بھی حقیقی جو بعد از اسلام آدمی کو قابل ولائق ہو کر بنا دے۔ بہر حال یہ بشارت قابل غبطہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ہی فیوضات نجم المدارس کو مہیا فرماویں۔ سب کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی
ترنگزئی ضلع پشاور

ف: واللہ کچھ بھی یاد نہیں کہ خواب کی تفصیل کیا ہوگی یہ ناکارہ ایسے خواب کا اہل تو

نہیں۔ اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ سے محروم نہ فرماویں۔ آمین (عبدالکریم عفی عنہ)

مکتوب (۱۱۶)

خانگی پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اوراد و وظائف

۲۲/ذوالحجہ ۱۳۹۵ھ

فضیلت مآب سلمہ اللہ عن الاضطراب

بعد از سلام مسنون و دعا حل مشکلات خانگی آنکہ یَا مُغْنِیُ پر دوام لازمی ہے۔ اخیر میں اَللّٰھُمَّ اغْنِنِیْ غِنَاءً ظَاھِراً وَ بَاطِناً تین بار ملائے۔ خانگی پریشانیوں کے لئے سورۂ فاتحہ مع التسمیہ سنت فجر و فرض فجر کے درمیان بہ تصور مقصد پڑھے۔ عشاء کے بعد یا عصر کے بعد لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو بار رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بہ تصور مقصد پڑھا کرے۔ باقی حالات درست ہیں۔ لطیفہ غیبی کی امداد دلیل قبول و امداد غیبی و توفیق الٰہی ہے۔ حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب نے اپنے فرزند حضرت شاہ ولی اللہ کو وصیت و تاکید فرمائی تھی کہ یَامُغْنِیُ کے وِرد کو نہ چھوڑیں۔ اللہ پر اعتماد کریں۔ حالات بدلنے میں دیر نہیں لگتی۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت کے تحت ہے ...... ؎

چوں خدا داری زغم آزاد شو
از خیال بیش و کم آزاد شو

(جب تو خدا (رحیم کریم ذات) رکھتا ہے تو غموں سے بے فکر رہ اور تھوڑے بہت کے خیال سے بھی بے فکر ہو جا)

میں دعا کرتا ہوں۔ اَللّٰھُمَّ کُنْ لَهٗ وَلَا تَکُنْ عَلَیْهِ۔

شمس الحق افغانی / ترنگزئی

مکتوب (۱۱۷)

معمولات پر استقامت، دلیلِ تعلق مع اللہ ہے

۳؍ مارچ ۱۹۷۶ء / ۲؍ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

عزیز القدر مولانا عبدالکریم صاحب زید عرفانہ

۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! بجواب خط تحریر ہے۔ استقامت علی المعمولات دلیل تعلق مع اللہ ہے۔ شکر کرو۔ خواب نمبر ۱، آپ کے ہاں احقر کا مسلسل قیام اور ٹھنڈے پانی سے خوش ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ احقر کو آپ کے ساتھ اور آپ کو احقر کے ساتھ قلبی وروحانی تعلق بحمد اللہ مستحکم ہے۔ خواب نمبر ۲۔ آپ کا چوٹی پر چڑھنا اور سجدہ ریز ہونا...... فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ کے تحت عرفانی عقبہ کو سر کرنا اور اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ وَ هُوَ سَاجِدٌ بحمد اللہ قرب الٰہی کی علامت۔

والدین کا ادب واحترام بہرحال ضروری ہے :

۲) آپ کے فرزند مولوی عبدالحلیم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے قبل ازیں میرے پاس آئے۔ میں نے اس سے گفتگو کی بحمد اللہ اثر ہوا۔ والدین اگر مشرک ہوں تو بھی شرک میں اطاعت جائز نہیں، لیکن ادب واحترام کا حق باقی ہے۔ فَلَا تُطِعْهُمَا وَ قُلْ لَهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا۔

اب وہ بیحد نادم اور تائب ہے۔ اس نے سفارش رضاء والدین کا مجھے حقانیہ سے

خط بھیجا ہے اور خالی جگہ ندامت وتوبہ کی تحریر کے بالمقابل چھوڑی ہے میری سفارش ہے کہ اَلنَّدَامَۃُ تَوْبَۃٌ وَ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ کے تحت آپ اس کی توبہ قبول فرمادیں۔ میں بعینہ اس کی یہ تحریر مع سفارش خود آپ کو بھیجتا ہوں اور اس کو الگ خط لکھتا ہوں کہ جو والدین مومن صالح ہوں اور والد والد ہونے کے علاوہ استاذ بھی ہو، ان کے متعلق پوری زندگی میں تم کوئی قول وعمل وتحریر سے پرہیز کرو، جس سے والدین کی دل آزاری ہو۔

فقط والدعاء

شمس الحق افغانی

نوٹ : برخوردار حافظ عبدالحلیم سلمہٗ عرصہ سے اب بحمد للہ نجم المدارس ہی میں اپنے پاس کام کررہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرتؒ کے دعوات صالحہ اور توجہات قلبیہ سے ہم سب کو حسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازیں۔ آمین۔ (از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۱۸)

استقامتِ قیام لیل کی توفیق، دلیلِ مقبولیت ہے

۲ رمئی ۱۹۷۶ء

عزیزم قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون آنکہ ضعف کے باوجود صحت اچھی ہے۔ استقامت قیام اللیل کی توفیق دلیل مقبولیت ہے۔ بالغ اولاد کے نکاح سے سبکدوشی بڑی نعمت ہے۔ شکر ہے کہ رسومات کے ادائیگی سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا۔ اگر چند دیندار افراد ایسا عمل شروع کریں تو رفتہ رفتہ یہ بلا ٹل جائے گی ورنہ ان شیطانی رسموں سے آخرت کی بھی تباہی ہوگی اور دنیا کی بھی اور نکاح سے بہت لڑکے اور لڑکیاں محروم ہو کر اخلاقی تباہی کا اندیشہ ہے۔

سب اعزہ واحباب کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۱۹)

احباب و متعلقین کے لئے جوابِ خطوط کا اہتمام

۱۴؍رجب ۱۳۸۶ھ

عزیز القدر جناب قاضی صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون و دعاءِ اصلاح باطن مرقوم ہے کہ احباب اور متعلقین کے خطوط کافی جمع ہیں۔ میں چند ایام سے مرضِ خارش میں مبتلا رہا۔ فرصتِ جواب نہ مل سکی۔ اب بحمد اللہ صحت ہے۔ جوابِ خطوط شروع کروں گا۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۲۰)

امرِ مطلوب کا وظیفہ

۲۵؍شعبان ۱۳۹۶ھ

عزیزم قاضی مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ

بعد از سلام مسنون امر مطلوب کے لئے سو بار استغفار سو بار اَللّٰھُمَّ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیَّ الْاِیْمَانَ وَالطَّاعَۃَ وَکَرِّہْ اِلَیَّ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ۔

اور یہ شعر ۲۱ بار پڑھو .... ۔

بہ حرم چوں سجدہ کردم زحرم ندا برآمد
توبرونِ درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

(میں نے جب حرم پاک میں سجدہ کیا تو حرم سے آواز آئی کہ تو نے حرم سے باہر کیا کیا کہ تو اب گھر کے اندر آنا چاہتا ہے)

فقط والدعاء

شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ

مکتوب (۱۲۱)

فیوضِ حرمین سے استفادہ کی ضرورت، حج کے بعد معصیات سے اجتناب کی تاکید

۲۹ رصفر ۱۳۹۷ھ

محترم الحاج قاضی صاحب

سلام مسنون کے بعد حج مبرور کی تبریک پیش کرتا ہوں۔ تحفہ سنیہ عدۃ الصابرین کا ممنون ہوں۔ حج سے غیر متعلق معمولات میں کمی بیشی مضر نہیں۔ وہاں فیوض حرمین کے استفادہ کی ضرورت ہے۔ وہ بحمد اللہ بخوبی حاصل ہے۔ البتہ اس امر کا خیال کہ جو چیز آپ کے خیال میں معصیت ہو تو اس سے اجتناب حج کے بعد انتہائی ضروری ہے۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

شمس الحق افغانی

نوٹ: سفر حج مبارک سے یہ کتاب عدۃ الصابرین حضرتؒ کے لئے بطور ہدیہ پیش کی۔ حضرتؒ نے ازراہ شفقت اس کی قیمت بھی عطا فرمائی وَاَجْرُہٗ عَلَى اللّٰہِ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی۔

(از مکتوب الیہ)

مکتوب (۱۴۲)

متوسلین کے لئے کمال واکمال کی دعائیں

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ

محترم زید فضلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! مکتوب کاشفِ احوال ہوا۔ آپ کی دینی مساعی میں اللہ تعالیٰ برکت عطا فرماویں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ خاتمہ ایمان اور استقامت پر ہو۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور عزیزان اور حافظ غلام رسول صاحب کو دعا وسلام ابلاغ ہو۔ اللہ تعالیٰ کمال واکمال کی بخشش سے نوازے۔ آج میں بخار کی حالت میں یہ خط لکھ رہا ہوں۔ بخار انشاء اللہ تعالیٰ اترنے کو ہے۔ کسی قدر زکام وریزش ہے۔ دعا کریں۔

شمس الحق افغانی

جامعہ اسلامیہ بہاول پور

مکتوب (۱۴۳)

دوامِ تلاوت واشغال پر مسرت اور للّٰہی تعلق پر اظہار محبت

۷ جمادی الاول ۱۳۹۷ھ

صاحب العرفان وحامی الشرع زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! سابق خطوط کا جواب نہ معلوم کیوں نہیں پہنچا۔ میں بحمد اللہ

دوبارہ ڈاکٹری معائنہ کے بعد جاری علاج اور اللہ جل جلالہ کے فضل اور آپ جیسے مخلص احباب کی دعاؤں کی وجہ سے اب صحت اچھی ہے۔ باقی میرا آپ سے تعلق للّٰہی ہے۔ جو دم آخر تک رہے گا۔ دوامِ تلاوت واشغال تحریر کردہ سے معلوم ہوا کہ تعلق احقر میں کوئی فرق نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے برادران کو خدمت اسلام کی توفیق بخشے اور سیاسی آفات سے حفاظت میں رکھے۔ والامر بید اللہ۔ آپ کے تمام متعلقین کے لئے اور خصوصاً اولاد کے لئے دعاءِ خیر کرتا ہوں اور خود دعا کا محتاج ہوں۔

شمس الحق افغانی

ترنگزئی ضلع پشاور

مکتوب (۱۲۴)

تاخیرِ مکانی دلیلِ تذلل نہیں تواضع ہے

۴؍اپریل ۱۹۷۱ء

محترم قاضی صاحب

بعد از سلام مسنون آنکہ آپ کا دوسرا خط بھی پہنچا میں دورہ مرض کی وجہ سے اب تک ڈاکٹر کے زیر علاج ہوں۔ ڈاکٹر کی دواء اڑھائی ماہ کے لئے استعمال کرنا ہے۔ تب شکایت بفضلہٖ تعالیٰ دور ہوگی۔ دعا کریں۔ قیام اللیل اور تلاوت قرآن کی توفیق علامت سعادت۔ خواب کی تعبیر جو آپ نے فرمائی آخر جملہ کے بغیر باقی درست ہے۔ آخری صف میں جگہ ملنا اجتناب منہیات میں سستی یا غفلت کی دلیل ہے اور کبھی تواضع کی دلیل ہے۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تمام صحابہؓ سے پیچھے چلنا احادیث میں موجود ہے اور

جیسے خاقانی کا شعر ہے کہ وہ دیگر شعراء کے خلاف شاہی مجلس میں نیچے بیٹھتے تھے تو فرمایا کرتے تھے ....

گرفروتر نشست خاقانی
نے ترا عجز نے مرا ادب است
قل ھو اللہ کہ وصف خالق ما است
زیر تبت یدا ابی لھب است

(خاقانی اگر سب سے نیچے بیٹھا ہے تو نہ تو تیرے پاس جگہ کی کمی ہے اور نہ ہی مجھے سزا کے طور پر نیچے بٹھلایا ہے۔ دیکھئے سورۂ اخلاص جو خالق تعالیٰ کے وصف پر مشتمل ہے۔ اس سورت کے بعد ہی ہے، جس میں ابولہب کا ذکر ہے)

لہٰذا تاخیر مکانی دلیل تذلل نہیں تواضع ہے۔ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَهُ اللّٰهُ ۔

شمس الحق افغانی/ ترنگزئی

مکتوب (۱۲۵)

اسلامی نظریاتی کونسل میں شرکت

۸/ اگست ۱۹۷۸ء

اخلاص مآب قاضی صاحب زید مجدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ! جواب خط کی تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ کچھ بیماری اور کچھ جدید مصروفیات۔ عوام اور حکومت کی طرف سے اصرار تھا کہ میں اسلامی مرکزی کونسل کی ممبری قبول کروں، لیکن میں بیماری کی وجہ سے معذرت کرتا رہا، پھر کچھ صحت ہوگئی

اور اللہ کا فضل ہوا ڈاکٹروں نے بھی اجازت دی تو ماہ جون میں قبول کیا اور اسی ماہ میں رکنیت کا اعلان اور سرکاری منظوری آئی۔ تقریباً ہر ماہ میں کونسل کا کم از کم ایک اجلاس ہوتا ہے۔ اب تک تقرری کے وقت سے تین اجلاسوں میں شرکت کر چکا ہوں۔(۱) اجلاس پشاور (۲) اجلاس کراچی (۳) سوم اجلاس اسلام آباد' جس سے ۲؍اگست فارغ ہو کر گھر آیا۔(۴) چہارم ۱۲؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو بھی اسلام آباد میں ہوگا۔

کراچی کے اجلاس میں مؤتمر اسلامی کے علماء شیخ ازہر اور سابق وزیراعظم دمشق حال مشیر سعودی حکومت بھی شریک تھے۔ تدوین قانونِ اسلام کی تعزیراتی و جنایاتی شعبہ پر عربی میں ان سے گفتگو ہوئی۔ وہ بہت کتابوں کے مصنف ہیں۔ لیکن احقر کی معین القضاۃ عربی دیکھ کر اس کی ضرورت اور عمدگی کو سراہا، ملتان سے ملنے کا پتہ بھی لکھ دیا۔ کراچی کے آخری دن میں جناب مفتی محمود صاحب نے پیغام بھیجا اور صحت کی دعا کی درخواست بھی۔ وہ جناح ہسپتال کراچی میں تھے میں اپنے رفقاء کے ساتھ ہسپتال عیادت کے لئے گیا۔ حالت اچھی تھی۔ اسی دن حضرت مولانا محمد یوسف کے مزار پر جو مدرسہ عربیہ میں ہے فاتحہ پڑھی۔ اساتذہ اور مولوی محمد جانشین پہنچے اور شکوہ کیا کہ یہ آپ کا گھر ہے یہاں آئندہ قیام فرمایا کریں۔ میں نے کہا اس (دفعہ) کام بہت اور مصروفیت رہی، لہٰذا گورنمنٹ ہاسٹل میں قیام کیا۔ انہوں نے آئندہ مدرسہ میں بوقت کانفرنس قیام کا وعدہ مجھ سے لیا۔ حضرت کی کتابیں بھی تحفۃً دیدی۔ ٹھہرنے پر زور دیا لیکن ہمت نہ ہوئی۔ بہرحال میں آپ کے والدین برادران و جملہ اقارب کے لئے توفیق تقویٰ اور خاتمہ بالایمان کی دعا کرتا ہوں۔ جلدی میں خط لکھا۔ قاضی عبداللطیف کو خصوصی سلام۔

شمس الحق افغانی

مکتوب (۱۲۶)

عنایت الٰہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے

یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء

محترم قاضی صاحب زید اقبالہ

سلام مسنون کے بعد آنکہ آخری خط دیکھا۔

۱) خود اور برخورداران کا وظائف رمضان مبارک سے مستفید ہونا توفیق طاعت الٰہی کی علامت ہے۔ اللھم زد فزد۔

۲) حج کی منظوری کی خبر برکات حرمین سے استفادہ کی علامت اور بسط رزق کی نشانی ہے۔

۳) باطمینان تعمیر مکانات کی توفیق بسط رزق کی نشانی ہے۔ بہرحال مجموعہ امور ثلاثہ میں یہ راز ہے کہ عنایت الٰہی دین اور رزق حلال کی طرف متوجہ ہے۔ سب حضرات اہل خانہ وعیال کو دعا وسلام۔

شمس الحق افغانی

الحمدللہ ثم الحمدللہ آخری مکتوب حُسنِ اختتام کی علامت تام ہے۔

اَللّٰھُمَّ کَمَا رَزَقْتَنَا ھٰذِہِ الْآلَآءِ فَلَا تَنْزِعْہُ مِنَّا وَ اٰبَائِنَا وَ اُمَّھَاتِنَا وَ اَوْلَادِنَا وَ اَحْفَادِنَا حَتّٰی تَوَفَّانَا مَعَ الْاَقْرِبَاءِ وَالْاَحِبَّاءِ وَالْاَسَاتِذَۃِ وَالتَّلَامِذَۃِ وَ جَمِیْعِ مَنْ اَعَانَنَا فِیْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا...... آمِیْن آمِیْن حَتّٰی اَضُمَّ اِلَیْھَا اَلْفَ آمِیْنًا۔

دوشنبہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۲۵ھ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

القاسم اکیڈمی کی ایک اور عظیم تاریخی پیشکش

معروف سکالر، عظیم داعی، مفسر قرآن، شارحِ حدیث

حضرت العلامہ مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ کے علمی و دینی مکتوبات کا مجموعہ

کشکولِ معرفت

(مکمل)

تالیف : مولانا عبدالقیوم حقانی

علم و عمل، دین و دنیا، مسنون وظائف، مفید کتابوں کا تعارف، مغربی سیاست کی مضرت، دینی سیاست کی ضرورت، تصوف و سلوک اور شریعت و طریقت کی جامعیت کا دلچسپ مرقع

صفحات : 458 .... قیمت : -/180 روپے

القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہ

برانچ پوسٹ آفس خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان